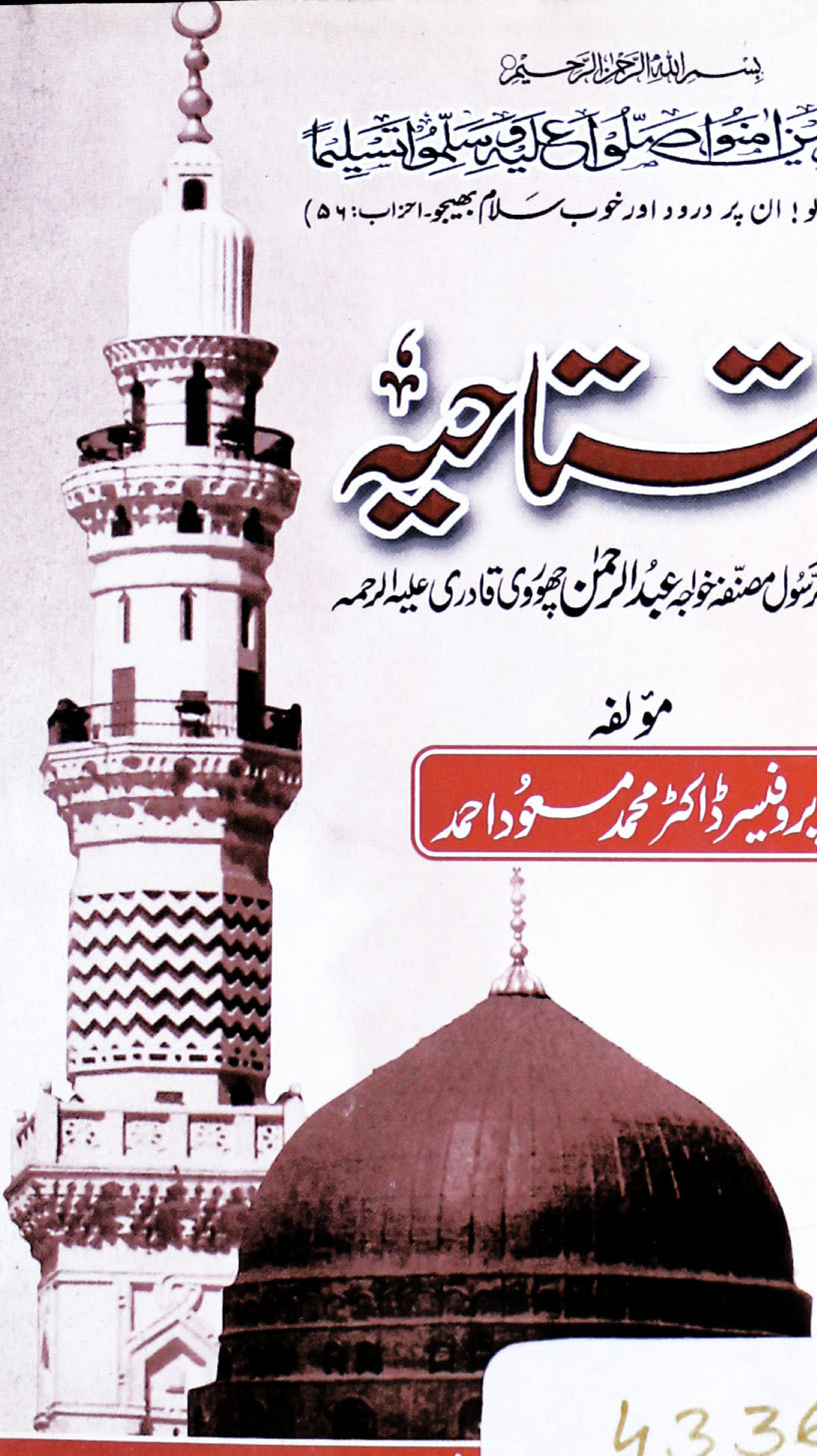

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ احزاب: ۵۶)

افتتاحیہ

مجموعہ صلوٰۃ الرسول مصنفہ خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی قادری علیہ الرحمہ

مؤلفہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

4336

ادارہ مسعودیہ، ۵،۶/۲ـ ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء

بندی مجددی

نے

مایا

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO.....................

BOOK NO.....................

S-369—Punjab University Press- 10.000—29-1-2003

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

(اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ احزاب: ۵۶)

افتتاحیہ

مجموعہ صلوٰۃ الرسول مصنفہ خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی قادری علیہ الرحمہ

مؤلفہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارہ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ادارۂ مسعودیہ محفوظ ہیں

87654

افتتاحیہ ..... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کمپوزنگ ..... المختار پبلی کیشنز، کراچی

مطبع ..... حاجی محمد الیاس مسعودی

ناشر ..... ادارۂ مسعودیہ، کراچی

اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

طباعت ..... اول

تعداد ..... ایک ہزار

ھدیہ ..... پچاس روپے

****

ملنے کے پتے

۱----ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶-۵-ای، ناظم آباد، کراچی

۲----ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، شوگن مینشن، محمد بن قاسم روڈ عیدگاہ، کراچی

۳----فرید بک اسٹال، ۳۸-اردو بازار، لاہور

Marfat.com

افتتاحیہ

محیر عقول الفحول فی بیان اوصاف عقل العقول

المسمّٰی بہ

مجموعۂ صلوٰۃ الرسول

صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وازواجہ و اصحابہ وسلم

مؤلفہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی

قدس اللّٰہ تعالیٰ سرہ العزیز

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ناشر

ادارۂ مسعودیہ

۵ ای-۶/۲، ناظم آباد، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

Marfat.com

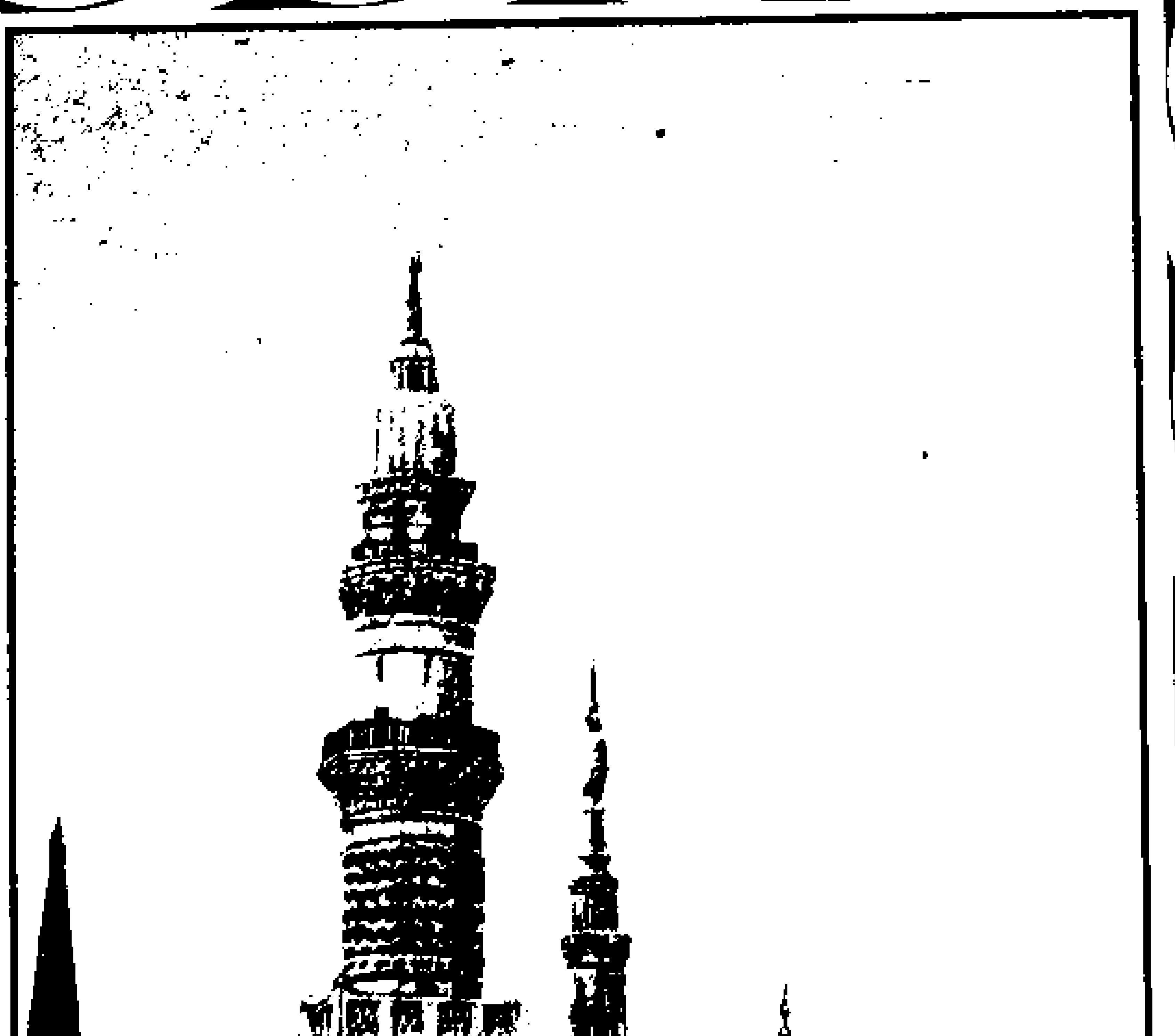

☆.... گنبدِ خضرا.... مدینہ منورہ سعودی عرب

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (سورۃ الاحزاب، ۵۶)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں
اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان
والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

کون و مکاں میں چار سو سب کو ہے تیری آرزو
سب کی نظر کا منتہا تیرے سوا کوئی نہیں

Marfat.com

ترتیب

حرف آغاز	۷
افتتاحیہ	۱۳
حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوروی قدس سرہ العزیز	۱۴
حضرت مولانا حافظ سید احمد سریکوٹی قدس سرہ العزیز	۴۰
دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ	۵۶
مجموعۂ صلوٰۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۸
الصلوٰۃ و السلام علی سید الانام	۸۷
ماخذ و مراجع	۱۲۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حرف آغاز

❀❀❀

۱۹۷۴ء میں یہ عاجز صحرائے تھر (سندھ، پاکستان) کے شہر مٹھی میں وارد ہوا، قحط پڑا ہوا تھا، جانور بھوکے مر رہے تھے، انسانوں کا برا حال تھا---- ۱۹۷۵ء کے اوائل میں حضرت مخدومی مولانا سید محمد امیر شاہ گیلانی مدظلہ العالی (پشاور) نے انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف پر مقدمہ لکھنے کی خدمت اس عاجز کے سپرد کی، مقدمہ لکھنے میں جو مصروف ہوا تو رحمت باری نے جوش مارا اور اس قدر بارش ہوئی عمر رسیدہ حضرات کا بیان ہے کہ گزشتہ ۶۰ برسوں میں اس قدر بارش نہیں ہوئی---- بیشک یہ فیضان تھا محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کا---- رحمت کا یہ عجیب وغریب سماں دیکھ کر مقامی زبان میں ایک بزرگ نے فرمایا:

Marfat.com

''پہلے ڈُ کا رہی ڈُ کا رتھااوراب شُکا رہی شُکا ر ہے''

''یعنی پہلے سراسر قحط تھااوراب سراسر خوش حالی وفارغ بالی ہے''

۱۹۷۵ء میں یہ عاجز پشاور گیا جہاں محبی حضرت مولانا تاج محمد صدیقی القادری زید عنایتہٗ کے دولت کدے پر پہلی بار مجموعۂ صلوٰۃ الرسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ پھر جب ہری پور ہزارہ جانا ہوا تو برادرِ عزیز جناب انعام اللہ بیگ صاحب (ڈائریکٹر ٹیلیفون فیکٹری، ہری پور ہزارہ) کی عنایت سے حضرت خواجہ عبدالرحمٰن قدس سرہ العزیز کے مزارِ اقدس (چھورشریف) پر حاضر ہوکر مستفیض ہوا، حضرت صاحب زادہ مولانا محمود الرحمٰن مدظلہ العالی کی صحبت میں کچھ وقت گزرا، دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ میں بھی جانا ہوا اور علماء سے ملاقات ہوئی ---- لیکن کیا خبر تھی کہ یہ ملاقاتیں اور زیارتیں کرم خاص کی تمھید بن جائیں گی، سچ ہے۔

رحمت حق بہانہ می جوید

اے جذبۂ محبت تیرے آگے مسافتیں معدوم ہو جاتی ہیں ---- زماں و مکاں کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں ---- ماہ و سال طیورآوارہ کی مانند اڑتے پھرتے ہیں ---- نہ مکاں کی کوئی حقیقت نہ زماں کی کوئی حقیقت ---- ایک حقیقت کے سامنے سب بے حقیقت ہوکر رہ جاتے ہیں ----

ہاں جذبہ محبت اپنی کرامت دکھاتا ہے اور کرم خاص کا آغاز ہوتا ہے ---- اپریل ۱۹۷۷ء میں حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ گیلانی مدظلہ العالی کے ایماء پر مکرمی حضرت مولانا تاج محمد صدیقی القادری زید عنایتہٗ، (پشاور) نے

Marfat.com

مجموعہ صلوٰۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر مقدمہ لکھنے کے لیے اس عاجز کو لکھا ---- نہ انکار کرتے بن پڑی اور نہ اقرار کرتے ----

کس قدر حسن بھی مجبور کشاکش ہے کہ آہ !
سر جھکائے نہ بنے آنکھ اٹھائے نہ بنے

انکار کیوں کرتا کہ اُس رحیم وکریم علیہ التحیہ والتسلیم کا ذکر راحت جان و دل ہے۔

مری زباں ، مرا دھن، مرا قلم ، مرا سخن
بہ ذکر شاہ دوسرا، بہ نام شاہ دوسرا

اور اقرار کیسے کرتا، ایک بندہ گنہ گار وسیہ کار اور وہ بلند و بالا چوکھٹ ! ---- ایک جاہل و بےعلم غلام اور وہ عالی مقام ! ---- کہوں تو کیا کہوں ، لکھوں تو کیا لکھوں؟ ---- مگر جو جذبۂ صادقہ دیتے ہیں ،لوح وقلم بھی دیتے ہیں۔

یہ مری زیست ، مری جاں، مری عزت ، مرا علم
ہے ترے نام کا صدقہ مکی مدنی

قلم جو اٹھایا تو رحمت باری نے ساتھ دیا ---- روح القدس نے ساتھ دیا ---- اس عاجز نے کچھ نہ لکھا، لکھوایا گیا ---- یہ انہیں کا کرم ہے ---- یہ انہیں کی عنایت ہے۔

Marfat.com

ماان مدحت محمد ابمقالتی
لکن مدحت مقالتی محمدا

مقدمہ کی تسوید کا کام گورنمنٹ کالج، مٹھی (سندھ) کے زمانۂ قیام میں ۱۹۷۷ء میں مکمل کیا۔ پھر تبییض کا بیشتر کام سنہ مذکور میں مٹھی ہی میں کیا اس کے بعد ۱۹۷۸ء میں جب گورنمنٹ کالج، سکرنڈ (سندھ) تبادلہ ہوگیا تو باقی کام یہاں کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ مقدمہ مکمل ہوگیا۔

مجموعۂ صلوٰۃ الرسول (ﷺ) پہلی بار تقریباً ۱۹۳۳ء میں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن قدس سرہ العزیز کے ایماء پر آپ کے خلیفہ حضرت مولانا حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ اور مریدین بنگال ورنگون کی مساعی جمیلہ سے منظر عام پر آیا ---- حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی ہدایت پر مولانا عصمت اللہ سریکوٹی علیہ الرحمہ نے فضائل درود شریف اور آداب تلاوت وغیرہ سے متعلق ایک مقدمہ تحریر فرمایا جس میں حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے حالات مبارکہ اور شجرے وغیرہ شامل کرکے زیادہ جامع اور وقیع بنادیا، یہ مقدمہ پہلے اور دوسرے ایڈیشن میں شامل رہا جو ۱۹۵۳ء میں حضرت سید امیر شاہ گیلانی مدظلہ العالی پشاور کے اہتمام میں شائع ہوا جس میں ڈھاکہ اور چاٹگام کے برادران طریقت نے تعاون کیا ---- تیسری بار مجلس رحمانیہ احمدیہ سنّیہ چاٹگام کے اہتمام میں حضرت سید محمد طیب شاہ قادری کی نگرانی میں ۱۹۷۲ء میں اشاعت ہوئی ----- چوتھی بار ۱۹۹۵ء میں اشاعت ہوئی جس

Marfat.com

میں چاٹگام کے حاجی عبدالجبار صاحب المعروف یونس کمپنی والوں نے بھرپور تعاون کیا ---- یہ اڈیشن آرٹ پیپر پر چھ جلدوں میں شائع ہوا ہے ---- نہایت ہی حسین وجمیل اور قابل دید ---- اس اڈیشن میں اردو ترجمہ بھی شامل ہے جو حضرت سید محمد طیب شاہ صاحب قادری ابن حضرت سید احمد شاہ سریکوٹی کی نگرانی میں ہوا، ابھی بائیس پاروں کا ترجمہ ہوا تھا کہ آپ وصال فرماگئے ---- باقی کام آپ کے صاحبزادگان حضرت سید محمد طاہر شاہ صاحب اور حضرت سید محمد صابر شاہ مدظلہ العالی کی نگرانی میں ہوا ---- اردو ترجمہ فاضل جلیل، استاذ العلماء ابو الحسنات حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے بڑی جانکاہی سے کیا ---- آپ نے گولڑہ شریف سیال شریف اور بندیال شریف وغیرہ سے درسیات مکمل کیں ---- خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہوئے ---- دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام (سیال شریف) جامعہ نعیمیہ (لاہور) رکن الاسلام جامعہ مجددیہ (حیدرآباد) جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور) میں درس وتدریس کے فرائض انجام دیئے اور شیخ الحدیث رہے ---- آج کل جامعہ غوثیہ مہریہ منیرالاسلام (سرگودھا) کے مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں ---- ۱۷ر فروری ۲۰۰۲ء برادرم محمد نظام الدین قادری نے اس چوتھے اڈیشن کی پہلی جلد عنایت فرمائی جس سے فقیر نے استفادہ کیا ---- پھر کچھ معلومات محمد خالد مسعودی نے فراہم کیں فجزاہما اللہ احسن الجزاء ---- اس افتتاحیہ کی طباعت کی تاخیر میں ایک یہ بھی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں مزید اضافے ہوگئے ---- یہ افتتاحیہ مجموعہ

Marfat.com

صلوٰۃ الرسول کے ساتھ اشاعت کے لئے لکھا گیا تھا مگر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ یہ الگ شائع ہو ----جن جن حضرات نے اس افتتاحیہ کی طباعت و کتابت اور مواد کی فراہمی میں حصہ لیا ہے مولائے کریم ان کو دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور سب کے طفیل اس عاجز کی مغفرت فرمائے اور اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر وفکر میں مشغول رکھے۔آمین!

وشغل بالحبیب بکل حال
احب الی من شغلی بحالی

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
گورنمنٹ سائنس کالج
سکرنڈ (ضلع نواب شاہ، سندھ)

۵ رربیع الاول ۱۳۹۸ھ/۱۳رفروری ۱۹۷۸ء
(ترمیم واضافہ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء)

Marfat.com

افتتاحیہ

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ابن

مفتی اعظم ہند شیخ الاسلام حضرت علامہ شاہ

محمد مظہر اللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

سکرند

(ضلع نواب شاہ، سندھ، پاکستان)

۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

(ترمیم و اضافہ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء)

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی

قدس سرہ العزیز

(متوفی ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء)

فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر، فقر ہے شاہوں کا شاہ
علم کا مقصود ہے پاکی عقل و خرد
فقر کا مقصود ہے عفت قلب و نگاہ
علم فقیہ و حکیم ، فقر مسیح و کلیم
علم ہے جویائے راہ، فقر ہے دانائے راہ
فقر مقام نظر ، علم مقام خبر
فقر میں مستی ثواب ، علم میں مستی گناہ
علم کا موجود اور فقر کا موجود اور
اشھد ان لاالٰہ، اشھد ان لاالٰہ
چڑھتی ہے جب فقر کی سان پہ تیغ خودی
ایک سپاہی کی ضرب کرتی ہے کار سپاہ
دل اگر اس خاک میں زندہ و بیدار ہو
تیری نگہ توڑ دے آئینہ مہر و ماہ

اقبالؔ

Marfat.com

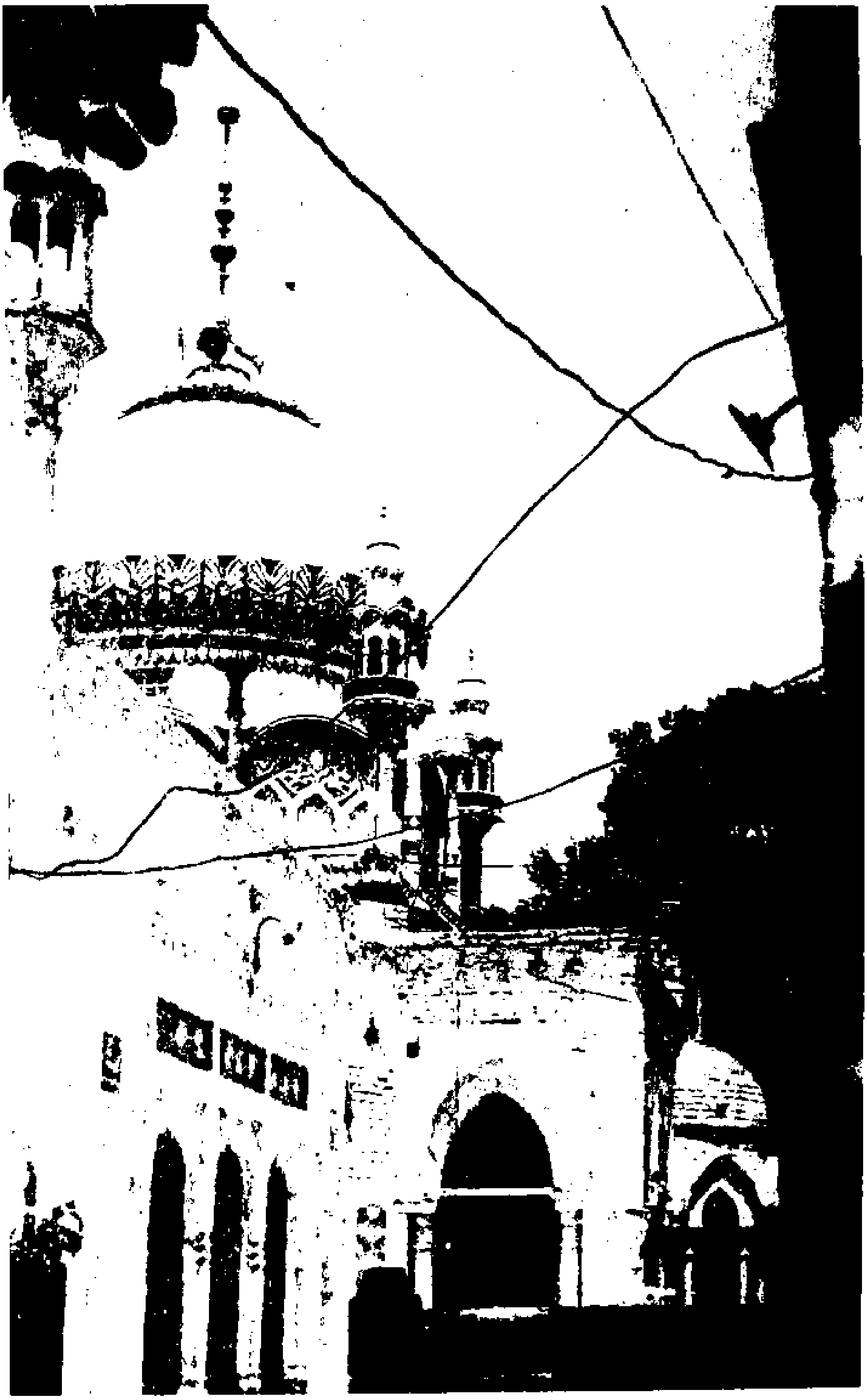

روضۂ مبارک غوث الزّماں خلیفۂ شاہِ جیلاں
حضرت خواجہ محمّد عبد الرّحمان چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ
دربارِ عالیہ قادریہ چھوہر شریف ہری پور۔ پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۞۞۞

حضرت خواجہ عبد الرحمٰن قدس سرہ العزیز نسباً علوی ، مسلکاً حنفی ، اور مشرباً قادری تھے ---- ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۶ء میں چھوہر شریف (ہری پور ہزارہ ، پاکستان) میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی (۱) ---- قرآن کریم کے علاوہ کسی سے کچھ نہیں پڑھا، اُمّی تھے مگر دل و دماغ روشن ، دانش نورانی سے منور، قدرت الٰہی کی عظیم نشانی ----

ابھی ۸ سال کے تھے کہ والد ماجد حضرت خواجہ خضری علیہ الرحمہ وصال فرما گئے ---- جس کو مولیٰ تعالیٰ براہ راست اپنی کفالت میں لیتا ہے اس کو دنیا میں یوں بے آسرا بنا دیتا ہے اور اپنی ایسی لگن عطا فرماتا ہے کہ دنیا دیکھتی رہ جائے ---- والد ماجد کے وصال کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے ریاضات و مجاہدات کی طرف توجہ فرمائی اور چھوٹی عمر میں ایسی سخت چلہ کشی کی جو اہل دنیا کے لئے ناقابل فہم ہے اور اہل باطن کے لئے موجب حیرت و استعجاب ---- چلہ کشی کے بعد شیخ کامل کی تلاش میں سابق ریاست سوات کے دارالحکومت سیدو شریف پہنچے وہاں شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبد الغفور علیہ

Marfat.com

الرحمہ المعروف بہ اخون صاحب علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے دیکھتے ہی بیساختہ ارشاد فرمایا:

یہی ہے ، یہی ہے ، یہی ہے ! (۲)

سبحان اللہ ! ۔

گر فردوس بر روے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت اخون صاحب علیہ الرحمہ، حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمہ کے منتظر تھے --- حضرت اخون صاحب علیہ الرحمہ نے دعا فرمائی جس کے اثرات حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے محسوس کئے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''جس وقت اخون صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک دعا کے لئے اٹھائے تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ساتوں آسمانوں کا بوجھ میرے اوپر آگیا ہے اور جب دعا سے فارغ ہوئے تو وہ بوجھ وسعت فرحت وانبساط کے ساتھ بدل گیا'' (۳)

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے حضرت اخون صاحب علیہ الرحمہ سے بیعت کی درخواست کی تو آپ نے دریافت فرمایا:

''رات کو خواب میں کچھ دیکھا ہے'' (۴)

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ عرض کیا:

Marfat.com

''جس مقام پر چلہ کیا کرتا ہوں وہ جگہ دیکھی ہے'' (۵)

حضرت اخون صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا:

''اسی جگہ میں جا کر قیام پذیر ہو جیئے، کہیں مت جائیے آپ کے پیر صاحب آپ کے مکان پر آ کر آپ کو مرید فرمالیں گے'' (۶)

چنانچہ ایسا ہی ہوا جب آپ واپس چھور شریف پہنچے تو کچھ عرصہ کے بعد کشمیر سے حضرت یعقوب شاہ گنی چھتری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہری پور ہزارہ تشریف لائے اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے دولت خانے پر تشریف لا کر بیعت فرمایا اور آپ کے حضرت والد ماجد خواجہ خضری علیہ الرحمہ کا جانشین بنا کر اجازت وخلافت سے نوازا۔۔۔۔

حضرت خواجہ کو سلاسل عالیہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کے علاوہ اور بہت سے سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل تھی مثلاً اکبریہ، کبرویہ، شاذلیہ، جنیدیہ، رفاعیہ، بدویہ، مداریہ، دسوقیہ، خلوتیہ، ادریسیہ، وغیرہ وغیرہ ۔۔۔۔ یہاں سلسلۂ عالیہ قادریہ کے شیوخ طریقت کا ذکر کیا جاتا ہے:

طریقة القادریة العالیه المحبوبة الکنگالیه

حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ، حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ، حضرت امام موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ معروف کرخی. حضرت خواجہ ابی الحسن السری السقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت ابی بکر جعفر

Marfat.com

بن یوس التبلی ، حضرت خواجہ عبدالواحد التمیمی ، شیخ ابی الفرج الطرطوسی ، شیخ ابی الحسن علی الھنکاری ، شیخ ابی سعید علی المبارک المخزومی ، حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ، شیخ عبدالرزاق ، شیخ ابی صالح نصر ، حضرت شیخ سید شہاب الدین ، شیخ شرف الدین یحیٰ قطب ، شیخ شمس الدین محمد ، شیخ علاؤ الدین علی ، شیخ بدر الدین حسین ، شیخ شرف الدین یحیٰ ثانی ، خواجہ سید شرف الدین قاسم خوجہ سید احمد ، خواجہ سید حسین ، خواجہ سید عبدالباسط ، حضرت سید عبدالقادر ثانی ، سید محمود رضی ، خواجہ سید عبداللہ شاہ ، حضرت شاہ عنایت اللہ (۸) ، شیخ حافظ احمد ، شیخ عبدالصبور خواجہ سلطان گل محمد ، خواجہ شیخ محمد رفیق ، خواجہ شیخ عبداللہ ، شیخ محمد انور شاہ ، شیخ محمد یعقوب ، حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ! (۹)

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کے علمی اور روحانی مدارج کا کیا ذکر کیا جائے عاشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے ---- گرمیٔ عشق سے سینۂ مبارک پر سوز تھا ---- جو اہل عقل کے لئے ناقابل فہم ہی مگر اہل دل کے لئے قابل فہم ہے ۔

یہ نشان عشق ہیں جاتے نہیں
داغ ''اپنے سینے'' کے عبث دھوتا ہے کیا !

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے جلیل القدر خلیفہ حضرت مولانا حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ آپ کے روحانی مدارج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''اپنے کمالات کو چھپاتے تھے ، اس بارے میں اللہ پاک نے

Marfat.com

آپ کو ایسا ملکہ عطا کیا تھا کہ آپ کا درد، آپ کا عشق، آپ کا عرفان، آپ کے کمالات ظاہری و باطنی من کل الوجوہ پردۂ خفا میں رہے۔ اپنی زبان مبارک سے کبھی نہیں فرمایا کہ میں کچھ جانتا ہوں ---- اولیاء اللہ کی عادت ہوتی ہے کہ احیاناً جذبے میں آکر کچھ نہ کچھ زبان سے کہتے ہیں، دعا یا بد عا کر دیتے ہیں جس سے ان کے جذبات و کمالات ظاہر ہو جاتے ہیں اور مخلوق ان کی معتقد ہو جاتی ہے مگر حضور پرنور اپنے افعال، اپنے صفات، اپنے جذبات اور اپنے تمام کمالات کے اظہار و عدم اظہار پر قدرت تامہ رکھتے تھے'' (۱۰)

ایک مکتوب گرامی میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے علمی مقامات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''عصر حاضر کی پیران طریقت میں ہمارے اور آپ کے ہادی و رہبر قدس اللہ سرہ العزیز بے مثل و بے نظیر ہیں، حضور کے کمالات، علم ظاہری و باطنی کا آئینہ، حضور کی کتاب مجموعہ صلوٰۃ الرسول ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب، ازل و ابد، دنیا و آخرت، دوزخ و جنت، کمالات انسانی و ملکی، کردار و اعمال جنتی و عزازیلی، علوم اولین و آخرین، لوح محفوظ، عرش کرسی، مکنونات ارضی و عجائبات سماوی وغیرہ کل موجودات پر آپ کا علم ایسا حاوی ہے جیسا انسان اپنی آنکھوں سے اپنی ہتیلی غور

Marfat.com

سے ملاحظہ کرے۔ (۱۱)

حضرت حافظ احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے تصرفات باطنیہ کا یہ حال تھا کہ جس شخص میں جو کیفیت پیدا کرنا چاہتے ادنیٰ توجہ سے پیدا کر دیتے ---- انسان تو انسان، حیوانات بلکہ نباتات پر آپ کا تصرف تھا---- اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے، حضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں:

> ''گزشتہ سال (۱۹۲۳ء) جب میں وطن کو گیا، حضور پرنور کے وصال کو ایک مہینہ ہو چکا تھا، دربار گہربار میں مریدین و مخلصین جمع تھے، ایک شخص میرے قریب رو رہا تھا، انہوں نے مجھ سے دریافت کیا ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' میں نے کہا ''رنگون سے آیا ہوں''، وہ اشارہ کر کے فرمانے لگے ''اس درخت کو جب دیکھتا ہوں، مجھے رونا آجاتا ہے'' (۱۲)

واقعہ یہ ہے کہ جو صاحب اشکبار تھے، ان پر نیند کا کافی غلبہ رہتا تھا، ایک روز حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے ان کو چند تحائف دیئے اور فرمایا حرمین شریفین روانہ ہو اور وہاں فلاں فلاں صاحب کو یہ تحفے دے آؤ ---- شخص مذکور یہ ہدایت سن کو پریشان ہوئے اور اس اندیشہ نے ستایا کہ کہیں نیند کے غلبے کی وجہ سے کوئی حادثہ پیش نہ آجائے، وہ کارواں سے بچھڑ جائیں اور یہ ذمہ داری پوری نہ کرسکیں، ---- خیر، سفر کی تیاری کی، حضر خواجہ علیہ الرحمہ مشایعت کے لئے تھوڑی دور تشریف لائے اور شہتوت کے اس درخت کو

Marfat.com

مخاطب کر کے فرمایا:

''اے توت اس شخص کی نیند کو اپنے پاس امانت رکھ لو'' (۱۳)

خدا کی شان پورے سفر میں نیند غالب نہ ہوئی، معمولی اونگھ آجاتی اور بدن ہلکا ہو جاتا، سارے رستہ یہی کیفیت رہی، خیر و عافیت سے حج کیا اور حرمین شریفین میں حاضری دے کر تحائف، متعلقہ حضرات کی خدمت میں پیش کئے ---- جب واپس چھورشریف پہنچے تو حضرت خواجہ نے دریافت فرمایا:

''تم نے اپنی امانت لے لی؟'' (۱۶)

اتنا فرمانا تھا کہ نیند نے پہلے کی طرح غلبہ کیا اور جی بھر کے سوئے ---- اللہ اکبر! غیر ذوی العقول نباتات اور غیر محسوسات میں نیند پر بھی آپ کے تصرفات تھے ---- انہیں تصرفات باطنیہ کی وجہ سے ہزاروں میل دور رنگون اور بنگال میں غائبانہ بیعت ہونے والے دیکھتے دیکھتے نیکوکار، تہجد گزار اور اولیاء کاملین بن گئے۔

حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ ۱۹۲۰ء میں تبلیغ اسلام اور اشاعت سلسلۂ قادریہ رحمانیہ کے لئے رنگون (برما) تشریف لے گئے۔ اس وقت تک آپ کو اجازت و خلافت نہیں ملی تھی ---- آپ نے وہاں حضور خواجہ علیہ الرحمہ کے محامد و محاسن بیان فرمائے، لوگوں میں بیعت کا شوق پیدا ہوا، حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اپنا رومال بھیجدیا اور سب لوگ اس پر بیعت ہو گئے، سب کی دنیا بدل گئی - سبحان اللہ!

87654

Marfat.com

بجلوت اند و کمند بہ مہر و ماہ پچند
بخلوت اندوزمان و مکاں درآغوش اند

اس اجمال کی تفصیل خود حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی زبانی سنیئے:

''میں جب رنگون آیا اور یہاں کے بعض لوگوں سے محبت ہوئی تو کبھی کبھی حضور پرنور کے کمالات کا تذکرہ ان کے سامنے کرلیا کرتا، رفتہ رفتہ یہاں کے لوگوں کو حضور پرنور کے ساتھ غائبانہ محبت ہوگئی، یہاں تک کہ بعض نے بیعت کی خواہش ظاہر کی، میں نے آپ کی خدمت اقدس میں ایک خط لکھا کہ یہاں کے لوگ آپ سے بیعت ہونا چاہتے ہیں مگر دور دراز ملک کا معاملہ ہے اگر بذریعہ خط ان کو بیعت فرمایا جائے تو

برکریماں کار ہا دشوار نیست

''کچھ ایام بعد حضور نے بذریعہ ایک صحیفۂ مکرمہ مطہرہ مجھے تسلی فرمائی کہ گھبراؤ مت، میں ایک ''رومالِ بیعت'' عنقریب تمہاری طرف روانہ کروں گا، جو شخص تہجد کی نماز پڑھ کر اسی مصلّے پر رو بروقبلہ ہوکر رومال پر ہاتھ رکھدے اور خدا اور رسول کو اپنے پاس حاضر جان کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلے تو اس کی بیعت اللہ پاک منظور فرمالے گا۔''

چنانچہ حضور پرنور قدس سرہ العزیز نے ململ سفید کا ایک رومال میرے نام پر ارسال فرمایا، جس وقت رومال مبارک پہنچا لوگ حضور سے مرید ہونے

Marfat.com

لگے، رفتہ رفتہ لوگوں میں اس بات کا چرچا ہونے لگا کہ پیر صاحب تو ملک پنجاب ضلع ھزارہ مقام چھور شریف میں تشریف فرماہیں اور لوگوں کو بذریعہ رومال کے رنگون میں بیعت کرتے ہیں، تعجب کی بات ہے۔

مقام حیرت ہے کہ شراب خوار، بدکار، فاسق فاجر جب رومال پر ہاتھ رکھ کر مرید ہو جاتا ہے تو نماز گزار، نیکوکار، تہجد گزار بن جاتا ہے اور اس کے چہرے پر نور ایمان کی ملاحت وخوبصورتی دیکھ کر اوروں کو رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔

ایک مرتبہ مجلس پاک میں حضور شاہنشاہ چھوروی قدس اللہ سرہ العزیز نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

قرب جانی را بُعد مکانی نیست

میں حیران ہوں کہ یہ بے ربط جملہ حضور والا نے کیوں فرمایا؟ لیکن رنگون میں آکر اس مختصر جملے کے مطالب و معانی اور ''قرب جانی'' کی شرح اور ''بُعد مکانی'' ارضی کا انقطاع کلی یہ ایسے امور ہیں کہ بحر محیط کو کوزے میں آپ نے بند کر دیا ہے۔ (۱۵)

حکومت پاکستان کے سابق مرکزی وزیر تعلیم جناب فضل القادر چودھری مرحوم کے بزرگ بھی حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے رومال پر بیعت ہوئے تھے۔ چنانچہ چودھری صاحب مرحوم کہتے ہیں:

''ہمارے بزرگوں کی بیعت حضرت غوث الزماں خواجہ محمد عبدالرحمٰن علوی قادری چھوروی کے رومال پر رنگون میں ہوئی

Marfat.com

اور دوسری جنگ عظیم کے بعد حضرت باجی علیہ الرحمہ (خواجہ عبدالرحمٰن) کے خلیفہ اعظم الحاج حافظ سید احمد سریکوٹی کے ہاتھوں پر بیعت شرع ہوئی ---- بڑے سے بڑا سیاسی لیڈر بھی ہمارے اس رشتے کو نہیں توڑ سکتا، جب تک یہ روحانی رشتے موجود ہیں، مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے جدا نہیں کر سکتا" (۱۶)

حقیقت یہ ہے کہ اب ظاہری علیحدگی کے باوجود، سب کے دل ایک ہی سینے میں دھڑکتے ہیں اور اس کا زندہ ثبوت مجموعۂ صلوٰۃ الرسول کی طباعت ہے جو سراسر سابق مشرقی پاکستانی بھائیوں کی فراخ حوصلگی، دریا دلی، اور محبت وخلوص کا جیتا جاگتا ثبوت ہے ----کوئی ہے جو اس رشتۂ محبت کو قطع کر سکے؟ ---- یہ رشتہ محبت، دست قدرت کے اختیار و اقتدار میں ہے ---- یہاں کسی سیاسی لیڈر کا گزر نہیں ہے (۱۶)

بریدن نرود ذوق تو از اندیشۂ ما
سالہا پنجہ بہم دادہ رگ و ریشۂ ما

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا حلقۂ مریدین و مخلصین بہت وسیع ہے، آپ کی ذات گرامی سے نہ صرف ضلع ہزارہ، علاقہ کوہستان، کشمیر، افغانستان، پاکستان، ہندوستان، برما اور بنگال وغیرہ میں سلسلہ عالیہ قادریہ کو بہت فروغ حاصل ہوا، ایک اندازے کے مطابق صرف رنگون اور بنگال میں آپ کے سلسلے کے تین لاکھ مریدین موجود ہیں اور خدمت دین میں مصروف ہیں،

Marfat.com

حضرت سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ اور مندرجہ ذیل دینی ادارے مدارس انہیں حضرات کی کوششوں سے صاحب زادہ محمد طیب شاہ علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں قائم ہوئے:

(۱) انجمن شورائے رحمانیہ، ۱۹۲۵ء (رنگون، برما)
(۲) جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ، ۱۹۵۳ء (چاٹگام، بنگلہ دیش)
(۳) جامعہ قادریہ طیبہ عالیہ ۱۹٦۸ء (ڈھاکہ، بنگلہ دیش)
(۴) جامعہ طیبیہ وودودیہ اسلامیہ ۱۹۷٦ء (چندرگھونہ، بنگلہ دیش)
(۵) مدرسہ طیبیہ اسلامیہ سنیہ ۱۹۷۵ء (حوالی چاٹگام، بنگلہ دیش)
(٦) مدرسہ طیبیہ حافظیہ (کالورگھاٹ، چاندگاؤں، بنگلہ دیش)[1]

یہ مدارس عربیہ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے مسلک کے فروغ و اشاعت کے لئے قائم کئے گئے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا مسلک سلف صالحین اہل سنت و جماعت ہی کا مسلک ہے، کوئی دوسرا مسلک نہیں۔

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ عبادات و معاملات و اخلاق میں اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمہ وقت پیش نظر رکھتے تھے، محبت کا حال اتباع سے معلوم ہوتا ہے --- قول سے نہیں، عمل سے محبت چمکتی اور قول میں بھی اسی وقت

---

[1] ان مدارس کے علاوہ اور کئی مقامات پر مدارس عربیہ قائم کئے کراچی (پاکستان) میں دارالعلوم قادریہ طیبیہ صابریہ، مدرسہ قادریہ سیدیہ صابریہ اور خانقاہ قادریہ طیبیہ صابریہ قائم ہیں۔

Marfat.com

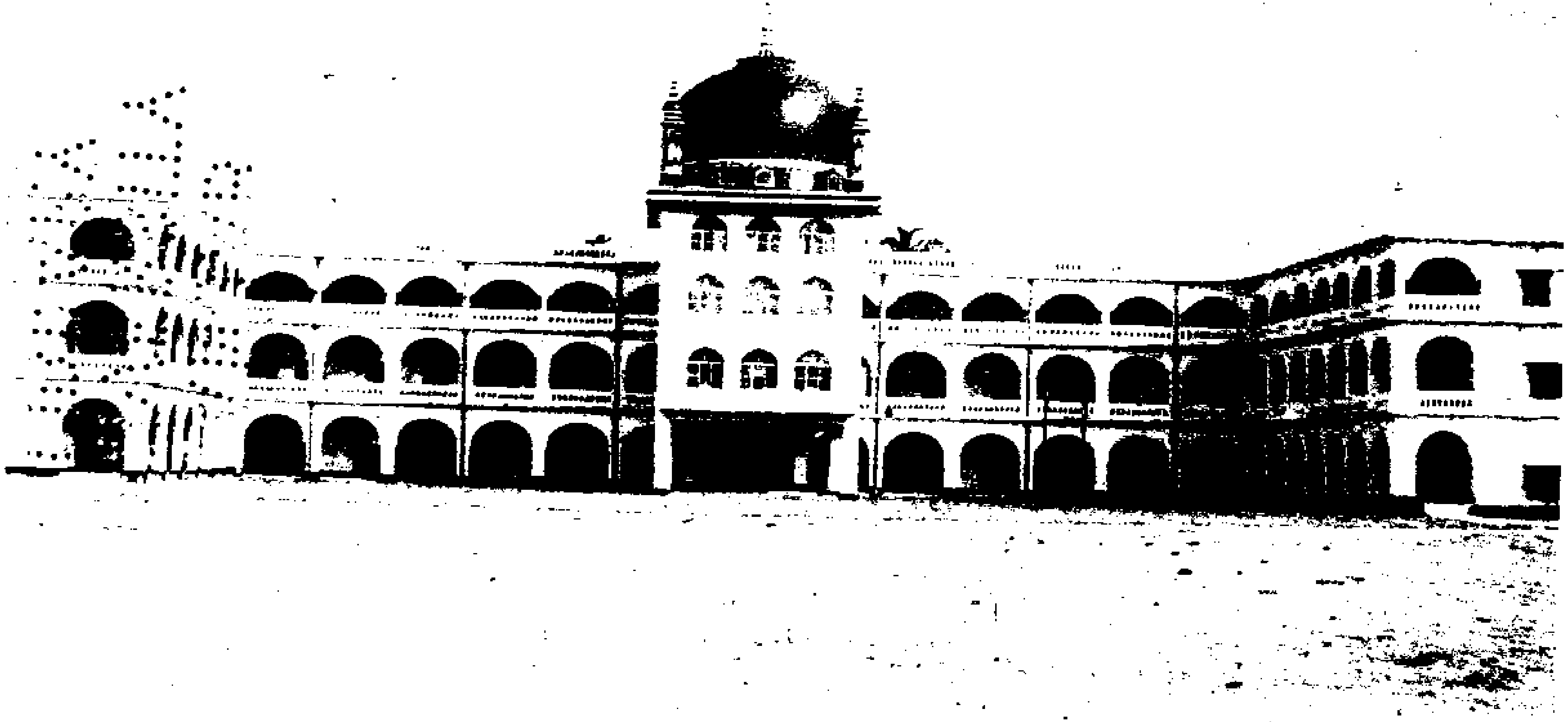

مدرسہ طیبیہ اسلامیہ سنیہ چٹاگانگ (بیرونی منظر)

Marfat.com

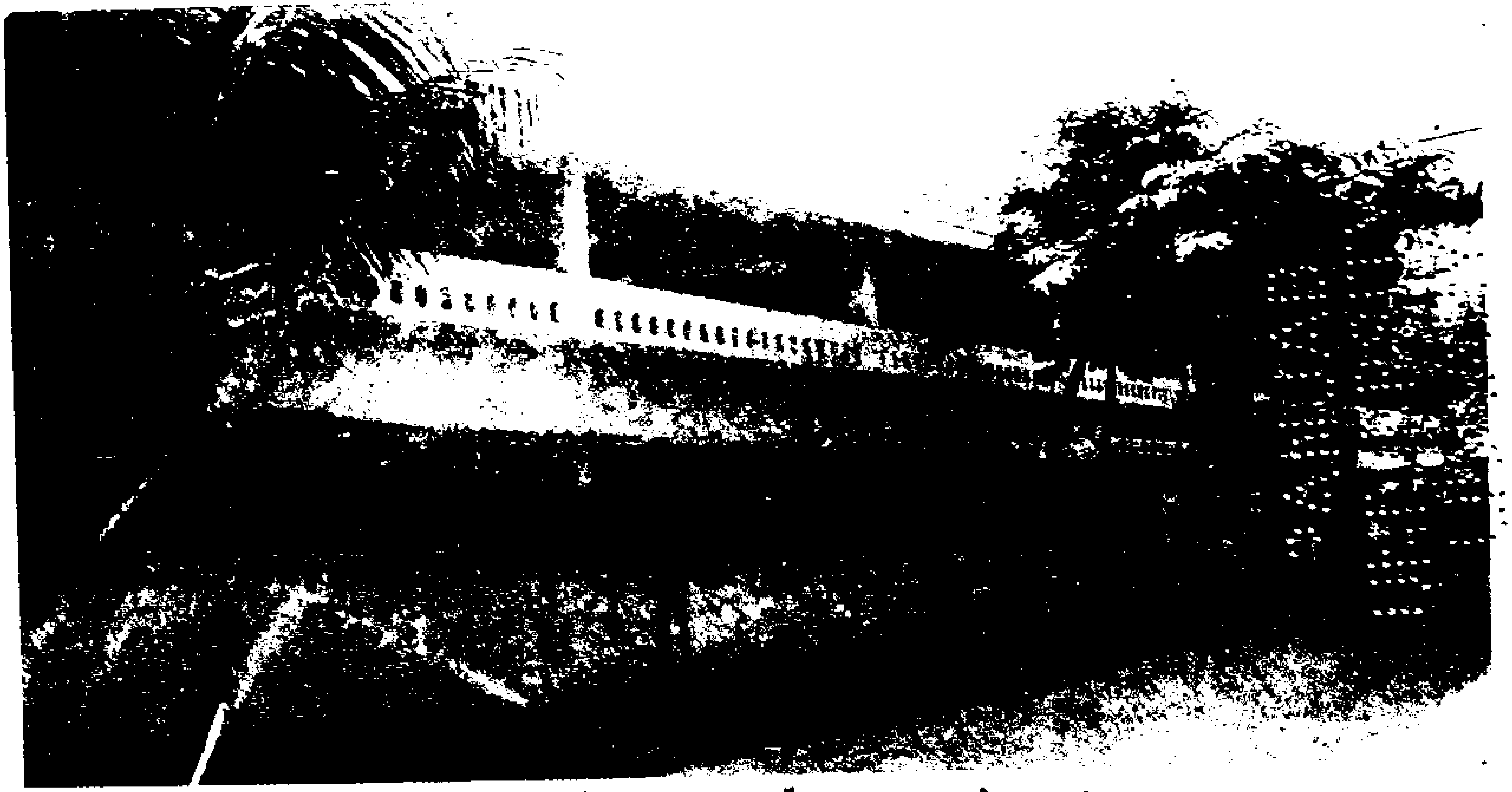

مدرسہ طیبہ سنیہ چٹاگانگ (اندرونی منظر)

Marfat.com

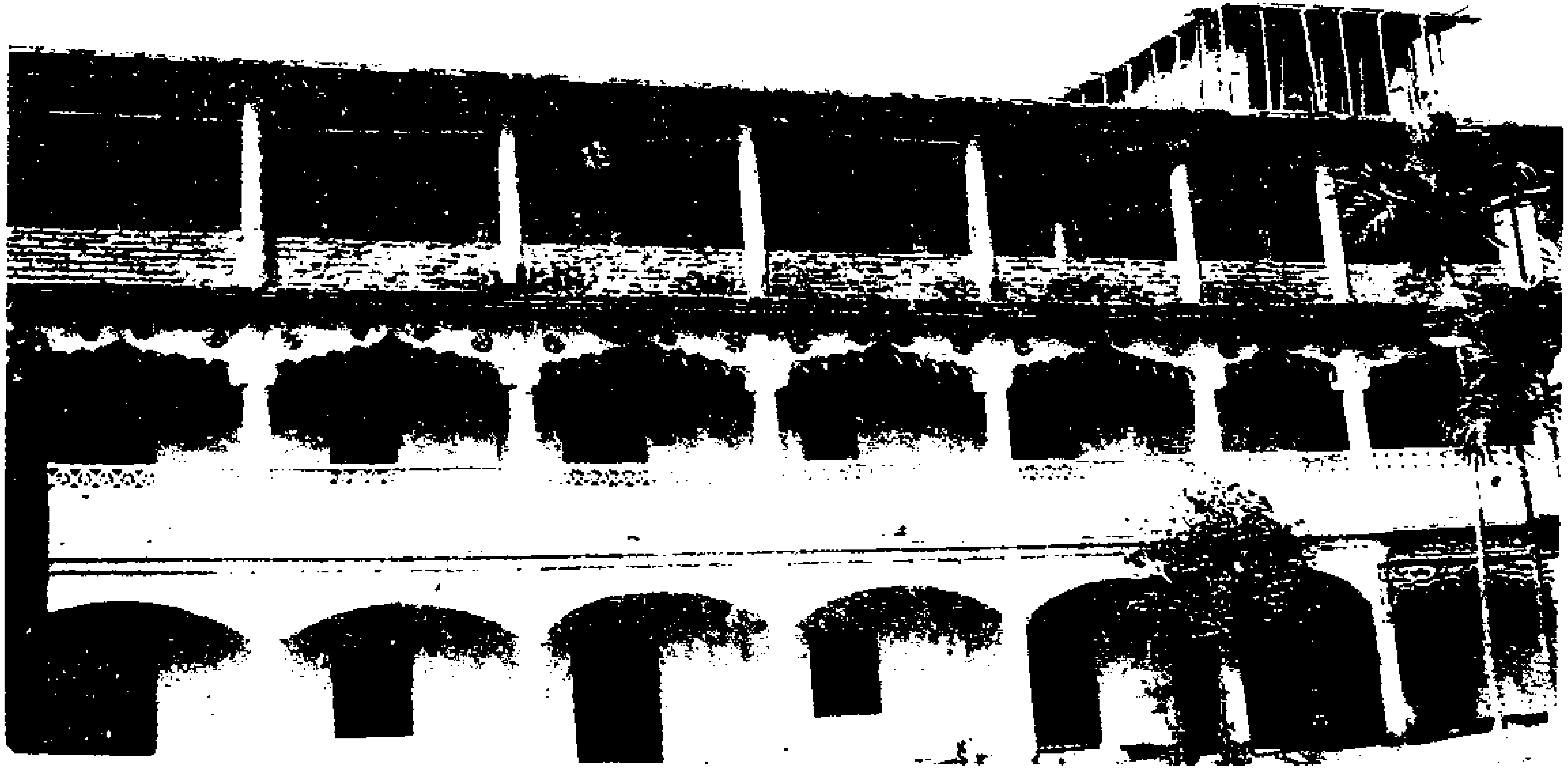

مدرسہ طیبیّہ ودودیّہ سُنّیہ ۔ چندرگھونا ۔ چٹاگانگ

Marfat.com

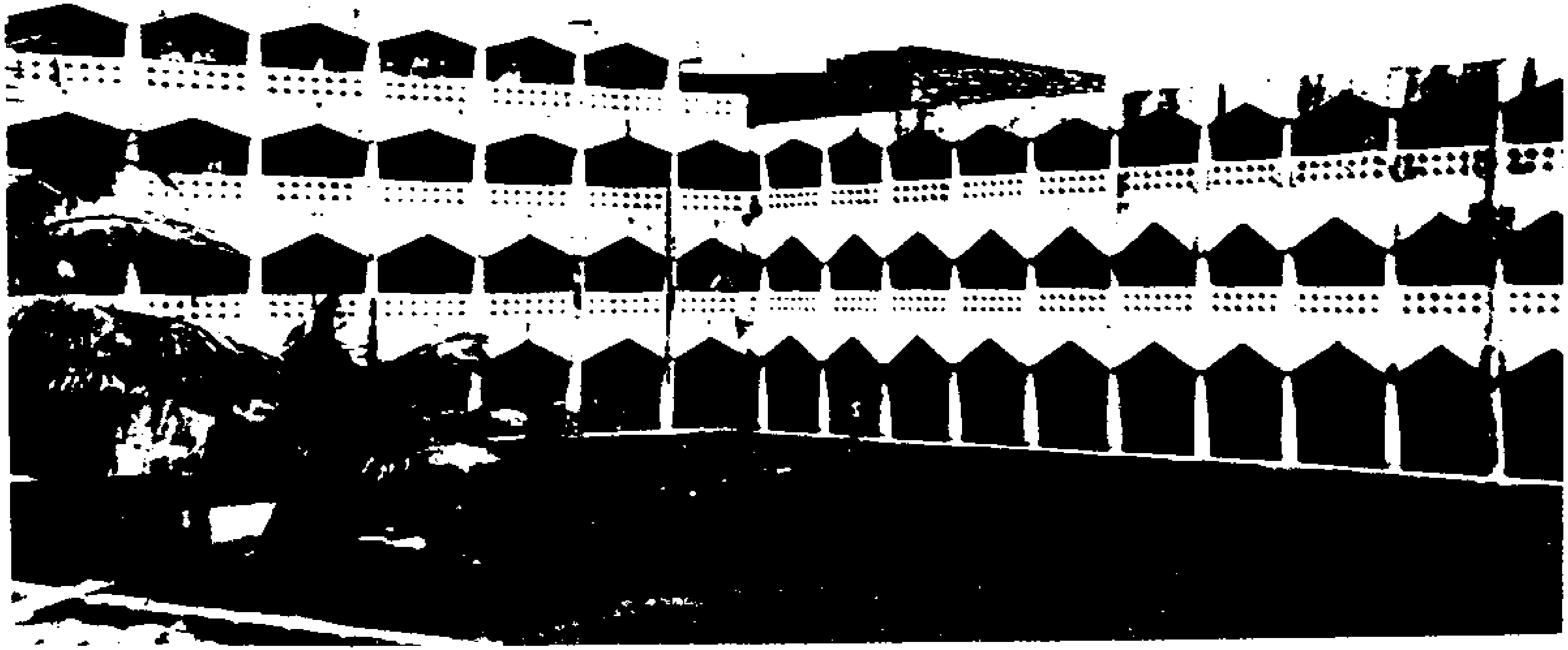

مدرسہ قدوسیہ طیبیہ محمد پور۔ ڈھاکہ

Marfat.com

تاثیر پیدا ہوتی ہے جب زندگی عمل سے مزین ہوتی ہے---- حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے قدم قدم پر اتباع سنت کا خیال رکھا اور سنت نبوی ﷺ کے چراغ روشن کیے---- آپ کی حیات مبارکہ میں بہت سے حالات و واقعات ملتے ہیں جو اس پہلو کو روشن کرتے ہیں---- یہاں جستہ جستہ حالات و واقعات پیش کیے جاتے ہیں:

آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

(۱) آپ کے اخلاق، نمونۂ اخلاق رسول اللہ ﷺ تھے، نشست و برخاست، اکل و شرب، لباس وغیرہ تمام امور میں پوری اتباع سنت ملحوظ رہتی، حدیث کی کتابیں زیر مطالعہ ہوتیں، جو جو کام حضور پرنور ﷺ نے کئے ہیں وہ تمام آپ نے ادا کئے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ کتاب دیکھ رہے تھے کہ حضور پرنور ﷺ نے مسجد کی چٹائی سی کر درست فرمائی ہے، آپ بھی کتاب چھوڑ کر اپنی مسجد کی چٹائی سی رہے تھے۔ (۱۰)

(۲) علماء و فقراء اور اپنے مہمانوں کی خدمت اپنے دست مبارک سے کیا کرتے تھے، جب گھر میں روٹی تیار ہو جاتی، مسجد سے گھر میں جا کر مہمانوں کے لئے ایک دست مبارک میں ترکاری کا برتن اور دوسرے میں روٹی اٹھا کر لے آتے اور جو ترکاری روٹی مسافر کھاتے، خود بھی تناول فرماتے، رات کو بچی ہوئی روٹی اگر مل جاتی تو نہایت خوشی کے ساتھ تناول فرما لیتے اور تازہ روٹی کی طرف التفات نہ فرماتے، اور جو کچھ تیار ہوتا مہمانوں کے سامنے رکھ دیتے۔ جیسا کہ اس وقت کے پیر لوگ اپنے لنگر کو نہایت دھوم دھام اور تکلف کے ساتھ

Marfat.com

دیا کرتے ہیں، حضور پرنور کے یہاں ان باتوں کا نام ونشان بھی نہ تھا، شہرت طلبی سے آپ بیزار تھے، الفقر فخری کا پورا پورا نمونہ تھے۔ (۱۸)

(۳) آپ متواضع تھے، نہایت خلیق وحلیم اور نہایت خلیق درجہ کے بردبار و خاکسار تھے، محبّ وجلیس فقراء تھے، علماء وفقراء جب آپ کی مجلس پاک میں حاضر ہوتے تو تعظیماً کھڑے ہوجاتے، آپ کی نشست گاہ میں کوئی فرش وفروش کا سامان نہ تھا، نہ آپ کی ملاقات کے لئے کوئی وقت مقرر تھا، نہ آپ کے یہاں کوئی پرتکلف مکان تھا، اکثر آپ کا قیام مسجد میں ہوتا، ضرورت کے وقت مکان میں بھی تشریف لے جاتے، خلق اللہ کے ہجوم سے یا خلاف طبع کوئی بات ہوجاتی، خفا نہ ہوتے۔ (۱۹)

مندرجہ بالا حالات کے علاوہ مندرجہ ذیل واقعات و حالات بھی قابل توجہ اور لائق تقلید ہیں:

(۴) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی کی تعمیر میں بنفس نفیس شریک ہوئے، حضرت خواجہ علیہ الرحمہ بھی مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ کی اولین تعمیر میں شریک ہوئے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

(۵) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا لباس ناپسند فرمایا جس کو دیکھ کر لوگوں کی آنکھیں اٹھنے لگیں، آپ نے ایسا لباس نہیں پہنا، ایک مرتبہ سبز رنگ کا تہہ بند باندھا اور بازار تشریف لے گئے، کسی نے آپ کی طرف اشارہ کر کے کہا ''وہ سبز تہبند والا پیر جارہا ہے'' اسی دن سے آپ نے ایسا تہبند زیب تن نہیں فرمایا۔ (۲۰)

(۶) ایک عالم مہمان ہوئے، نماز کے وقت احتراماً ان کو امامت کے لئے

Marfat.com

کھڑا کر دیا، مگر نماز کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اپنی نماز لوٹائی، جب کسی نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ مولوی صاحب نے خلاف سنت گردن پر دونوں طرف حجامت بنوائی تھی جب اس پر نظر پڑی تو کراھت محسوس ہوئی اس لئے نماز لوٹائی۔(۲۱)

(۷) اتباع و سنت کا یہ عالم تھا کہ اپنا سارا وقت دین کے لئے وقف کر دیا تھا، اور ضروریات زندگی کے خیال سے بے نیاز ہو گئے تھے، فقر غیور کا نمونۂ کامل تھے، جب عارف کامل حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ نے روپے پیسے کے لئے وظیفہ بتانا چاہا تو آپ نے یہ کہہ کر انکار فرما دیا:

''پیر صاحب خدا سے شرم آتی ہے کہ باھر سے لوگ پیر خیال کر کے آئیں اور اندر پیسوں کے لئے وظیفہ پڑھا جاوے''(۲۲)

(۸) سرکار دو عالم ﷺ نے کبھی گدی نشینی کا تکلف نہیں فرمایا، زمین پر یا چٹائی پر رونق افروز رہے۔حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا بھی یہی حال تھا، اور جب وصال کے وقت دریافت کیا گیا کہ آپ کے بعد آپ کی گدی پر کون بیٹھے گا تو خلاف معمول برہمی سے جواب دیا:

''گدی پر تو سب بیٹھتے ہیں ہم چٹائی پر بیٹھنے والے ہیں''(۲۳)

اتباع سنت کے ذوق و شوق میں گدی نشینی کے روایتی عمل کو ترک کر دینا بلکہ رد کر دینا کوئی معمولی بات نہیں بہت بڑی بات ہے---- آج سجادہ نشینوں کی طویل فہرست میں شاذ و نادر ہی ہوں گے جو اتباع سنت نبوی ﷺ میں فرش و فروش کے بجائے چٹائی پر بیٹھتے ہوں گے---

Marfat.com

سنت نبوی ﷺ کا یہ چمکتا دمکتا آفتاب ۸۰ برس آسمان دنیا پر جلوہ گر رہ کر یکم ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء بروز شنبہ بعد مغرب چھورشریف کے افق پر غروب ہو گیا، اور نئی آب وتاب کے ساتھ عالم برزخ میں طلوع ہوا۔

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے رہیں
ادھر ڈوبے اُدھر نکلے ، اُدھر ڈوبے ادھر نکلے

عرس مبارک چھورشریف (ہری پور ہزارہ، پاکستان) میں ۳۰ ر ذیقعدہ اور یکم ذی الحجہ کو ہر سال ہوتا ہے اور دور و نزدیک اور اکناف و اطراف کے مریدین ومحبین جوق در جوق شریک ہوکر مستفیض ہوتے ہیں ----مزار اقدس زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

مثل ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہوترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہوترا

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی اولاد امجاد میں چار صاحب زادے ہوئے:

(۱) حضرت مولانا صاحبزادہ محمود الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت مولانا محمد فضل سبحان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت مولانا فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ عایہ

خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد صاحبزادہ محمود الرحمٰن

Marfat.com

علیہ الرحمہ سجادہ نشین ہوئے پھر آپ کے صاحب زادے صاحب زادہ طیب الرحمٰن علیہ الرحمہ سجادہ نشین ہوئے، آج کل صاحبزادہ احمد الرحمٰن مدظلہ العالی سجادہ نشین ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ رشد و ہدایت کے اس مرکز کو آباد رکھے اور علمی و روحانی فیض جاری وساری رہے۔ آمین

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے خلفاء میں مندرجہ ذیل حضرات کے اسماء گرامی معلوم ہو سکے:

(۱) حضرت مولانا حافظ سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(متوفی ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء)، سری کوٹ (ھزارہ)

(۲) حضرت سید امان اللہ شاہ ترمذی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(متوفی ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) گنجیاں شریف (ہزارہ)

(۳) حضرت خواجہ سید حاکم صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ
(متوفی ۱۳۷۴ھ/ ۱۱۵۷ء) نواں شہر (ہزارہ)

(۴) علامہ ابو نعیم سید عبد القاضی شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ
محبوب آباد (ہزارہ)

(۵) صاحب زادہ مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(متوفی ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء)، سری کوٹ، (ھزارہ)

صاحبزادہ مولانا محمد صالح علیہ الرحمہ، حضرت مولانا حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ کے جواں سال صاحب زادے تھے، ان کی خلافت کا ذکر حضرت سید صاحب نے ایک مکتوب گرامی میں اس طرح فرمایا ہے:

Marfat.com

''حضور پر نور جب کسی کو خلیفہ کرتے، اس کو ٹوپی عنایت فرماتے ---- حاجی عبدالرجب جب رنگون سے چھور شریف حضور کی قدم بوسی کے لئے گئے تو حضور پر نور نے دو ٹوپیاں حاجی صاحب کو دیں، ایک محمد صالح کے لئے اور دوسری ٹوپی میرے لئے'' (۴۴)

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل تصانیف قابل ذکر ہیں، ماسوائے مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے ان تصانیف کے متعلق زیادہ تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں ----

(۱) مجموعۂ صلوٰۃ الرسول (ﷺ)

(۲) شرح ابن ماجہ شریف (قلمی)

(۳) شرح ترمذی شریف (قلمی)

(۴) عطاء الرحمٰن فی اسلام آباء سید الانام (قلمی)

(۵) انعام الرحمٰن فی تصریحات القرآن (قلمی)

(۶) لغات الحروف (قلمی)

(۷) شرح اسماء حسنہ (قلمی)

(۸) سیاف شرح چہل کاف (مطبوعہ، منظوم بزبان پنجابی)

(۹) درود شریف (مطبوعہ، منظوم بزبان پنجابی)

تصانیف کے علاوہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے ملفوظات شریف بھی

Marfat.com

ہیں مگر یہ جمع نہیں کیے گئے، اگر جمع کیے جائیں تو اسرار و معارف کا ایک انمول خزانہ مل جائے۔ یہاں چند ملفوظات شریف پیش کیے جاتے ہیں جن سے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی روحانی اور فکری رفعت و بلندی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ملفوظات آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ نے نقل فرمائے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

(۱) میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ مرید جب خواب میں اپنے مرشد کو اس طور پر دیکھے کہ وہ مجھے کچھ ہدایت فرما رہے ہیں تو پیر کو بھی اس خواب کی خبر ہوتی ہے یا نہیں ہوتی؟

حضور پرنور نے فرمایا:

''ہر پیر کو نہیں ہوتی، بلکہ اس پیر کو خبر ہوتی ہے
جس کو اللہ پاک علوم اولین و آخرین عطا
کر دیتا ہو'' (۲۵)

(۲) ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ مشہور ہے کہ اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارھم ہمیشہ بیت اللہ میں نماز ادا کرتے ہیں، یہ بات صحیح ہے؟

آپ نے فرمایا:

''جسمانی حاضری کمال ہے نہ کہ روحانی حضور'' (۲۶)

(۳) میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ ولی کا آخری درجہ تخلق باخلاق اللہ ہے

آپ نے فرمایا:

''نہیں، ولی کا آخری مقام قدرت کاملہ ہے'' (۲۷)

Marfat.com

سبحان اللہ! کیا عجیب نکتہ ارشاد فرمایا اور طریقت کو کیسی رفعت بخشی، فی الحقیقت ۔

دلبری بے قاھری جادوگری است
دلبری با قاھری پیغمبری است

وہ فقیر ہی کیا جو بے بس و مجبور ہو اس کے لہو کا ایک ایک قطرہ بحر ناپید کنار ہے ۔

دل ہر قطرہ ہے ساز انا البحر
ھم اس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا!

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے صرف ''قدرت'' نہیں فرمایا بلکہ ''قدرت کاملہ'' فرمایا یعنی اس کا اختیار مولیٰ کا اختیار بن جائے ---- وہی ہو جو وہ چاہے ۔

مزا تو جب ہے کہ اے آہ نارسا تجھ سے
وہ خود کہیں کہ بتا تیری آرزو کیا ہے ؟

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اپنی حیات طیبہ میں نہ معلوم کتنے عظیم کام کیئے مگر جو ہماری نظروں کے سامنے ہیں وہ تین کام ہیں:

(۱) حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ کی اس انداز سے تربیت فرمائی کہ ان کی ذات گرامی سے لاکھوں انسان فیضیاب ہوئے۔

(۲) عربی مدرسہ دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ اپنے دست مبارکہ سے قائم کیا جو آج تک علوم اسلامیہ کا ایک عظیم سرچشمہ ہے اور اس کا فیض دور دو

Marfat.com

نزدیک جاری وساری ہے۔

(۳) مجموعہ صلوٰۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مرتب فرمایا اور عشاق رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کے سامنے عشق ومحبت کا ایک حیرت کدہ پیش کیا، جس کی نظیر ہمارے علم میں نہیں----

آئندہ اوراق میں مندرجہ بالا تین عظیم کارناموں کے متعلق تفصیلات پیش کرتے ہیں تاکہ یہ اندازہ ہو کہ حضرات اہل اللہ میں کتنی قدرت وطاقت ہوتی ہے، جس قلب پر نگاہ ڈال دیں، مٹ نہیں سکتا---- جو سنگ وخشت اپنے ہاتھ سے لگا دیں تباہ نہیں ہو سکتے---- جس صفحۂ قرطاس پر قلم چلا دیں، وہ فنا نہیں ہو سکتا---- وہ زندگی کا سرچشمہ ہوتے ہیں---- وہ حیات کا گہوارہ ہوتے ہیں---- وہ اندھیروں میں اجالا ہوتے ہیں----

Marfat.com

خلیفۂ اعظم حضرت مولانا حافظ سید احمد شاہ

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

(متوفی ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء)

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں؟

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ترستی ہے نگاہ نارسا جس کے نظارے کو
وہ رونق انجمن کی ہے انہیں خلوت گزینوں میں

کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمن دل کو
کہ خورشید قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

محبت کے لئے دل ڈھونڈ کوئی ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

اقبال

Marfat.com

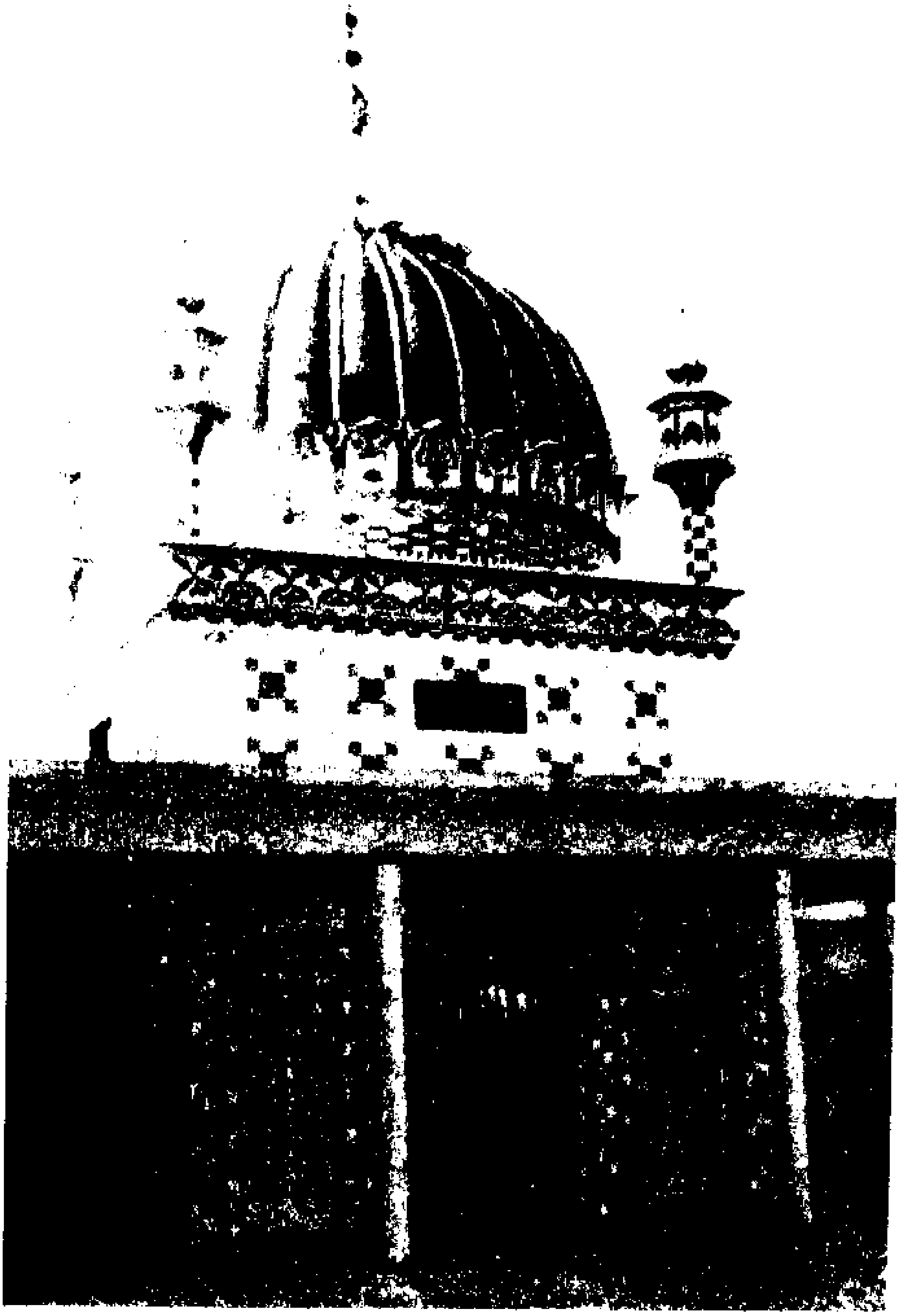

شیخ المشائخ، غوث زماں، پیر طریقت پیشوائے اہلِ سنت
حضرت العلامہ الحافظ قاری سید محمد احمد شاہ صاحب قادری رحمتہ اللہ علیہ
وحضرت العلامہ الحافظ قاری سید محمد طیب شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہ
دربارِ عالیہ قادریہ۔ شتالو شریف۔ سری کوٹ۔ ہری پور۔ پاکستان

Marfat.com

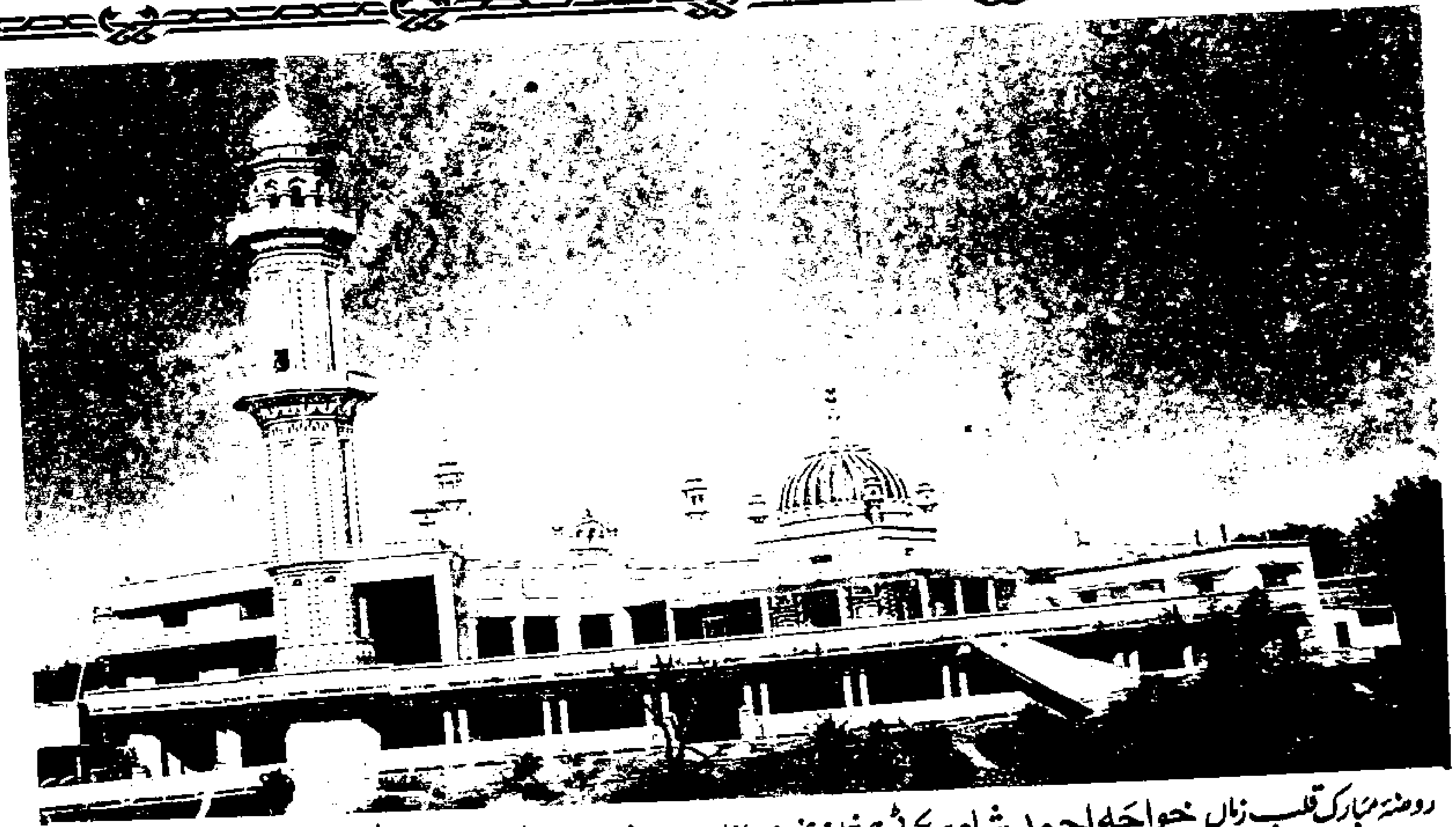

روضۂ مبارک قلب زماں خواجہ احمد شاہ سرکوٹی رح خلیفہ غوث الزماں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ (شتالو شریف سرکوٹ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولانا حافظ سید احمد شاہ سریکوٹی علیہ الرحمہ خاندان سادات کے چشم و چراغ تھے، سری کوٹ (ہری پور ہزارہ، پاکستان) میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی، ہندوستان کے مدارس عربیہ میں علوم معقولہ ومنقولہ کی تحصیل فرمائی، دارالعلوم دیوبند میں مولوی محمود حسن سے بھی پڑھا اوران کے اولین تلامذہ میں شامل ہوئے مگر صحیح العقیدہ سنی حنفی تھے جس کا ثبوت آپ کے قائم کردہ وہ مدارس عربیہ ہیں جو مسلک اہل سنت جماعت کی بنگلہ دیش میں خوب خدمت کرر ہے ہیں----

تکمیل علوم کے بعد افریقہ کے شہروں کیپ ٹاؤن، زنجبار، ممباسہ وغیرہ میں اشاعت اسلام کے لئے عرصۂ دراز تک تبلیغی دورے کرتے رہے، افریقہ سے وطن عزیز واپسی کے بعد حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کی خدمت میں چھورشریف حاضر ہوئے جو سری کوٹ سے تقریباً ۱۸رمیل کے فاصلے پر واقع ہے اورشرف بیعت سے مشرف ہوئے۔

شیخ طریقت علیہ الرحمہ کی ہدایت پر ۱۹۲۰ء میں ہری پور سے رنگون تشریف لے گئے اور وہاں سلسلہ عالیہ قادریہ رحمانیہ اور اسلام کی خوب خوب تبلیغ فرمائی، ھزاروں طالبوں کواپنے شیخ سے غائبانہ بیعت کرایا اورھزاروں

Marfat.com

(۲)جامعہ احمدیہ سنیۃ، (چاٹگام) کی تاسیس:

اقامت دین اور اشاعت اسلام کے لئے چاٹگام میں جامعہ احمدیہ سنیہ کے نام سے ایک سہ منزلہ دار العلوم کی بنیاد رکھی جس کو آج بھی آپ کے مریدین حسن وخوبی سے چلا رہے ہیں اور اطراف واکناف میں علم دین کی روشنی پھیل رہی ہے، ہزاروں تشنگان علم مستفیض ہو چکے اور برابر ہو رہے ہیں۔

(۳)مجموعہ صلوٰۃ الرسول ﷺ کی طباعت و اشاعت:

حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ جب ۱۹۲۰ء میں رنگون تشریف لے گئے تو کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ عبدالرحمٰن نے بذریعہ مکتوب گرامی اپنے تالیف لطیف مجموعہ صلوۃ الرسول کا انکشاف فرمایا۔ خود حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے اس کا اس طرح ذکر فرمایا ہے۔

حضور پرنور مرشد برحق، نور مطلق، خواجہ خواجگان جناب حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب چھوروی قدس اللہ سرہ العزیز نے جب کتاب محیر عقول الفحول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمی بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کہ بارہ برس آٹھ مہینہ بیس دن میں تصنیف کر کے مکمل فرمایا تو سوائے چند خاص متعلقین ومخلصین کے اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ آپ نے اس قسم کی کتاب تصنیف فرمائی ہے، چند برس تک اس طرح یہ کتاب پردۂ خفا میں رہی کہ آپ نے اس کے چھپوانے کا کبھی نام تک نہ لیا، جب ایام وصال قریب پہنچے تو آپ نے بذریعہ خط کے مجھے حکم فرمایا کہ:

''میں نے ایک کتاب تالیف کی ہے، میری تمنا ہے کہ یہ کتاب

Marfat.com

لاکھوں تشنگان راہ کو ہدایت فرمائی۔

رنگون میں قیام کے دوران حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے بہت سے کام کئے مگر چار کارنامے نہایت ممتاز ہیں۔

(۱)دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ (چھورشریف) کی تعمیر نو

یہ دارالعلوم ۱۹۰۲ء میں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ نے قائم فرمایا حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے مریدین رنگون و بنگال کی اعانت سے دارالعلوم کی کچی عمارات کو دو منزلہ پختہ عظیم الشان عمارت میں تبدیل کیا ---- اساتذہ کے لئے مکانات اور طلباء کے لئے دارالاقامہ تعمیر کرائے، مدرسین اور دوسرے ملازمین کے لئے ماہ بماہ رنگون سے تنخواہ بھیجنے کا انتظام فرمایا----

چنانچہ حضرت حافظ صاحب کے مرید جناب تفضّل حق صاحب اس سعادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''حضرت محمد عبدالرحمٰن صاحب مرحوم بانی مدرسہ اپنے زمانے کے غوث تھے، اور جن کے دست کرم سے مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ (ہری پور) کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور مجموعہ صلوٰۃ الرسول ایک عظیم الشان کتاب آپ نے تصنیف فرمائی۔ ان کے ہزاروں حلقہ بگوش ومجاز تھے مگر یہ نعمت کسی کو نصیب نہ ہوئی یہ حصہ ہمارے مرشد حضرت مولانا صاحب کا تھا ان کو ملا اور ان کے طفیل سے ہم مساکین رنگون کو شرکت نصیب ہوئی'' (۲۹)

Marfat.com

(۲)جامعہ احمدیہ سنیہ، (چاٹگام) کی تاسیس:

اقامت دین اور اشاعت اسلام کے لئے چاٹگام میں جامعہ احمدیہ سنیہ کے نام سے ایک سہ منزلہ دارالعلوم کی بنیاد رکھی جس کو آج بھی آپ کے مریدین حسن وخوبی سے چلا رہے ہیں اور اطراف واکناف میں علم دین کی روشنی پھیل رہی ہے، ہزاروں تشنگان علم مستفیض ہو چکے اور برابر ہو رہے ہیں۔

(۳)مجموعہ صلوٰۃ الرسول ﷺ کی طباعت و اشاعت:

حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ جب ۱۹۲۰ء میں رنگون تشریف لے گئے تو کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ عبدالرحمٰن نے بذریعہ مکتوب گرامی اپنے تالیف لطیف مجموعہ صلوۃ الرسول کا انکشاف فرمایا۔ خود حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے اس کا اس طرح ذکر فرمایا ہے۔

حضور پرنور مرشد برحق، نور مطلق، خواجہ خواجگان جناب حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب چھوروی قدس اللہ سرہ العزیز نے جب کتاب محیرعقول الفحول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمی بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کہ بارہ برس آٹھ مہینہ بیس دن میں تصنیف کر کے مکمل فرمایا تو سوائے چند خاص متعلقین ومخلصین کے اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ آپ نے اس قسم کی کتاب تصنیف فرمائی ہے، چند برس تک اس طرح یہ کتاب پردۂ خفا میں رہی کہ آپ نے اس کے چھپوانے کا کبھی نام تک نہ لیا، جب ایام وصال قریب پہنچے تو آپ نے بذریعہ خط کے مجھے حکم فرمایا کہ:

''میں نے ایک کتاب تالیف کی ہے، میری تمنا ہے کہ یہ کتاب

Marfat.com

لاکھوں تشنگان راہ کو ہدایت فرمائی۔

رنگون میں قیام کے دوران حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے بہت سے کام کئے مگر چار کارنامے نہایت ممتاز ہیں۔

(۱)دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ (چھورشریف) کی تعمیر نو

یہ دارالعلوم ۱۹۰۲ء میں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ نے قائم فرمایا حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے مریدین رنگون و بنگال کی اعانت سے دارالعلوم کی کچی عمارات کو دو منزلہ پختہ عظیم الشان عمارت میں تبدیل کیا ---- اساتذہ کے لئے مکانات اور طلباء کے لئے دارالاقامہ تعمیر کرائے، مدرسین اور دوسرے ملازمین کے لئے ماہ بماہ رنگون سے تنخواہ بھیجنے کا انتظام فرمایا----

چنانچہ حضرت حافظ صاحب کے مرید جناب تفضّل حق صاحب اس سعادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حضرت محمد عبدالرحمٰن صاحب مرحوم بانی مدرسہ اپنے زمانے کے غوث تھے، اور جن کے دست کرم سے مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ (ہری پور) کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور مجموعہ صلوٰۃ الرسول ایک عظیم الشان کتاب آپ نے تصنیف فرمائی۔ ان کے ہزاروں حلقہ بگوش و مجاز تھے مگر یہ نعمت کسی کو نصیب نہ ہوئی یہ حصہ ہمارے مرشد حضرت مولانا صاحب کا تھا ان کو ملا اور ان کے طفیل سے ہم مساکین رنگون کو شرکت نصیب ہوئی'' (۲۹)

Marfat.com

لاکھوں انسانوں کو راہ ہدایت دکھائی ---- ابتداء میں آپ کو اجازت و خلافت حاصل نہ تھی لیکن کچھ عرصہ بعد اس سعادت سے بھی نوازے گئے۔

رنگون کے ایک فرزند طریقت جناب تفضّل حق صاحب تحریر کرتے ہیں:

''آپ جب ۱۹۲۰ء میں رنگون ملک برہما تشریف لائے تو اوّل اوّل آپ نے ایک عرصہ تک اپنے مرشد غوث الزماں حضرت محمد عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے فضائل و کمالات سے لوگوں کو آگاہ کرنا شروع کیا اور توحید ربّانی کے جذبات سے چوں کہ آپ منور ہو چکے تھے اور اس میدان بے انتہا کی سیر کر رہے تھے اور مرشد برحق زندہ تھے اور ان کے فرمودات بذریعہ نوازش نامہا جاری تھے اور جذبۂ عشق کو بڑھا رہے تھے اور شوق بڑھ رہا تھا کہ یکا یک دریائے رحمت جوش میں آیا اور فیوضات قادریہ نے موج ماری اور تشنگان محبت کو آب زلال سے مالا مال کرنے کا وقت آیا تو جناب غوث الزماں حضرت محمد عبدالرحمٰن صاحب مرحوم نے بذریعہ خط مولانا صاحب کو اجازت بیعت کی فرمائی اور لوگ فیض یاب ہونے شروع ہو گئے''۔ (۲۸)

چوں کہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کا وصال ۱۹۲۴ء میں ہوا اور حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ ۱۹۲۰ء میں رنگون تشریف لے گئے اس لئے آپ کو ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۴ء کے درمیان کسی وقت اجازت و خلافت عطا کی گئی ---- حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ تقریباً ۱۶ سال رنگون میں رہے اور

Marfat.com

طبع کرائی جائے، اگر ہو سکے تو تم رنگون کے مسلمانوں سے چندہ کرکے اس کتاب کو چھاپ دو'' (۳۰)

احباب رنگون سے مشورہ کیا، پبلشر سے خرچ کی تفصیلات معلوم کیں جس کا تخمینہ اس سستے زمانے میں چار ہزار روپے لگایا گیا، ۱۰؍ذی الحجہ ۱۳۲۳ء کو رنگون کے ایک مخیر عقیدت مند سیٹھ احمد اللہ کباہو سے ملاقات کی، طباعت کے سارے اخراجات کا انہوں نے ذمہ لیا چنانچہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی نگرانی میں مجموعہ صلوٰۃ الرسول کا پہلا اڈیشن منظر عام پر آیا اور مفت تقسیم کیا گیا ---- حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کے برادر طریقت مولوی عظمت اللہ سریکوٹی علیہ الرحمہ نے طباعت اشاعت کی اس سعادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''فیا فرحا! کہ اس مبارک کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمی بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کی تحریک طباعت ونشر کا شرف اخی المکرم جناب مولوی حافظ سید احمد کو میسر ہوا اور مصارف طباعت کا فخر باقیات الصالحات کی توفیق جناب سیٹھ احمد اللہ صاحب کباؤ بالقابہ ودیگر اخوان رنگون کو حاصل ہوا۔

شکر اللہ سبحانہ سعیھم فی الدنیا والآخرہ''

حاشا ان یحرم الراجی مکارمہ
او یرجع الجار منہ غیر محترم (۳۱)

پہلی اشاعت کے بعد حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی مساعی اور

Marfat.com

حضرت علامہ محترم امیر شاہ صاحب گیلانی دامت برکاتہم العالیہ کی نگرانی میں ۱۹۵۳ء میں حضرت ممدوح مدظلہ العالی کی نگرانی میں تیسری اشاعت منظر عام آئی پھر دوسرے اڈیشن آئے ----

حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے مجموعہ صلوٰۃ الرسول کی طباعت و اشاعت میں جس کمال ایثار قربانی کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے، محبت ہو تو ایسی ہو، عقیدت ہو تو ایسی ہو، ایثار ہو تو ایسا ہو ----!

اپنی حیات مبارک میں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ نے ہدایت فرمائی کہ جب تک مجموعہ صلوٰۃ الرسول کی اشاعت اور دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کے لئے مناسب بندوبست نہ ہو جائے وطن عزیز واپس نہ آنا ---- چنانچہ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے اس ہدایت پر اس شان سے عمل کیا کہ لخت جگر بھی خدا کو پیارے ہو گئے مگر آپ رنگون چھوڑ کر وطن عزیز تشریف نہ لے گئے۔

۱۹۶۵ء میں صاجزادہ مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ کی سخت علالت کا تار آیا ----خود تحریر فرماتے ہیں:

"برخوردار محمد صالح کی سخت بیماری کا تار آیا ہے، مجھے طلب کیا گیا ہے مگر درود شریف اور مدرسہ اسلامیہ کی خدمت کے باعث نہیں جا سکتا ہوں ---- وافوض امری الی اللّٰہ ان اللّٰہ بصیر ، بالعباد ----" (۲۳)

پھر ۱۹۲۸ء میں صاحب زادہ موصوف کے سانحۂ رحلت کا تار پہنچا ---- قلب وجگر کا کیا عالم ہوگا مگر نہیں اس پیکر صبر و استقامت نے تحریر فرمایا:

Marfat.com

''لخت جگرم، پارۂ دلم، راحت روح و جانم، سرو چمن مادر، وگلدستہ امید پدر، فرزند ارجمند من مولوی محمد صالح قدس اللہ سرہ العزیز ۳ رشعبان المعظم بروز چہار شنبہ بوقت ظہر بعارضۂ نمونیہ اس دار فانی سے بجانب دار بقا رونق افروز ہوئے فالحمد للہ علی فراقہ وحز نہ وبثہ'' (۳۳)

ایک اور مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''اگر چلا جاتا تو درود شریف، مدرسہ کی خدمت میں سخت نقصان کا اندیشہ تھا، نیز مرشد برحق نے حین حیات میں ایک خط سے ذریعہ منع فرمایا تھا کہ کام چھوڑ کر وطن ہرگز نہ آنا، میں نے عہد یا تھا کہ نہ جاؤں گا، اگر چہ باجی صاحب (خواجہ عبدالرحمن) گزر جائیں، یا والد صاحب گزر جائیں، میری اولاد ہی کیوں نہ مر جائے، ہرگز نہ جاؤں گا'' (۳۴)

حادثات، ولایت کی کسوٹی ہیں، اندرونی ترقیوں کا حال یہ ہی حادثات وواقعات سے ہوتا ہے---- جو شخص حزن وملال، رنج ومصیبت، خوف ووحشت میں طمانیت وسکون کے ساتھ گزر گیا وہی کامیاب وکامران ہوا۔

آلام روزگار کو آساں بنا دیا
جو غم ملا اسے غم جاناں بنا دیا

Marfat.com

حضرت حافظ علیہ الرحمہ اپنے مشن کی تکمیل کے بعد ۱۹۳۵ء میں وطن عزیز واپس لوٹے ---- روانگی کے وقت مریدین رنگون و بنگال نے خراج عقیدت پیش کیا، الوداعی اجتماع میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے جناب تفضل حق صاحب نے یوں اظہار خیال کیا:

''ہماری مربی، آقا و مرشد حضرت مولانا مولوی حافظ سید احمد صاحب سریکوٹی خلیفہ شیخ کامل، ولی اکمل، غوث الزماں حضرت محمد عبدالرحمن صاحب مغفور اپنے وطن مالوف کو ۱۶ سال کے چلے کے بعد تشریف لے جا رہے ہیں اور اس عرصہ میں ان صاحب موصوف نے ہزاروں گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم دکھلایا اور اپنے فیوضات روحانی سے اس برہما جیسے دار کفر میں ہزاروں کو منور باسلام کیا اور اس عرصہ میں خدمت اسلامی میں مستغرق رہے۔ مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ (ہری پوری) جو ایک گمنامی کی حالت میں پڑا ہوا تھا اس کا چرچا ملک برہما سے تمام صوبہ سرحد میں کیا ---- آج ہم نہایت درد کے ساتھ اپنے کلیجوں کو تھام کر اپنے مربی کو وطن کی طرف رخصت کر رہے ہیں ----
بسلامت روی و باز آئی (۳۵)''

رنگون سے روانگی سے قبل حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے برادر طریقت جناب محمد عبدالعزیز جان (بنوں) کو اپنی آمد کی اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرمایا:

Marfat.com

''میں ۱۶؍فروری ۱۹۳۵ء ۲۱؍ذیقعدہ کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲ دن کلکتہ قیام کروں گا، بعد ازاں وطن روانہ ہو کر عین عرس شریف کے موقع پر دربار شریف حاضر ہوں گا، ان شاء اللہ''

چنانچہ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ ۱۶ سال کی طویل جدوجہد کے بعد وطن عزیز واپس آئے اور آنے کے بعد تقریباً ۲۶ سال تک مخلوق الٰہی کو فیض یاب کرتے رہے، آپ کی ذات گرامی سے بے شمار طالبوں نے فیض پایا اور بہت سے مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کی زندہ کرامت تھے۔ آپ نے ۱۱؍ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۷؍اپریل ۱۹۶۱ء کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک سری کوٹ (ہری پور، ہزارہ) میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ العالی آپ کے جانشین ہیں، مولیٰ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات کو جاری و ساری رکھے۔ آمین۔

حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی تصانیف راقم کے علم میں نہیں البتہ آپ کے مکتوبات شریف کا مطالعہ کیا ہے جو اسرار و معارف کا خزینہ ہیں، چند مکتوبات گرامی سے اقتباسات پیش کیئے جاتے ہیں جن سے آپ کے عجز و انکساری، رشد و ہدایت اور طریقت و شریعت کا حال معلوم ہوتا ہے:

(۱) میں صدق دل سے عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس بات کا شوق نہیں کہ آپ حضرات مجھے حضور کا خلیفہ تصور کر کے میری باتوں کو خواہ مخواہ تسلیم فرماویں، اگر آپ لوگ مجھے اپنا خادم یا اپنے کمترین بھائی تصور

Marfat.com

فرمائیں گے تو ممنون و مشکور رہوں گا۔(۳۸)

(۲) اپنے گھر میں پیار و محبت اور درگزر کی عادت ڈالیں، سنت رسول اور سنت مرشد یہی ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں **خیر کم خیر کم لاھلہ** تم میں اچھا وہ ہے جو اہل و عیال کے ساتھ اچھا ہو۔(۳۹)

(۳) آپ کو حدیث خیر کم خیر کم لاھلہ بطور خیر خواہی سنادی تو آپ خفا کیوں ہوئے؟! اچھی بات پر خفا ہونا تو درکنار اگر کوئی گالی دیدے جب بھی آپ کی ناراضگی اہل طریقت کے شایان شان نہیں آپ خاطر جمع رکھیں میرے دل میں کسی قسم کی کدورت نہیں۔(۳۹)

سبحان اللہ!

''شدہ است سینہ ظہوری پر از محبت یار
برائے کینہ اغیار دردلم جانیست

کیا خوب سبق دیا---کوئی گالی بھی دے تو کہہ بھلا بھائی بھلا ہوگا۔!
اور طریقت کا کیسا اچھا گر سکھا دیا جس سے دین بھی بن جائے اور دنیا بھی سنور جائے----

(۴) سالک جب تک مقام نفس سے مقام قلب اور مقام قلب سے متقلب قلب یعنی ذات و صفات مرشد کامل میں اپنی ہستی اور اپنے اوہام و خیالات باطلہ کو ہلاک نہیں کر دیتا، اس کے مکاشفات و مکالمات بعض اوقات سچے اور کبھی جھوٹے ہوتے ہیں، فنائے اتم کے بعد مراتب عالیہ الموسومہ بہ حق الیقین جلوہ گر ہوتے ہیں، اس مقام پر

Marfat.com

تجربہ کار سالک کشف کاذب سے محفوظ ہوجاتا ہے ورنہ صبح کاذب کو صبح صادق جان کر باطل پرست ہوجاتا ہے، بسا اوقات اہل کشف پر عالم مثال میں ایسے حالات منکشف ہوتے ہیں جن کا ظہور خلاف میں ہوتا ہے، حقائق اشیاء کا انکشاف بذریعہ کشف خیلے دشوار امر ہے۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے قصے پر غور کریں باوجود الوالعزم نبی ہونے کے ادراک حقائق نفس الامری سے محجوب ہے۔ مگر حضور اقدس، والا مقام، حضرت خضر علیہ السلام انہی حقائق محجوبہ موسویہ کو بالتفصیل جانتے ہیں، اگر سالک نے آپ کو کہدیا کہ ''یہ کام ایسا ہوگا'' ---- ویسا ہوگا ---- مثلاً زیور کا فرمایا کہ ''آپ کی اہلیہ کو عطا ہوگا''، پھر یہ پیشین گوئی ظہور پذیر نہ ہو ---- ''فلاں جگہ تمہاری شادی ہوگی'' مگر نہ ہوئی۔ ''فلاں نوکری تم کو ملے گی'' مگر نہ ملی ---- یہ تمام امور فقر سے کچھ تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمام نفس کے توہمات ہیں جو سالک کے سلوک کے لئے از حد مضر ہیں ---- درویشی اور مقام فنافی الشیخ کا عالی مرتبہ ان تمام خس و خاشاک سے بالاتر ہے۔ ان اللہ یحب عالی الھمم، اللہ تعالیٰ عالی ہمتی کو پسند فرماتا ہے رزقنا اللہ سبحانہ وایاکم بحرمۃ مرشدنا و بحرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمۃ شاہ جیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمین ثم آمین!

فنافی الشیخ کا مقام از حد لذیذ ومحبوب ومقصود تر ہے، شیخ کامل کا مقام

Marfat.com

صفات مجردہ و مطلقہ جو ذات احدیت اقدس کے حضرت اعلیٰ میں دائرۂ وجوبیہ اولیہ الموسومہ بمقام جبروت ہے۔ اس مقام پر مرشد کامل، صفات خداوندی کا جبہ پہن کر متمکن ہے، ہاں اس دارۂ وجوبیہ کے مرکز ذات اقدس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں یعنی آپ ذات احدی کے نور اول ہو اقی آپ کے نور شمس کے ذرے ہیں، مولانا فرماتے ہیں:

چوں کہ ذات شیخ را کردی قبول
ہم خدا درذاتش آمد ھم رسول

رزقنا اللہ ایاکم ذلک المقام بحرمۃ مولانا و مرشدنا و ملجانا و ماؤنا، حضور پر نور، نور علی نور، حضرت اقدس خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن قدس اللہ سرہ العزیز'' (۲)

حضرت سید احمد شاہ سریکوٹی علیہ الرحمہ نے ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ/ ۲۵ مئی ۱۹۶۱ء کو ایک سو برس سے زیادہ عمر پا کر وصال فرمایا۔ آپ کے جانشین آپ کے صاحب زادے حضرت سید محمد طیب شاہ علیہ الرحمہ ہوئے۔ آپ مدارس عربیہ اور خانقاہ قادریہ سیدیہ طیبیہ کے قیام کے ساتھ ساتھ ربیع الاول شریف میں جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام فرمایا چنانچہ ۹ ربیع الاول کو ڈھاکہ میں اور ۱۲ ربیع الاول کو چاٹگام (بنگلہ دیش) میں بڑے تزک و احتشام سے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مدارس عربیہ سے علمی مجلے بھی نکالے جاتے ہیں۔ حضرت سید محمد طیب شاہ علیہ الرحمہ کا ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ

Marfat.com

/ ۷ جون ۱۹۹۳ء کو وصال ہوا۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادگان حضرت محمد طاہر شاہ مدظلہ العالی اور سید محمد صابر شاہ دامت برکاتہٗ بالترتیب خلیفہ ہوئے۔ حضرت سید محمد طاہر شاہ صاحب نے بھی بہت سے اہم کام کئے۔ جامعہ طیبہ سریکوٹ کی پانچ منزلہ شاندار عمارت آپ ہی کی سرپرستی میں تعمیر ہو رہی ہے جہاں علوم جدیدہ و قدیمہ کی تعلیم ہوگی۔ اس کے علاوہ ۱۹۹۵ء میں غوثیہ طاہریہ فاؤنڈیشن قائم کی۔ حضرت سید محمد طاہر شاہ صاحب کے تین صاحبزادے محمد قاسم شاہ، محمد حامد شاہ اور محمد احمد شاہ ہیں اور حضرت محمد صابر شاہ صاحب کے دو صاحبزادے سید محمود شاہ اور سید محمد عاقب شاہ اور محمد قاسم شاہ صاحب کے ایک صاحبزادے سید محمد مشہود شاہ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اس خانقاہ کو آباد رکھے اور اس کا علمی و روحانی فیض جاری رہے۔ آمین

ذخیرہ

Marfat.com

دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ

مؤسسہ ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء

تجھ سے ہوا آشکار بندۂ مومن کا راز
اس کے دنوں کے تپش اس کے شبوں کا گداز

اس کا مقام بلند اس کا خیال عظیم
اس کا سرور اس کا شوق اس کا نیاز اس کا ناز

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مؤمن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں کارکشا کار ساز

خاکی ونوری نہاد بندۂ مولیٰ صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز

اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دل فریب اس کی نگہ دل نواز

نرم دم گفتگو ، گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاک باز

نقطۂ پرکار حق مرد خدا کا یقین
اور یہ عالم تمام وھم و طلسم و مجاز

عقل کی منزل ہے وہ عشق کا حاصل ہے وہ
حلقۂ آفاق میں گرمی محفل ہے وہ

اقبالؔ

Marfat.com

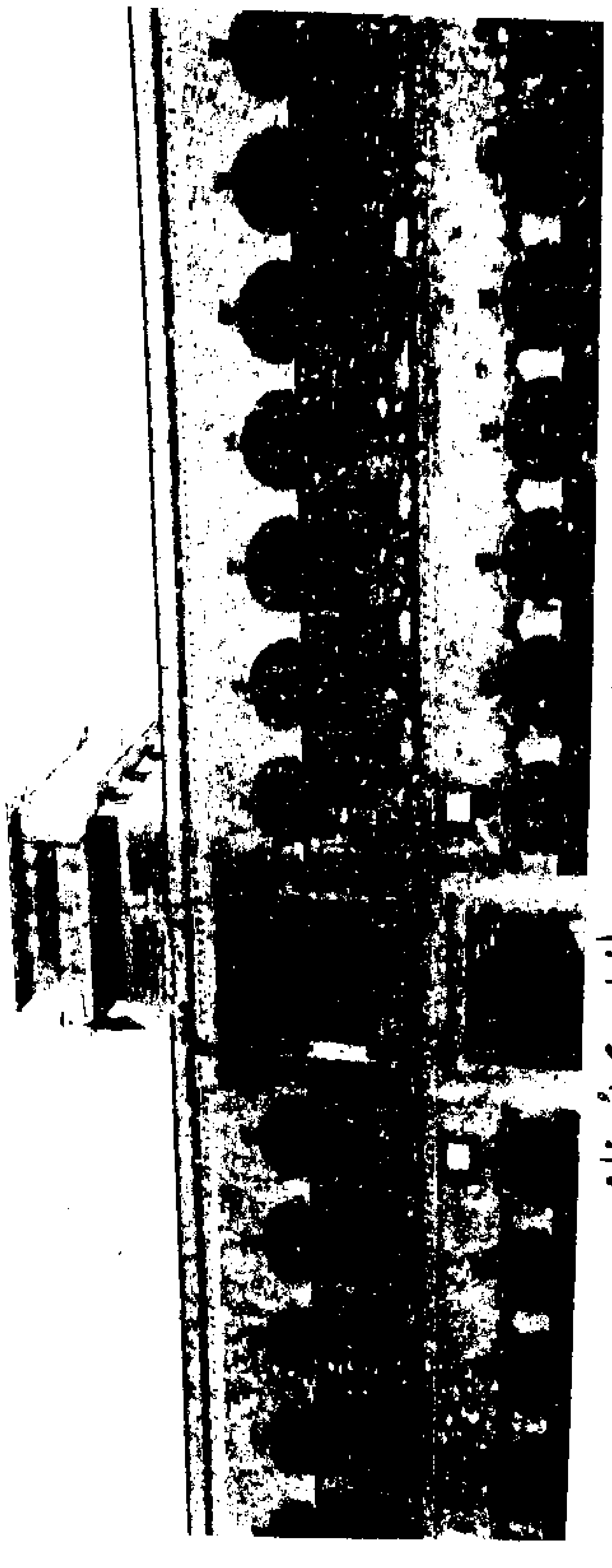

دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ (ہری پور ہزارہ) حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوروی اور آپ کے خلیفہ اعظم حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی قدس سرہما العزیز کے ذوق وشوق اور جذبۂ بلند کا شاہکار ہے---- ابتداء میں اس مدرسہ کا نام مدرسہ اسلامیہ محمدیہ تھا۔ ۱۹۰۲ء میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اپنے دست مبارک سے اس کی بنیاد رکھی، بعد میں ۱۹۲۹ء میں مریدین بنگال ورنگون کے تعاون سے اس کی پہلی منزل پختہ تعمیر کی گئی پھر ۱۹۳۷ء میں دوسری منزل مکمل کی گئی۔

اس دارالعلوم کے آغاز تعمیر کا واقعہ بھی بڑا عرفانی ہے---- سابق ریاست انب (صوبۂ سرحد) کے والی نواب میجر سر خانی زماں خاں صاحب مرحوم نے ۵ کنال کا ایک باغ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں نذر کیا ---- آپ نے قبول فرمایا اور بعد میں پھلدار درختوں کو ایک ایک کر کے کاٹنا شروع کیا، لوگ حیران رہ گئے، کسی نے عرض کیا حضرت یہ آپ کیا کر رہے ہیں، پھلدار درختوں کو کیوں کاٹ رہے ہیں، آپ نے جواباً فرمایا:

''میں ایسا باغ لگانا چاہتا ہوں جس کے پھل لوگ قیامت تک کھائیں''

(بحوالہ مکتوب مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ستمبر ۱۹۷۷ء، پشاور)

چنانچہ اس باغ کی زمین پر آپ نے مدرسہ اسلامیہ محمدیہ (دارالعلوم

Marfat.com

اسلامیہ رحمانیہ) کی بنیاد رکھی ---- دنیا پر جس کی نظر ہوتی ہے وہ ایک ایک چیز کو سنبھال کر رکھتا ہے مگر جس کی نظر مولیٰ پر ہوتی ہے وہ درخت نبات تو کیا درختِ حیات بھی اللہ اور رسول کی راہ میں کٹوا دیتا ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کر
عجب چیز ہے لذت آشنائی

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ ان عشاق کاملین میں تھے جنہوں نے اپنی حیات مبارکہ حق جل مجدہ اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے لئے وقف کردی تھی ---- حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے دارالعلوم کی تعمیر میں خود حصہ لیا، مٹی کی ٹوکریاں خود اٹھائیں اور مسجد نبوی کی تعمیر میں حصہ لینے والے اس رحمت عالم ﷺ کی یاد تازہ کردی ---- سارا سارا دن خود مٹی کی اینٹیں بناتے، دیواریں چنتے، مزدوروں کا کام بھی خود کرتے، نہ کھانے کا ہوش نہ آرام کا، سچی لگن تھی، سچا عشق تھا۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے!

ابتداء میں دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کچی کوٹھڑیوں میں تھا، اساتذہ بھی زیادہ نہ تھے، مگر پودا ایک مرد کامل نے لگایا تھا، پھر درخت کیوں نہ برگ و بار لاتا! ---- مرد کامل کی شان ہی یہ ہے کہ جس کا وہ آغاز کردے وہ نامکمل نہیں

Marfat.com

رہ سکتا، غیب سے اس کی تکمیل کے سامان پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں----

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ رنگون میں قیام پذیر تھے---- ۱۵ر فروری ۱۹۲۵ء کو مریدین کے ایک اجتماع میں آپ نے تقریر فرمائی اور دارالعلوم کے لئے تحریص وترغیب فرمائی، بس پھر کیا تھا ملک برما کے ان دل والوں نے دل کھول کر مدد فرمائی، دارالعلوم کا سارا خرچ برداشت کیا، ان کی توجہ نے اس دارالعلوم کو دورونزدیک شہرت بخشی، چنانچہ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کے ایک مرید جناب تفضّل حق صاحب (رنگون) مریدین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں :

''حضرات ! اس پرآشوب زمانے میں ایک مجاہد ہدفی سبیل اللہ نے ضلع ہزارہ مقام ہری پور میں ایک دینی درسگاہ کی بنیاد ڈالی تھی، چوں کہ یہ کام نیت صادقہ سے اس قطب دوراں نے شروع فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کی تکمیل کے واسطے ایک جری اور ذی ہمت اور موسوی جذبے والا اور عمری عدل والا انسان کو منتخب فرمایا کہ جس کے ہاتھوں یہ کام ظاہر وجود میں آیا۔

حضرات ! ان کا نام گرامی جناب حافظ مولوی سید احمد صاحب سریکوٹی ہے (۴۲) مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ جو کہ ایک گمنامی کی حالت میں پڑا ہوا تھا اس کا چرچا ملک برہما سے تمام صوبہ سرحد میں کیا (۴۳)''

رنگون کے برادران طریقت کی اعانت سے نہ صرف دارالعلوم کی

Marfat.com

عمارت کو پختہ بنایا گیا بلکہ دارالعلوم کی وسعت کے لئے ایک قطعۂ زمین بھی خریدا گیا، بلاشبہ ان کی مخلصانہ مدد نے دارالعلوم کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کردیا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اس تعاون کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

دارالعلوم میں مسلک اہل سنت و جماعت کے مطابق دورۂ حدیث تک علوم معقولہ و منقولہ پڑھائے جاتے ہیں، حفظ قرآن کریم اور قرأت و تجوید کی تعلیم کا بھی انتظام ہے، انگریزی تعلیم کی ابتدائی جماعت کا درس ہوتا ہے ---- دارالافتاء اور دارالکتب بھی ہے ---- مسجد شریف اور طلباء اور اساتذہ کے لئے اقامت گاہیں بھی ہیں ---- کھیل کے میدان بھی ہیں جو بالعموم عربی مدارس میں نہیں ہوتے ----

دارالعلوم میں طلباء کی ساری ضروریات، انتظامیہ برداشت کرتی ہے مزید یہ کہ وظائف بھی دئے جاتے ہیں اس کے علاوہ جو اساتذہ مجرد ہیں ان کے طعام و قیام کا انتظام بھی دارالعلوم کی طرف سے بلا معاوضہ کیا جاتا ہے ---- ہمارے ملک بلکہ بیرون ملک بھی عربی مدارس کی سوا کوئی مدرسہ ایسا نہ ہوگا جہاں تمام طلباء کے طعام و قیام بلکہ اساتذہ کے طعام و قیام کی ذمہ داری انتظامیہ نے لی ہو۔ آفریں ہو اس انتظامیہ کو اور آفریں ہو ایسے طلباء کو جنہوں نے دنیا کی لالچ سے دل کو پاک کرکے اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کردیں ---- یہ بڑی ہمت کی بات ہے، یہ بڑی استقامت کی بات ہے ---

اسلامی نظام زندگی میں علم، علاج، انصاف بہت ہی ارزاں رہا ہے بلکہ مفت، جدید نظام زندگی میں یہ تینوں نہایت گراں ہیں ---- جاہل کے

Marfat.com

لئے علم، بیمار کے لئے علاج، مظلوم کے لئے انصاف بہت ہی قیمتی ہوگیا ہے لیکن یہ ہماری بدبختی اور بدنصیبی ہے کہ ہم اس نظام کی طرف لپکتے ہیں جس نے ہماری کمر توڑ دی اور اس نظام زندگی کی طرف نہیں آتے جس نے ہمارا دل اور کمر دونوں مضبوط کئے اور انسانی ہمدردی و شرافت جس کا طرۂ امتیاز ہے۔ قابل تحسین و آفریں ہیں وہ لوگ جو اس طرف متوجہ ہیں۔

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ میں دور دراز سے طلباء آتے رہے، مثلاً کشمیر، سرحد، پنجاب، سندھ، رنگون، بنگال وغیرہ وغیرہ

علمی سرگرمیوں کے علاوہ دارالعلوم کی طرف سے جلوس وجلسہ عید میلاد النبی ﷺ کا ہر سال اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ نہ صرف طلبہ بلکہ عوام الناس بھی محسن انسانیت حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی یاد سے اپنے سینوں کو آباد رکھیں اور ہر سال نیا جوش ولولہ پیدا کریں ---- اس کے علاوہ دارالعلوم میں دورۂ قرآن کریم وغیرہ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے، فقہی مسائل سے متعلق اشتہارات وغیرہ بھی شائع ہوتے رہتے ہیں لیکن ضرورت اس کی ہے کہ باقاعدہ شعبۂ تصنیف و تالیف قائم کیا جائے، ویسے دارالعلوم کی طرف سے گاہے گاہے رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں مثلاً حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کا رسالہ سوانح سراج الفقہا (مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۲ء) وغیرہ ----

دارالعلوم کے ابتدائی انتظام وانصرام میں ناظم دارالعلوم مولوی کریم عبداللہ صاحب مرحوم (ساکن ملکیا، رنگون) نے اہم کردار ادا کیا جس کا اعتراف کرتے ہوئے جناب تفضّل حق صاحب فرماتے ہیں:

Marfat.com

''اور جناب مرشدنا مولانا (حافظ سید احمد سریکوٹی) اس بے انتظامی سے ہر وقت بے قرار رہا کرتے تھے، چوں کہ آپ کو مدرسہ کے ساتھ شغف تھا اور کوشش میں لگے رہتے تھے کہ کوئی معاون مل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مراد کو ایک ایسے خادم کے ہاتھ سے پورا کیا کہ جس نے انجمن (انجمن شوریٰ رحمانیہ، رنگون) میں مولانا صاحب کے پاس رنگون رہ کر جذبہ انتظام کو سیکھا تھا اور اس نے مدرسہ کے تمام شعبوں کو منظم کر کے انجمن اور مولانا کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا، آج مدرسہ ایک عظیم حیثیت سے باقی مدارس کا ہم پلہ ہے، وہ صاحب موصوف ناظم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ مولوی کریم عبداللہ صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (۴۴)

دارالعلوم میں وقتاً فوقتاً سالانہ اجلاس میں عمائدین حکومت اور علماء آتے رہے اور قیمتی تأثرات سے نوازتے رہے۔ ۱۹۴۸ء میں تحریک پاکستان کے ممتاز رکن اور سابق مرکزی وزیر و گورنر پنجاب جناب سردار عبدالرب نشتر مرحوم تشریف لائے----

۱۹۴۹ء میں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم شہید ملت لیاقت علی خاں مرحوم تشریف لائے ----۱۹۶۰ء میں سفیر پاکستان متعینہ ایران خان عبدالرحمن خاں تشریف لائے ---- ۱۹۶۲ء میں سابق صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں مرحوم اور وزیر فضل القادر چودھری تشریف لائے ----

Marfat.com

ان حضرات نے جن تأثرات کا اظہار کیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دارالعلوم ان کی نظر میں بڑی وقعت رکھتا تھا ---- ان کے تأثرات اس لئے اور بھی وقیع ہیں کہ یہ حضرات بظاہر صحبت علماء سے اور علم دین سے بیگانہ نظر آتے ہیں ----

سردار عبدالرب نشتر (۳۱/دسمبر ۱۹۴۸ء)

''دارالعلوم ایسے مرد کامل نے بنایا ہے جس کی قدم بوسی ہی ذریعہ نجات آخرت ہے۔ اس دارالعلوم نے مشرقی اور مغربی پاکستان کو ایک مضبوط رشتے میں منسلک کردیا ہے جسے کبھی سیاست کے طوفان نہیں توڑ سکتے۔''

شہید ملت لیاقت علی خاں (۲۳/مارچ ۱۹۴۹ء)

''میرے نزدیک قیام پاکستان اصل میں اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ جب حضرت قائداعظم نے پشاور میں ۱۹۴۵ء میں کہا:

''مسلمان ایک خدا، ایک رسول، ایک
قرآن اور ایک مسلم لیگ کے جھنڈے
تلے جمع ہو جائیں''

تو یہ دین محمدی ہی کا صدقہ تھا کہ دو سال بعد پاکستان عالم وجود میں آ گیا۔ میں سمجھتا ہوں اب بھی پاکستان کے تحفظ و بقا کے لئے اسلامی ادارے ہی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ تو حضرت غوث الزماں خواجہ محمد عبدالرحمٰن چھوروی کی یادگار ہے جن کی بدولت ایک ہزار میل دور کے مسلمان بھی مغربی پاکستان کے

Marfat.com

مسلمانوں کے مرید بھائی ہیں۔ یہ ایسا رشتہ ہے جسے بڑی سے بڑی طاقت بھی شکست نہیں دے سکتی۔

خان عبدالرحمن خان (۲۷/مئی ۱۹۶۰ء):

''مجھے یہ سن کر بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، جس کی بنیاد غوث الزماں حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن صاحب چھوروی کے پاک ہاتھوں سے رکھی گئی، کا کام خوش اسلوبی سے سرانجام ہو رہا ہے، مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ غوث پاک کی برکت اور اپنی عنایات سے اس درسگاہ سے بہترین جید عالم و مشائخ پیدا کرے گا، جو دل و دماغ کو اسلامی علم سے از سر نو روشن کریں گے اور جو مسلمانوں کے لئے باعث فخر ثابت ہوں گے۔''

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان (۲۲/فروری ۱۹۶۲ء)

''اگر پاکستان کے عوام اسلام سے منحرف ہوگئے تو یہ ملک بھی ختم ہو جائے گا---- حضرت غوث الزماں خواجہ عبدالرحمن علوی قادری چھوروی نے جس مشن کی بنیاد رکھی تھی وہ اسلام کی سربلندی اور پاکستان کے استحکام اور بقا کے لئے نمایاں کردار انجام دے گا۔

بانی دارالعلوم خواجہ عبدالرحمن چھوروی نے مغربی پاکستان کے دور افتادہ گاؤں میں بیٹھ کر آج سے پچاس برس پہلے مغربی اور مشرقی پاکستان کے مسلمانوں میں اتحاد، بھائی چارہ اور اخوت کا رشتہ قائم کیا۔ اللہ والوں کی نظریں مستقبل پر ہوتی ہیں۔ اس لئے خیبر سے چٹگانگ تک مسلمان ایک لڑی

Marfat.com

میں پرو دیے گئے ہیں''

بلاشبہ روحانی رشتہ اتنا قوی و مستحکم ہوتا ہے کہ اس کے سامنے سب رشتے ہیچ ہیں ---- ارواح کا ملاپ نہ ہو تو قریب رہتے ہوئے انسان سے انسان نہیں ملتا ---- اس کے برعکس ارواح کا ملاپ ہو جائے تو ہزار جغرافیائی قیود کے باوجود بھی انسان مل کر رہتا ہے ---- یہ کرامت ہے روحانیت کی ---- اس کو ماضی میں چشم عالم نے دیکھا اب بھی دیکھ رہی ہے اور قیامت تک دیکھتی رہے گی ---- حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوروی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا:

''قرب جانی را بعد مکانی نیست''

سبحان اللہ سبحان اللہ!

جدا ہیں مجھ سے وہ لیکن نہیں پھر بھی جدا مجھ سے
مرا دل ان میں رہتا ہے وہ میرے دل میں رہتے ہیں

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مجموعۂ صلوٰۃ الرسول ﷺ

مؤلفہ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء

ہے مگر اس نقش میں رنگ ثبات و دوام
جس کو کیا ہو کسی مرد خدا نے تمام
مرد خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصل حیات، موت ہے اس پر حرام
تند و سبک سیر ہے گرچہ زمانے کی رو
عشق خود اک سیل ہے، سیل کو لیتا ہے تھام
عشق کی تقویم میں عصر رواں کے سوا
اور زمانے بھی ہیں جن کا نہیں کوئی نام
عشق دم جبرئیل، عشق دل مصطفےٰ
عشق خدا کا رسولؐ، عشق خدا کا کلام
عشق کی مستی سے ہے پیکر گل تابناک
عشق ہے صہبائے خام، عشق ہے کاس الکرام
عشق فقیہ حرم، عشق امیر جنود
عشق ہے ابن السبیل، اس کے ہزاروں مقام
عشق کی مضراب سے نغمۂ تار حیات
عشق سے نور حیات، عشق سے نار حیات

اقبالؔ

Marfat.com

الجزء السادس والعشر

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمانہ بعالی قدر ان العفضل ...

تحفہ عجائب ہدیہ غرائب الی اللہ مقبولِ بارگاہِ شاہِ کونین حضرت محمد رسول اللہ سے

مجموعہ صلوٰات الرسول

فی صلوٰۃ و سلامہ صلی اللہ علیہ وسلم

باجازت خادم مخلوق الملک السبحان خلیفہ حضرت شاہ جیلان حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ...

بسعی صاحب الصدق والیقین شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب

لاہور بازار کشمیری

در مطبع اسلامیہ سٹیم پریس واقع لاہور منطبع گردید

سرورق مجموعۃ صلوۃ الرسول قدیم ایڈیشن

Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللّٰهم انا نسئلك بعزة بسم الله الرحمٰن الرحيم وبعظمت
بسم الله الرحمٰن الرحيم وبدرقة بسم الله الرحمٰن الرحيم
وبعطية بسم الله الرحمٰن الرحيم الحمد لله رب العٰلمين
الرحمٰن الرحيم مالك يوم الدين اياك نعبد واياك
نستعين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت
عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين اللّٰهم صل على
سيدنا محمد الذي سرى الى مقر الرحمة وحجاب العظمة
والمنادي ينادي هذا الرفيق الامة والشفيع لخلق الله
اللّٰهم صل على سيدنا محمد الذي تقلد مسراه واعلام
عزه ظاهرة وعظمته فاخرة وانوار طلعته السعيدة
باهرة اللّٰهم صل على سيدنا محمد الذي جلا عروس عزه
المبين على معالي قصور اهل عليين اللّٰهم صل على سيدنا
محمد الذي جلا عروس عظمة الله وعزته من مظاهر الانسانية
على غرر آفاق العناية الربانية اللّٰهم صل على سيدنا محمد
الذي ايقظ جبريل من منامه الى محل تعظيمه ومحلل

مجموعۂ صلوۃ الرسول کے قدیم ایڈیشن کا ایک صفحہ

Marfat.com

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم سیالکوٹی المعروف فاضل لاہوری نے اسی لیے فرمایا:

فان ما عرفه علماء الظواهر منها بافكارهم قليل بالنسبة الى ما عرفه الاولياء۔ حاشیہ بیضاوی

ص۱۱ یعنی علمائے ظاہر کے علوم کی علمائے باطن اور ارباب روحانیت کے علوم کے مقابل کوئی حیثیت نہیں بلکہ وہ اقل قلیل ہیں۔

شبہ کا ازالہ

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ رسمی علوم میں کامل دسترس حاصل کیے بغیر ولایت حاصل نہیں ہو سکتی۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا" اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا اور غالباً اسی لیے حضرت سعدیؒ نے فرمایا ہے ؎

پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

یعنی علم کو حاصل کرنے میں اپنے آپ کو شمع کی طرح پگھلانا چاہیئے کیونکہ بے علم شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان نہیں سکتا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محض رسمی علوم پر اللہ تعالیٰ کا عرفان اور ولایت کا حصول موقوف ہے اور اس کے بعد ہی روح کی جلاء اور آئینۂ قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے بلکہ جب عنایت ازلی شامل حال ہوتی ہے۔ اور مبدء فیاض کا بحر جود و کرم جوش پر آتا ہے تو خوش بخت اور سعادتمند بندوں کے دل و دماغ اور قلوب و ارواح انوار الٰہیہ سے منوّر کر دیئے جاتے ہیں اور انہیں خدائی علوم و ادراکات کا مظہر بنا دیا جاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السّلام کو اپنے تصرّف الوہیت سے مجمع العلوم والمعارف بنا کر جنات و ملائکہ پر علم میں فائق بنا دیا اور امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمّی ہونے کے باوجود ولی گر بنایا بلکہ انبیاء و رسل کا استاد اور مربی اور مرشد و رہبر بنایا اور ان کی شریعتوں پر خطِ نسخ کھینچنے والا اور ان کی کتابوں کو منسوخ فرمانے والا ؎

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانۂ چند ملت بشست

آپ صرف اپنی اُمّت کے لیے کتاب و حکمت کے معلّم نہ بنے بلکہ تمام انبیاء و رسل کے لیے بھی معلم حقائق و معارف بنے اور استاذ الاساتذہ اور استاذ الکل قرار پائے ؎

نگارِ من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت
بغمزہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد

لہٰذا اس میں تعجّب اور اچنبھے کی کیا بات ہو سکتی ہے کہ عالم اسباب اور معمول و عادتِ جاریہ سے ہٹ کر کرشمۂ قدرت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ رب العزت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل رسمی علوم کی تحصیل کے بغیر ہی بعض ازلی سعادتمندوں اور جواں بختوں کو علم و حکمت اور عرفان کے خزائن عطا فرما دے اور انہیں حقائق آگاہ اور معارف پناہ اولیاء بنا دے۔ یعنی ولایت کا حصول ان علوم رسمیہ کے حصول کے بعد ہو لیکن طریقۂ حصول رسمی نہ ہو۔

خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی علیہ الرحمہ کے علم لدنی کی وضاحت از قلم علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

کہ در زبان نعت اقران افضل

ارزومندان تحفہ بجناب وحید غوث اولیاء اللہ

مقبول بارگاہ شاہ کونین حضرت محمد رسول اللہ

مسمّٰی بہ

مجموعہ صلوات الرسول

مقدمہ

از تصنیف خادم محمد مختار السلطان سبحانی خلیفہ حضرت صاحب جیلانی

حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ عبدالرحمن صاحبؒ

ساکن چھوہر شریف ضلع ہری پور
صوبہ سرحد پاکستان

سرورق مجموعۃ صلوٰۃ الرسول جدید ایڈیشن

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جیسا کہ عرض کیا گیا حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوروی علیہ الرحمہ نے قرآن کریم کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا حتیٰ کہ کسی سے لکھنا بھی نہ سیکھا، سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور جب فیضان الٰہی نے جوش مارا تو سینہ مبارک سرچشمۂ علم و حکمت بن گیا ---- ایک اُمّی محض انکشاف کرتا ہے کہ اس نے ایک کتاب لکھی ہے ---- اور کتاب بھی معمولی نہیں ---- علم و عرفان کا خزینہ ---- اس کتاب کی تدوین میں بارہ سال آٹھ مہینے صرف ہوئے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی کہ درون خانہ ہنگامے ہیں کیا کیا ---- یہ ہے اخفا، یہ ہے تقویٰ ---- وصال سے کچھ عرصہ قبل اپنے خلیفۂ اعظم حضرت مولانا حافظ سید احمد صاحب سریکوٹی علیہ الرحمہ کو رنگون تحریر فرمایا:

''میں نے ایک کتاب مجموعہ صلوٰۃ الرسول تالیف کی ہے جو بخاری کے طرز پر تیس پاروں پر مشتمل ہے، ہر پارہ قرآن شریف کے پاروں سے کچھ بڑا ہے، اگر ممکن ہو تو وہاں کے لوگوں سے چندہ کر کے اس کتاب کو چھاپ دو تاکہ خلق اللہ کو اس سے فائدہ ہو۔ (۴۵)

چناں چہ حافظ سید احمد صاحب سریکوٹی علیہ الرحمہ نے رنگون کے ایک

Marfat.com

عقیدت مند جناب سیٹھ احمد اللہ صاحب کبا ہو سے اس کا ذکر کیا، موصوف نے، او ررنگون کے دوسرے عقیدتمندوں نے کمر ہمت باندھی اور حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی نگرانی میں ۱۹۳۳ء میں پہلی بار مجموعہ صلوٰۃ الرسول رنگون سے دو جلدوں میں شائع ہوا (۴۶)۔ ۱۹۵۳ء میں حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ ہی کی نگرانی میں تین جلدوں میں اس کا دوسرا اڈیشن شائع ہوا---

جیسا کہ پارۂ اول کے سرورق سے ظاہر ہے مجموعہ صلوٰۃ الرسول کا پورا نام اس طرح ہے:

"محیر عقول الفحول فی بیان اوصاف عقل العقول

المسمی به مجموعۂ صلوٰۃ الرسول"

اس کے بعد ۲۹ پاروں کے سرورق پر یہ عنوان ملتا ہے:

"مجموعۂ صلوٰۃ الرسول فی صلوته وسلامه صلی الله علیه وسلم"

اس کے تیس (۳۰) پارے ہیں اور ہر پارے میں حضور اکرم ﷺ کی کسی نہ کسی خوبی کا بیان ہے گویا کتاب کیا ہے سراپائے نبی کریم ﷺ ہے--- دیدنی اور شنیدنی ---- حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

''یہ کتاب آپ کے علوم و معارف کے دریا کا ایک قطرہ ہے جو اہل دنیا پر بعد از انتقال پر ملال آپ نے بطور تحدیث نعمت منعم جل وعلا ظاہر فرمایا۔'' (۴۷)

مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے تیس پاروں کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

Marfat.com

فہرس

(مجموعۂ صلوۃ الرسول)

الجزء الاول ---:--- فی نورہ وظہورہ

الجزء الثانی ---:--- فی صلوتہ وسلامہ

الجزء الثالث ---:--- فی بدنہ واعضائہ

الجزء الرابع ---:--- فی لباسہ و ملبسہ

الجزء الخامس ---:--- فی نسبہ و حسبہ

الجزء السادس ---:--- فی شرفہ و شرافتہ

الجزء السابع ---:--- فی اسمائہ وصفاتہ

الجزء الثامن ---:--- فی سیادتہ و سیدہ

الجزء العاشر ---:--- فی اسرائہ و معراجہ

الجزء الحادی والعشر ---:--- فی تہلیلہ و تسبیحہ

الجزء الثانی و العشر ---:--- فی حِلمہ و حُلمہ

الجزء الثالث و العشر ---:--- فی دعآئہ و التجائہ

الجزء الرابع و العشر ---:--- فی قالہ و مقالہ

Marfat.com

الجزء و الخامس والعشر --:-- فی نبوته ورسالته

الجزء السادس و العشر --:-- فی عظمته و عزته

الجزء السابع و العشر --:-- فی شفاعته ووسیلته

الجزء الثامن و العشر --:-- فی قدره واقتداره

الجزء التاسع و العشر --:-- فی اٰیاته و بشاراته

الجزء العشرون --:-- فی حبه و محبوبیته

الجزء الاحدی و العشرن --:-- فی علمه وعلم غیبه

الجزء الثانی و العشرون --:-- معجزاته و خوار قاته

الجزء الثالث والعشرون --:-- فی دعواته بتوسل صلٰوته

الجزء الرابع و العشرون --:-- فی اوامراه ونواهیه

الجزء الخامس والعشرون --:-- فی شهوده ومشهوده

الجزء السادس والعشرون --:-- فی خلقه واخلاقه

الجزء السابع و العشرون --:-- فی قربه و قرابته

الجزء الثامن والعشرون --:-- فی وصله ومعیته

الجزء التاسع و العشرون --:-- فی لواء حمده و مقام محموده

الجزء الثلاثون --:-- فی خیرخلقه و خیرامته

Marfat.com

مجموعہ صلوٰۃ الرسول (طبع اول) کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کے ایماء پر مولانا عصمت اللہ سریکوٹی نے اس پر مقدمہ تحریر فرمایا جس میں درود شریف کے فضائل اور تلاوت قرآن کے آداب وغیرہ کا بیان ہے، اس مقدمے کے ساتھ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے سوانح مبارک کا اضافہ کر کے زیادہ مفید بنا دیا ہے۔ مقدمے کے مطالعے سے مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے بارے میں مندرجہ ذیل حقائق معلوم ہوتے ہیں:

(۱) اس کا مأخذ و مرجع قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ ہیں۔

(۲) اس کے اوراد و وظائف سو (۱۰۰) سے زیادہ کتب معتبرہ سے نقل کیے گئے ہیں۔

(۳) یہ طرز و طریقہ جو خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ نے اپنایا ہے متقدمین و متاخرین میں اپنی مثال آپ ہے۔

(۴) اس کے مطالعہ سے تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ، منطق و فلسفہ وغیرہ علوم و فنون میں قوت مطالعہ پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) اس میں ایسے مضامین بھی ہیں جو صرف حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے اسرار و معارف کو کما حقہ

Marfat.com

سمجھنے کے لئے کسی عارف ہی کی ضرورت ہے۔ عارف کی بات عارف ہی سمجھ سکتا ہے----فکر وفہم کی مختلف منزلیں ہیں---- یہاں علم وفضل ہی کی نہیں عرفان قلب ونظر کی بھی ضرورت ہے----مقدمے میں حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے تاثرات بیان کئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول ایک عارف و عالم کی نظر میں کیا مقام رکھتا ہے، یہاں مقدمے سے بعض اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:

''آپ نے اپنے علوم و معارف، اپنے جذبات عشقیہ اور تصرفات عالم ملکوت وناسوت اور علوم حقائق وجوبیہ قدمیہ ازلیہ اجمالیہ اور علوم مراتب صفاتیہ امکانیہ تفصیلیہ واقسام مراتب توحیدیہ وجودیہ اور شہودیہ وغیرہ کمالات کو اپنی کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول میں اجمالاً وتفصیلاً، اشارۃً و کنایۃً بیان فرمایا ہے۔

یہ کتاب آپ کے کمالات پر شاہد عادل ہے، یہ کتاب آپ کے حسن و جمال کا مظہر اتم ہے، اس کتاب کے علوم کا ماٰخذ ومنبع قرآن حکیم واحادیث رسول کریم ﷺ ہے، اس کے اوراد وظائف سو سے زائد کتب معتبرہ سے نقل کئے گئے ہیں، اس کتاب میں ایسے مضامین بھی ہیں جو عقلاء وعرفاء کو حیرت میں ڈالتے ہیں، اس کتاب کی ترتیب ونقوش والفاظ میں کچھ اس قسم کی تاثیر ہے کہ اس کی تلاوت سے تعلق رکھتی ہے، اس کتاب کی تلاوت سے کتب منطق، فلسفہ، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، حدیث وغیرہ ادق علوم میں قوت مطالعہ پیدا ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

یہ کتاب برزخ وجوب وامکان کی معیّت میں پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔ دائرہ اولیہ امکانیہ کے مرکز اعلیٰ سے اس کتاب کے علوم لئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ایسے مضامین بھی ہیں جو مخصوص ہیں آپ کے ساتھ، یہ طرز طریقہ جو آپ نے اپنی کتاب میں ایجاد فرمایا ہے متقدمین ومتاخرین کی تصانیف میں نہیں پایا جاتا ہے، چوں کہ ذات محمدی ﷺ صفت علمیہ واجب الوجود ہے اس واسطے قرآن حکیم نے حضور پر نور ﷺ کے کمالات ذاتیہ اجمالیہ کا اظہار فرمایا اور کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف الرسول حضور پر نور ﷺ کے کمالات صفاتیہ تفصیلیہ کو طرق متعددہ کے ساتھ بیان کرتی ہے۔ چوں کہ ذات محمدی، ذات واجب الوجود کے لئے صفت اولیٰ اور ممکنات کے ہیولیٰ ہے اجمالاً اور صفات و کمالات محمدی واجب الوجود کی صفت ظاہر کے لئے مظہر اتم ہیں تفصیلاً تو شاہنشاہ زماں، خواجہ خواجگان حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب لاجواب میں عقل اول یعنی صفت حقیقیہ ذاتیہ اولیہ محمدیہ ﷺ کے حسن ذاتی وکمالات صفاتی کو اجمالاً وتفصیلاً بطرز عجیب وترتیب غریب اس طور پر بیان فرمایا ہے کہ بڑے بڑے علمائے کاملین وعرفائے راسخین حیرت در حیرت ہیں۔

علاوہ بریں حضور پر نور قدس اللہ سرہ العزیز امی تھے، علوم مروجہ سے آپ نابلد تھے، یعنی آپ نے کسی استاد سے علم ظاہری نہیں سیکھا تھا، جو شخص آپ کے کمالات کا طالب ہو اس کو چاہئیے کہ آپ کی کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمیٰ بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کو غور سے مطالعہ کرے۔ (۲۹)

Marfat.com

راقم نے جستہ جستہ مجموعۂ صلوٰۃ الرسول کا مطالعہ کیا، اپنی کم علمی اور تنگ دامانی کے باوجود جو کچھ حاصل کر سکا پیش کیا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حق جل مجدہ کی حمد و ثناء کا حق ادا نہیں ہو سکتا اسی طرح حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کا حق بھی ادا نہیں ہو سکتا:

لو کانت الافلاک اوراقاً و الاشجار اقلاماً و البحار مد اداً لما وسعت حصر مناقبہ وعدد کمالاتہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (۴۹)

لیکن اہل ہمت نے اپنی طاقت و ہمت کے مطابق تعریف و توصیف کی ہے، حضرت خواجہ عبدالرحمٰن نے نعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو چمن کھلایا، دیکھنے دکھانے کے قابل ہے۔

حکم الٰہی ہے "صلوا علیہ وسلموا تسلیما" (۵۰)

بعض حضرات نے "صلوٰۃ" کے معنی "دعا" کے لئے ہیں، بعض نے "رحمت" کے اور بعض نے "تعریف و توصیف" کے ---- مجموعہ صلوٰۃ الرسول کی **پہلی خصوصیت** یہ ہے کہ یہ "صلوٰۃ" کے تینوں مرادات و معانی پر محیط ہے ---- اس میں دعاء والتجا بھی ہے، اس میں رحمت و برکت بھی ہے، اس میں تعریف توصیف بھی ہیں۔

دوسری خوبی یہ ہے کہ آیات قرآنیہ کی چمک، احادیث نبویہ کی دمک، اور کیفیات قلبیہ کی جھلک سب کچھ اس میں موجود ہے ---- آیات و

Marfat.com

احادیث کو اس خوبی سے کھپایا ہے جیسے انگوٹھی میں نگینہ ---- بیشمار مثالیں ہیں، چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

(۱) اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمدمن ربه اغنی و اقنی وربه اضحک وابکی (۵۱)

(۲) اللھم صل وسلم علی سیدنا وعلیٰ اٰل سیدنا محمد ن الذی قال الله تعالیٰ فی حقه مازاغ البصر وماطغی (۵۲)

(۳) اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد ن الذی قال الله فی حقه لقد رایٰ من اٰیٰت ربه الکبری۔ (۵۳)

تیسری خوبی یہ ہے کہ ہر درود وسلام میں حضور اکرم ﷺ کی کسی نہ کسی صفت کا ذکر ملتا ہے۔ جن جن صفات حسنہ کا ذکر کیا گیا ہے اگر ان کو یک جا کیا جائے تو صفات نبویہ ﷺ پر ایک مبسوط کتاب مدوّن کی جا سکتی ہے۔

چوتھی خوبی یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام کے ساتھ ساتھ یہاں محافل میلاد النبی ﷺ اور مجالس سیرت النبی ﷺ وسلم بھی ہوئی ہیں ---- دونوں کا لطف یک جا کر دیا ہے ---- جو صلوٰۃ وسلام ہے، وہی محفل میلاد النبی ہے (ﷺ) ---- صلوٰۃ و وسلام سے مقصود در اصل ذکر حبیب ہی ہے اس لئے ذکر حبیب ﷺ کا نورانی سایہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول پر چھایا ہوا ہے اور ایک عجیب بہار دے

Marfat.com

رہا ہے !

پانچویں خوبی یہ ہے کہ یہاں الفاظ کا دریا جوش مار رہا ہے اور معانی کا سمندر متلاطم ہے ---- عبارت کہیں سادہ و دل آویز، کہیں مقفیٰ و مسجع ---- قدم قدم پر صنائع و بدائع کا ظہور ---- کہیں الوہیت کا جلال ہے تو کہیں رسالت کا جمال ---- کہیں حمد ہے تو کہیں نعت ---- تاریخ و سیرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو سمیٹ کر رکھ دیا ---- یہی نہیں بلکہ دنیا و آخرت کے تمام شعبوں پر محتوی اور سینکڑوں علوم و فنون پر محیط ----

چھٹی خوبی یہ ہے کہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول ۱۰۰ سے زیادہ کتابوں کا ''عطر مجموعہ'' ہے جس کو خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کی روحانیت و فیضان الٰہی نے اور معطر معنبر بنا دیا ہے ---- اس کتاب میں آیات الٰھیہ اور احادیث نبویہ ﷺ کے علاوہ سینکڑوں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین و محدثین، مجتہدین اور علماء و صلحاء امت کی روحانیت بیک وقت جلوہ فگن ہے ---- اللہ اکبر! کتنے بہت سے دلوں کی یہ آواز ہے! ---- کتنے بہت سے پھولوں کا یہ عطر ہے! ---- کتنے بہت سے ستاروں کی یہ چمک ہے! ---- کتنے بہت سے چشموں کا یہ آب زلال ہے! ---- اس کی بلندیوں تک پہنچنا بہت مشکل ہے ---- اس کی رفعتوں تک رسائی ناممکن ہے ---- جب تک مصنف کی فکری و روحانی بلندی تک رسائی حاصل نہ ہو، اس کی تصنیف و تخلیق کو کما حقہ سمجھنا مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے ----

Marfat.com

بے شک مجموعہ صلوٰۃ الرسول اسرار و معارف کا خزینہ ہے----ایک ایک صفحے کے شرح کے لئے مجلدات درکار ہیں----لیکن یہ ہمت کوئی عارف و عالم کر سکتا ہے----آیئے اس بحر ناپیدا کنار کی ذرا ایک چمک تو دیکھیں۔

وہ آنے والا آیا اور کائنات کا ذرہ ذرہ پکار اٹھا:

اھلا بالحبیب و سھلاً (۵۴)

اس کی سیادت و شرافت کا کیا بیان کیا جائے!

رفع علی رأسہ تاج المحاسن (۵۵)

اور اس کی عظمت و شوکت اور رفعت و منزلت کا کیا ذکر کیا جائے!

الذی انتصب علی العرش لوآہ (۵۶)

اس کے سراپا کا کیا ذکر کیا جائے----ایک ایک ادا دل و جان کو کھینچ لیتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ رب کریم کے حضور ایک ایک ادا کو شفیع بنایا جائے---- ہاں اس کے فرق اقدس کا واسطہ، اس کے چہرہ انور کا واسطہ، اس کے چشم مبارک کا واسطہ، اس کے گوش مبارک کا واسطہ، اس کے لب مبارک کا واسطہ، اس کی زبان کا واسطہ، اس کے دندان مبارک کا واسطہ، اس کی ذقن مبارک کا واسطہ، اس کے سینۂ مبارک کا واسطہ، اس کے شکم مبارک کا واسطہ، اس کے پشت مبارک کا واسطہ، اس کے دست مبارک کا واسطہ، اس کی انگشت مبارک کا واسطہ، اس کے قدم مبارک کا واسطہ، اس کی خاک پائے مبارک کا واسطہ، ہاں اس کے پیکر اقدس کا واسطہ! (۵۷)

یہاں حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کا گوشہ گوشہ عیاں ہے----

Marfat.com

خانگی زندگی، مجلسی زندگی، عسکری زندگی ---- عالم ظاہر میں آنے سے پہلے اور عالم ظاہر میں آنے کے بعد کی زندگی ---- عالم ظاہر سے جانے کے بعد سے قیامت تک کی زندگی ---- اور قیامت سے ابدالاباد تک کی زندگی ---- یہاں زندگی کا بیان ہے ---- حضور ﷺ کی رافت ورقت کا ذکر ہے ---- رحم وکرم کا بیان ہے، عاجزی وانکساری کا ذکر ہے، اخلاق حسنہ کا کوئی گوشہ نہیں جس کو مجموعہ صلوٰۃ الرسول میں بیان نہ کیا گیا ہو۔

معراج میں آپ کے مقام اقربیت کا ذکر اور محبت وعشق کا بیان ہے:

ورایٰ فی الجنة مالا عین رأت ولا اذن

سمعت ولا خطر علی قلب بشر (۵۸)

آپ کے معجزات، قدرت واختیار، علوم ما کان وما یکون اور اخبار غیبیہ کا بیان ہے ---- وہ اخبار غیبیہ جن کو دنیا دیکھ چکی، دیکھ رہی ہے اور دیکھتی رہے گی ----

"شرقت علیه امور الدارین و علوم الثقلین" (۵۹)

اللہ اکبر!

لسان الغیب لایحیط احداً (۶۰)

اس لسان الغیب (ﷺ) کے ارشادات واقوال جن میں زمانے کی وسعتیں سمیٹ دی گئی ہیں، ایک نہیں ہزاروں ہیں ---- کس کس کو بیان کیا جائے ---- چند احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے شاید کوئی دل پر اثر کر جائے اور

Marfat.com

زندگی، زندگی بن جائے۔

(۱) کفارۃ الذنب ندامۃ (ندامت وشرمساری گناہ کا کفارہ ہے)

(۲) شفاعتی لاھل الکبائر من امتی
(میری امت میں جن لوگوں نے گناہ کبیرہ کئے ہیں میری شفاعت انہیں کے لئے ہے)

(۳) الراحمون یرحمھم الرحمن
(جولوگ مہربانی کرتے ہیں مولی تعالی بھی ان پرمہربانی فرماتا ہے)

(۴) کل معروفۃ صدقۃ (ہر اچھی بات صدقہ)

(۵) ابخل الناس من یبخل بالسلام
(جو شخص سلام کرنے میں بخل کرتا ہے وہ پرلے درجے کا کنجوس ہے)

(۶) السخاوۃ خُلق اللہ (فیاضی اللہ تعالی کی عادت ہے)

(۷) الحیاء خیر کلہ (۱۱) (حیا سب کی سب نیکی ہے)

(۸) کثرت الضحک یمیت القلب
(زیادہ ھنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے)

(۹) اذا مدح الظالم اشتدت غضب الرب
(جب ظالم کی تعریف کی جاتی ہے تو قہر الہی جوش میں آجاتا ہے)

(۱۰) ان اللہ ماأخذ ولہ ماعطی

Marfat.com

(جو اللہ لے لے وہ بھی اسی کا ہے اور جو دے دے وہ بھی اسی کا ہے)

(۱۱) ان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ

(اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے)

(۱۲) اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظروا الساعۃ

(جب ذمہ داری نااہل کے سپرد کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو)

(۱۳) من تواضع للّٰہ رفعہ اللہ

(جو اللہ کے لئے عاجزی و انکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے)

(۱۴) الموت کفارۃ لکل المسلم

(موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے)

(۱۵) تحفۃ المومن الموت (موت، مومن کا تحفہ ہے)

(۱۶) ابغض الرجال الی اللہ الدالخصم

(اللہ کے نزدیک بدترین انسان وہ ہے جو ہر وقت لڑتا جھگڑتا رہتا ہے)

(۱۷) من احب لقاء اللہ تعالیٰ احب اللہ

(جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی چاہت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کی چاہت رکھتا ہے)

(۱۸) اکرموا العلماء (علماء کی عزت کرو)

(۱۹) ان خیارکم احسنکم اخلاقکم

Marfat.com

(بیشک تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں)

(۲۰) خیار کم اطولکم اعماراً واحسنکم اخلاقاً

(تم میں اچھے وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہوں اور اخلاق سب سے اچھے ہوں)

(۲۱) اکمل المومنین ایماناً احسنھم خُلقاً

(مسلمانوں میں اسی کا ایمان سب سے زیادہ کامل ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہیں)

یہ تمام احادیث مبارکہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے درودوں میں اس طرح پرو دی گئی ہیں جس طرح لڑی میں موتی پرو دیئے جاتے ہیں۔ الغرض اس مجموعہ مبارک کی کس کس خوبی کو بیان کیا جائے اور اس جانِ جاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کن کن محامد و محاسن کا ذکر کیا جائے،۔۔۔۔ سچ ہے۔

اللہ ہی کو معلوم ہے تم کون ہو کیا ہو......!

اللّٰھم نور ظاھری و باطنی بنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وسلم وحقق باطنی و ظاھری بحقائق حقیقۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (۶۴)

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام

صلی اللہ علیہ وسلم

لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تونے طلوع آفتاب
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو! عشق حضور و اضطراب
تیرہ وتار ہے جہاں گردش آفتاب سے
طبع زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے

اقبال

Marfat.com

صلٰوۃ وسلام

فانظر و تفکر فی قوله سبحانه و تعالیٰ ان اللّٰه وملٓئکته یصلون علی النبی یآ ایهاالذین اٰمنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما فقد صل علیه بنفسه اولاً ، وامر ملٓئکته باالصلوۃ علیه ثم امر المومنین بان یصلون علیه فثبت بهذاان الصلوۃ علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم افضل العبادات .

(نور محمد بن صالح نارووالہ: دلیل الخیرات (۱۳۱۹ھ) مطبوعہ دہلی، ص۴)

Marfat.com

صلوۃ وسلام:

اعلان فرمایا ورفعنا لک ذکرک ----جس کے ذکر کو رب کریم اونچا کرے اس کو کون نیچا کرسکتا ہے؟ ----چشم عالم نے رفعت شان ورفعنا لک ذکرک دیکھی ، دیکھ رہی ہے اور دیکھتی رہے گی ---- بحرالکاہل کے مغربی کنارے سے لے کر دریائے ہوانگ ہو کے مشرقی کنارے تک کے رہنے والوں میں کون ہے جس نے صبح کے روز افزا جھونکوں کے ساتھ اذان کی آواز نہ سنی ہو؟ ----جس نے رات کی خموشی میں اشھد ان محمد رسول اللہ کی سریلی آواز کو جاں بخش نہ پایا ہو؟ ----مشہور مؤرخ فلپ .کے. حتّی نے ایک جگہ لکھا ہے اسلام دنیا میں اس قدر پھیل چکا ہے، کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا کہ دنیا کے کسی نہ کسی گوشے میں اذان کی آواز بلند نہ ہو رہی ہو----ایک ایسا تسلسل ہے جو لامتناہی ہے----سبحان اللہ! سلسلہ ذکر مصطفےٰ ----لایزال ولازوال ۔

نعرهٔ مستانہ خوش می آیدم
تا ابد جاناں چنیں می بایدم

اور یہ رفعت شان ہی کا کرشمہ ہے کہ جب انگلستان کے مشہور ادیب تھامس کارلائل نے نبیوں اور رسولوں کی مبارک سیرتوں کو پرکھا تو اس کو صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی سیرت مبارکہ ایسی تابناک نظر آئی کہ وہ آپ کو رسولوں کا سردار قرار دیئے بغیر نہ رہ سکا---

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے **ورحمتی وسعت کل شیٔ** ---- میری رحمت کائنات کی ہر شئے پر چھائی ہوئی ہے ---- کوئی شے نہیں جو آغوش رحمت سے باہر ہو ---- اور یہ بھی فرمایا **وما ارسلناک الارحمة للعالمین** ---- تم کو نہیں بھیجا مگر ہاں بھیجا، ---- دونوں عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ---- وہ رحمت بن کر آئے اور کائنات پر چھا گئے۔

یہ مہروکواکب ، یہ ذرّے ، یہ غنچے
جو ہے آپ ہی کی ثناء کررہا ہے

ان اللّٰہ وملٰئکتہ یصلون علی النبیٔ یآ یھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (۶۵)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے پر۔ اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

نعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ گجرا ماہ شعبان المعظم ۲ھ/۶۲۳ء میں مدینہ منورہ میں آسمان کی بلندیوں سے اترا اور اہل زمیں کو ہمدوش ثریا کر گیا ---- اسی نزول رحمت کی وجہ سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اس ماہ مبارک میں سات سو بار درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت بتاتے ہیں ---- ویسے آیت شریفہ میں لفظ ''یصلون'' ہیشگی واستمرار پر دلالت کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے

Marfat.com

کہ مولیٰ تعالیٰ اور فرشتے ہمہ وقت درود پڑھتے رہتے ہیں، مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ ہمہ وقت درود سلام بھیجتے رہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کو یہ فخر حاصل رہا ہے کہ فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا اور فخر آدم ﷺ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ نہ صرف فرشتوں نے آپ پر درود بھیجا بلکہ مکین لا مکاں نے بھی درود بھیجا اور کائنات ارضی و سماوی کے سب مکینوں کو حکم دیا کہ وہ درود و سلام بھیجا کریں ---- ہاں ایک جان جاں ہے--- دیکھو دیکھو ان کے مولیٰ نے محبوبیت کی کس بلند مسند پر بٹھایا ہے! ---- مولیٰ تعالیٰ کی نظر اس طرف، فرشتوں کی نظر اس طرف، بندوں کی نظر اس طرف ---- جس کو دیکھو اس طرف دیکھ رہا ہے، بیشک ؎

کعبہ کا کعبہ روئے محمد ﷺ :

فاذکرونی ---- مجھے یاد کرو ---- مگر وہ تعالیٰ تو محمد الرسول اللہ ﷺ کو یاد کر رہا ہے ---- **من احب شی اکثر ذکرہ** ---- اس کو یاد کرنا یقیناً بڑے فضل کی بات ہے مگر جس کو وہ یاد کر رہا ہے اس کو یاد کرنا بڑے فخر کی بات ہے۔

وہ گھڑی کب آئی جب رحمت کی پھوار پڑی اور درود سلام کے گجرے پیش کیئے گئے؟ ---- کوئی تو بتاؤ، کچھ تو بتاؤ؟ ---- کوئی نہیں بتا سکتا ---- ! فضائیں خاموش تھیں ---- اسی کے نور سے جگمگا رہی تھیں ---- اچانک غلغلۂ صلوٰۃ و سلام بلند ہوا ---- ہاں وہ آ گئے جن کے دم سے رونق کائنات ہے ---- **یآ یھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما**

Marfat.com

----فضائے بسیط میں یہ آواز گونج رہی ہے----اہل محبت سراپا نظر بنے مولیٰ کو دیکھ رہے ہیں اور زباں پر یہ نعرۂ مستانہ ہے۔

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

درود سلام کے گجرے چشم مصطفےٰ ﷺ کی ٹھنڈک ہیں ----

وجعلت قرة عینی فی الصلوٰة ---- کہنے والے بھی کہتے ہیں کہ اس جان جاں ﷺ نے یہی فرمایا کہ درود و سلام کو میری آنکھ کی ٹھنڈک بنا دیا ہے ---- کیوں نہ ٹھنڈک ہو کہ خود محبوب رحمۃ للعالمین درود کی برسات برسا رہا ہے۔

سورۂ احزاب جس میں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا، نعت مصطفےٰ ﷺ پر مشتمل ہے، پوری سورت کا مزاج نعتیہ ہے ---- اس میں حضور اکرم ﷺ کی روحانیت و اقربیت، متابعت، عنایت خاص، عظمت، حاکمیت، نعمت و رحمت، رسالت و خاتمیت، عنایت و رخصت خاص، رحمت خاص، محبت خاص کا ذکر جلیل ہے---- ذرا سورۂ احزاب کی یہ آیات ملاحظہ ہوں:

(۱) **النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم** (۶۶)

یہ غیب کی خبر بتانے والے نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

Marfat.com

(۲) لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجوا الله والیوم الآخر و ذکر الله کثیرا .(۶۷)

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

(۳) ومن یقنت منکن لله ورسوله وتعمل صالحا نؤتها اجرها مرتین (۶۸)

اور جو تم میں فرماں بردار ہیں اللہ اور رسول کا اور اچھا کام کرے، ہم اسے اوروں سے دوگنا ثواب دیں گے۔

(۴) ینسآء النبی لستن کاحدمن النسآء (۶۹)

اے نبی کے بی بیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

(۵) واطعن الله ورسوله (۷۰)

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو

(۶) وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسولهٗ امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم(۷۱)

اور نہ کسی مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم دیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار نہیں۔

(۷) واذ تقول للذیٓ انعم الله علیه وانعمت علیه (۷۲)

اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت

Marfat.com

دی اور تم نے اسے نعمت دی۔

(۸) ماکان محمد ابآ احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین .(۷۳)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

(۹) ھوالذی یصلی علیکم وملئکته لیخرجکم من الظلمت الی النور .(۷۴)

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے۔(۷۵)

(۱۰) وامراۃ مومنة ان وھبت نفسها للنبی ان ارادالنبیّ ان یستنکحها خالصة لک من دون المومنین .(۷۶)

اور اے ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کردے، اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے، یہ خاص تمہارے لئے ہے، امت کے لئے نہیں

(۱۱) یایها الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم اذا دعیتم فادخلوا فاذا اطعمتم فانتشروا. (۷۷)

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ ----ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ---

Marfat.com

(۱۲) ان الذی یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلھم عذاب مھینا (۷۸)

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے ، دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۳) ومن یطع اللہ رسولہ فقدفاز فوزا عظیما (۷۹)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

مندرجہ بالا آیات شریفہ سے معلوم ہوا کہ سورۂ احزاب کا مزاج نعتیہ و مدحیہ ہے اور کیوں نہ ہوتا کہ اس میں نہ صرف حق جل مجدہ نے حضور اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان فرمائی بلکہ مسلمانوں کو اس کا حکم دیا اور ساتھ ہی یہ فہمائش بھی کی کہ جس کسی نے اپنے قول و عمل سے حضور اکرم ﷺ کا دل دکھایا اس پر خدا کی لعنت ہے اور آخرت میں ذلت و رسوائی کا عذاب ، یہاں ارشاد ہوتا ہے:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (۸۰)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

Marfat.com

عربی میں صلوٰۃ کے معنی ''دعا'' اور رحمت'' کے آتے ہیں۔ بعض مفسرین نے اس کے معنی ''تعریف وثنا'' کے بھی لئے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مسلمانو! تم اپنے خدا کی اطاعت کرو اور فرشتوں کی موافقت کرو، اور اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجو، تمہارا اور فرشتوں کا درود بھیجنا یہی ہے کہ تم اپنے پروردگار سے دعا مانگو کہ ان پر درود بھیجے اور رحمت فرمادے۔ تم میں کہاں قدرت و طاقت کہ تم ان پر درود بھیج سکو اور تم کو اتنی کہاں پہچان کہ حضور کی قدر ومنزلت اور شان کو جان سکو اور اس کے مطابق درود بھیج سکو، ہاں پروردگار عالم تقدس شانہٗ پہچانتا ہے (۸۲)''

یہاں حضرت شیخ قدس سرہ العزیز نے ''صلوٰۃ کے معنی ''دعا'' اور ''رحمت'' کے لئے ہیں۔ لیکن آپ نے اس کے معنی تعریف وثنا کے بھی لئے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

''لہذا حق تعالیٰ نے عالم علوی وسفلی سب کو حضور ﷺ کی دعا و ثناء میں مجتمع فرما کر آپ کے فضائل ومناقب کا اولین وآخرین میں اعلان فرمادیا۔ (۸۳)

مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ لفظ ''صلوٰۃ'' پر بحث کرتے ہوئے اپنے مواعظ شریفہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

''عربی میں صلوٰۃ کے لغوی معنی ''دعاء'' کے ہیں لیکن یہ معنی

Marfat.com

باری تعالیٰ کے حق میں صحیح نہیں ہوتے اس لئے بعض مفسرین نے اس کے معنی ''رحمت'' کے لئے ہیں لیکن بقول صاحب روح البیان یہ معنی بھی صحیح نہیں کیوں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

اولئک علیھم صلواۃ من ربھم ورحمۃ (بقرہ۔۱۵۰)

یہاں ''رحمت'' کا عطف ،صلواۃ پر ہے اور عطف مغایرت کا مقتضی ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ''رحمت'' صلواۃ کا غیر ہے اور جب ''رحمت'' صلواۃ کا غیر ہے تو اس کا عین کیسے ہوسکتا ہے؟ ---- اس لئے ان علماء کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے جو اس کے معنی صفت وثنا کے لیتے ہیں تو اب آیہ کریمہ کے معنی یوں ہوں گے:

''اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائک حضور کی صفت و ثناء بیان کرتے ہیں تو مسلمانو! تم بھی ان کی تعریف اور صفت وثناء بیان کرو۔'' (۸۶)

فضـــائل درود شـــریف :

لوگ درود شریف کے فضائل کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں ---- بیشک اس کے فضائل ہیں ---- بکثرت فضائل ، لامحدود فضائل ، لامتناہی فضائل ---- لیکن ایک عاشق کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی اور اس سے بڑی اور کیا دولت ہوگی کہ محبوب اس کو اپنا بنا کر اپنی یاد میں مصروف رکھے۔

Marfat.com

عاشق ہمہ روز مست وشیدا بادا !

اس مستی کی کوئی قیمت نہیں ---- اس سرشاری کا کوئی مول نہیں ---- مبارک ہیں وہ عشاق جن کی نظر میں محبوب ایسا سمایا کہ پھر کوئی نہ سما سکا ---- دیوانہ تلاش فضائل میں سرگرداں نہیں ---- وہ تو جستجوئے محبوب میں سرگرداں ہے ---- اس کا مطلوب ومقصود اپنی ذات نہیں ۔محبوب کی ذات ہے ۔

گفتم ''چو جوئی؟'' گفتا ''دل و جاں''
گفتم ''چہ خواہی؟'' ، گفتا ''غلامے''!

محبت ادب آموز حیات ہے ---- بڑی غیور ہے ---- محبوب کے سوا کسی کو خاطر میں نہیں لاتی ---- جو دعویٰ محبت کرتا ہے اور محبوب کے سوا کسی اور شئے کی آرزو رکھتا ہے اس نے محبت کرنی نہ جانی ۔

عشق اور مزدوریٔ عشرت گہ خسرو کیا خوب !
ہم کو منظور نکونامی فرہاد نہیں

اہل محبت کی دولت سوز عشق ہے ، نفس شرربار ہے ، چشم اشکبار ہے ---- وہ کسی قیمت پر یہ دولت نہیں گنوا سکتے ---- ان کی تو یہ آرزو رہتی ہے :

یارب نفس شرارہ بیزم بخشند
یارب مژۂ دجلہ ریزم بخشند

Marfat.com

بے سوزِ غم عشق مبادا زنہار
جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

لذت سوزِ جگر کے سامنے جنت کیا چیز ہے ! ---- جنت تو جنت، جان بھی کوئی چیز نہیں ---- جب ان کا مکھڑا دیکھیں گے ---- منہ دکھائی میں عشاق جانیں نذر کر دیں گے ---- بلا شبہ اہل محبت کو مولیٰ تعالیٰ نے یہی حوصلہ عطا فرمایا ہے:

قانع نیم ار بہشت نیزم بخشند
از بخشش خاص تا چہ چیزم بخشند
امید کہ صرف رونمائی تو شود
جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

ہر چیز جان ہی کے لیئے پیاری ہوتی ہے ---- جب محبوب کے لئے فداکاری کا یہ جذبہ ہو کہ ؎

بر دوست فدا کنم بصد گونہ نشاط
جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

تو پھر نگاہِ عشق میں اس کے سوا کون سما سکتا ہے؟ ---- کوئی نہیں ---- اس عشق خانہ ویراں ساز کی ہمت بلند تو دیکھو، کیا کہہ رہا ہے؟ ؎

دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ھنوز !

Marfat.com

ہاں ''دو عالم قیمت خود گفتۂ'' ---- ان کی نگاہ ناز کے سامنے دو عالم کیا چیز ہے ----؟ سنو سنو قرآن حمید کیا کہہ رہا ہے:

قل ان کان اباآء کم وابنآء کم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومسکن ترضونهآ احب الیکم من الله ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتیٰ یأتی الله بامره ط والله لایهدی القوم الفسقین (۸۵)

سب ہی کچھ ہوگیا ان کا ، ہمارا کیا رہا حسرتؔ
نہ دین اپنا، نہ دل اپنا، نہ جاں اپنی ، نہ تن اپنا

سارے عالم سے بڑھ کر اس سے پیار کرو---- ہاں اپنی جاں سے بھی زیادہ ---- تو جب ایسا پیارا سامنے ہو اور دل کی دنیا میں وہی بسا ہو تو پھر عاشق کو اور کیا چاہیے؟ ---- ہاں دیدہ ور عاشق کی نظر میں دید معشوق سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں ۔

مقصود منی وجز تو کس دردل من
واللہ کہ نیست ثم باللہ کہ نیست

Marfat.com

مگر پھر بھی کچھ نظریں فضائل درود شریف کی طلب گار معلوم ہوتی ہیں----صرف ان کے لئے احادیث مبارکہ سے بعض فضائل نقل کیئے جاتے ہیں:

(۱) جو مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم شریف بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ)

(۲) جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا، اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی شریف بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ)

(۳) مجھ پر اکثر درود پڑھنے والا قیامت کے دن میرے زیادہ قریب ہوگا۔ (ترمذی شریف بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۴) اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرتے ہیں اور میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔

(سنن الدارمی، نسائی شریف بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۵) جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو میرے پاس لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(ابوداؤد شریف بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(۶) تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔

(نسائی شریف بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(۷) اس کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ

Marfat.com

درود نہ پڑھے۔

(ترمذی شریف بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و کتاب الشفا ص ۳۳۶)

(۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی دعا کا سارا وقت درود شریف کے لئے وقف کر دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

''یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین دنیا کے مقاصد کو پورا کرے گا اور تیرے گناہ دور کیئے جائیں گے''۔

(ترمذی شریف، بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ)

(۹) جب نماز پڑھ چکو تو آخر میں بیٹھو اور خدا کی تعریف کرو جو اس کی عظمت کے مناسب ہو پھر مجھ پر درود پڑھو پھر اللہ سے جو چاہو مانگو

(ترمذی شریف، ابوداؤد شریف بروایت حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ)

(۱۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے میں نماز پڑھ کر بیٹھا، خدا کی تعریف کی پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا اس کے بعد اپنے لیئے دعا کی۔ (یہ سن کر) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مانگ، دیا جائے گا، مانگ، دیا جائے گا!

(ترمذی شریف، بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۱۱) وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی شریف، مسند احمد، بروایت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم)

(۱۲) جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس

Marfat.com

پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔ (مسند احمد بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

(۱۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جو شخص آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا
میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپ ﷺ
پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا''

(حضور اکرم ﷺ نے طویل سجدے سے فارغ ہوکر بروایت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ کلمات ارشاد فرمائے جو بروایت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، ہم تک پہنچے)

(۱۴) جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجو دعا اس وقت تک زمین و آسمان کے درمیان رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی۔

(ترمذی شریف بروایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

شیخ ابو سلیمان دارائی (عبدالرحمٰن شامی-م ۲۱۵ھ) نے کیا خوب فرمایا ہے کہ دعا کے اول و آخر درود بھیجو کیوں کہ درود سلام تو قبول ہوگا ہی، کیا اس کے کرم سے یہ بعید ہے کہ درود سلام قبول فرمائے اور بیچ کی دعا قبول نہ فرمائے۔(۸۶)

(۱۵) مجھ پر اکثر درود بھیجا کرو کہ درود تمہارے لئے زکوٰۃ ہے۔

(یعنی گناہوں سے پاک کرنے کا ذریعہ) (حسن حصین ص ۳۳۵، بروایت حدیث)

بیشک درود شریف ہر وقت اور ہر آن مثمر رحمت و برکت ہے لیکن جمعہ کو زیادہ فضیلت ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

''فضیلت درا ستحباب صلوٰۃ بر سید کائنات ﷺ شامل کل احوال وجمیع اوقات است ولیکن در شب جمعہ و روز جمعہ افضل واحب است از جہت شرف ایں شب وایں روز'' (۸۰)

چنانچہ حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے جذب القلوب کی ایک فصل میں جمعہ کے روز درود شریف پڑھنے کی فضیلت کا بیان کیا ہے (۸۸)---- دوسری فصل میں جمعہ کے روز درود شریف پڑھنے کی فضیلت کا بیان ہے (۸۹)---- تیسری فصل میں خاص خاص وقت اور مقام پر درود شریف پڑھنے کا بیان ہے (۹۰) ---- چوتھی فصل میں درود شریف کی برکات سے رویت نبی اکرم ﷺ کا ذکر ہے (۹۱)۔ چھٹی فصل میں مختلف درود شریف کی افضلیت پر بحث فرمائی ہے (۹۲)۔

بہر کیف درود شریف پڑھنے کے لئے جمعۃ المبارک اور شب جمعۃ المبارک نہایت ہی مبارک ومحمود ہے۔ اس سلسلے میں جو احادیث شریفہ وارد ہوئی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(۱) افضل ایامکم یوم الجمعة، فیه خلق اٰدم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة واکثروا علی من والصلوٰة فیه فان صلوتکم تعرض علی فادعولکم واستغفر (۹۳)

(رواہ ابوداؤد)

(۲) اکثر واعلی من الصلوٰة ولیلة الغراء و الیوم الاغر وفی روایة فی اللیلة الزهر والیوم الازهر (۹۴)

Marfat.com

(۳) من صل علّی فی لیلة الجمعه مائة صلوٰۃ قضی اللّٰہ له مأۃ حاجته ، سبعین حاجة من امور الدنیا و ثلثین من امور الآخرہ(۹۵)

(۴) من صل علی یوم الجمعة ثمانین مرۃ غفرت ذنوبه ثمانین سنة ۔(۹۶)

ایک مغربی فاضل نے تحقیق کی کہ آخر کیا وجہ ہے کہ درود پڑھ کر دم کرنے سے بعض مریض شفایاب ہو جاتے ہیں ---- اس نے اپنے تحقیق کے نتیجے میں یہ انکشاف کیا کہ جب درود پڑھ کر دم کیا جاتا ہے تو درود پڑھنے والے کے منہ سے برقی لہریں پھوٹتی ہیں جو مریض سے مس ہو کر اس کو شفایاب کرتی ہیں ---- وہ لکھتا ہے کہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ نورانی لہریں کیسے پیدا ہوتی ہیں ---- سچ ہے سائنس کے پاس ''کیا؟'' کا جواب ہے ''کیوں؟'' کا جواب نہیں!

غور کرو جس کے نام نامی لینے سے نور کی شعائیں پھوٹنے لگیں تو وہ خود کتنا نورانی ہوگا ---- ہاں اس سرچشمۂ نور، فیض یافتہ نور، پیکر نور پر درود سلام بھیجو تا کہ جسمانی کثافتیں دور ہوں اور نورانی لطافتیں پیدا ہوں ---- آنکھیں بینا ہوں، دل روشن ہوں، کان کھل جائیں اور پھر وہ نظر آنے لگے جو کثافت والے نہیں دیکھ سکتے ---- وہ سننے لگیں جو کثافت والے نہیں سن سکتے ---- وہ محسوس کرنے لگیں جو کثافت والے نہیں محسوس کر سکتے ---- دل کی

Marfat.com

دنیا میں انقلاب آ جائے---- پھر ہم، ہم نہ رہیں ؎

جب دل میں تم ہی تم ہو تو پھر ہم کیا؟

ہم نور و بشر کی الجھن میں پڑے ہوئے ہیں حالاں کہ جدید تحقیقات بتا رہی ہیں کہ کائنات کا ذرہ ذرہ نورانی ہے---- جب ان ذروں کا یہ عالم ہے تو اس سرچشمہ نور کا کیا عالم ہوگا جس کی صدقے زمین و آسمان آباد کیے گئے ----(۹۷) ہم محمد مصطفےٰ ﷺ کی نورانیت کی بات کرتے ہیں، فاضل مغرب کہتا ہے کہ صرف نام نامی کا کمال یہ ہے کہ نام لیتے ہی نورانی شعائیں پھوٹنے لگتی ہیں مگر ہم دیکھ نہیں سکتے ہیں اس لئے ہم انکار کر دیتے ہیں----

امام بخاری و امام مسلم کے استاذ الاساتذہ عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام رضی اللہ عنہ نے اپنی مصنّف میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں سب سے پہلے نور مصطفےٰ ﷺ کی تخلیق کا ذکر ہے----

قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذلک النور بدور بالقدرۃ حیث شآء اللہ تعالیٰ.

درود ماثورہ:

غیرت عشق ومحبت اور پاس عبدیت اس کی مقتضی نہ تھی کہ محبوب کے علاوہ کوئی دوسرا صفت وثناء بیان کرتا---- شان محبوبیت ذرا دیکھیے کہ نظر صرف اور صرف اسی پر رہی، مولی بندوں سے فرما رہا ہے کہ تم درود سلام بھیجو

Marfat.com

----مگر محبوب رب العالمین اپنے غلاموں سے کہلوا رہے ہیں کہ مولیٰ بس تو ہی درود و سلام بھیج ----اللّٰھم صل علیٰ محمد !

جب حضور اکرم ﷺ سے صحابہ کرام نے عرض کیا آپ پر درود کس طرح بھیجیں تو آپ نے درود ابراھیمی تلقین فرمایا جو مشہور و معروف ہے۔ایک روایت میں یہ درود اس طرح ہے:

اللّٰھم صل علی محمد وازواجه وذریّته کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارک علی محمد واز واجه وذریاته کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید (۹۹)

ایک اور روایت میں درود ابراھیمی اس طرح بھی آیا ہے:

اللھم صل علیٰ محمد ن النبی الامی وازواجه امھات المومنین و ذریاته واھل بیته کما صلیت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید (۱۰۰)

آیت کریمہ ان اللہ وملئکتہ میں ''صلوٰۃ وسلام'' دونوں کی تلقین فرمائی گئی ہے لیکن چوں کہ ''سلام'' التحیات میں پہلے ہی تلقین کیا جاچکا تھا اس لئے درود ابراھیمی میں صرف ''صلوٰۃ'' تلقین فرمایا اور اس کے بعد فرمایا:

والسلام کما قد علمتم (۱۰۱)

صحابہ کرام نے نماز میں درود پڑھنے کا طریقہ دریافت کیا تھا اس لئے

Marfat.com

درود ابراہیمی کہ نماز کے ساتھ مخصوص رکھا گیا اور سیاق وسباق حدیث بھی اس کا مقتضی تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے جو بھی درود شریف تلقین فرمائے ان سب میں کمال عجز وانکساری کا اظہار ہے کیوں کہ آپ سراپا عجز وانکسار تھے. خود فرماتے ہیں:

والعجز فخری (۱۰۲)

مولیٰ تعالیٰ مومنین سے ارشاد فرمائے کہ تم ہمارے محبوب کی صفت و ثنا کرو اور مومنین سرکار سے عرض کریں کہ ہم آپ کی کیا تعریف وتوصیف کریں، تو بتاؤ سراپا نیاز اپنی کیا تعریف وتوصیف فرماتا؟ ---- اس کے عجز و انکسار کا تو یہ عالم ہے کہ فرماتا ہے:

(۱) یالیت رب محمد لم یخلق محمدا

اے کاش محمد کے رب نے محمد کو نہ پیدا کیا ہوتا (ﷺ)

(۲) یالیتنی کنت ورقة شجرة یأکل الانعام

اے کاش میں درخت کا پتا ہوتا کہ چوپائے اس کو کھا جاتے۔ (۱۰۳)

اس لئے درود ماثورہ کو حجت بنا کر درود غیر ماثورہ کو رد کرنا عقل و دانائی کہ خلاف ہے، آیت کریمہ کے مطلق حکم صلوا علیہ وسلموا تسلیما کو محدود کرنا اور خدا کے حکم پر اپنا حکم نافذ کرنا ہے۔

درود ابراہیمی کے علاوہ حضور اکرم ﷺ سے دوسرے درود بھی

Marfat.com

منقول ہیں---- امام سخاوی نے القول البدیع میں درود ماثورہ کے چالیس صیغے نقل فرمائے ہیں---- شرح سفر السعادۃ میں ۳۲ صیغے نقل کیئے ہیں (۱۰۵) ---- جذب القلوب میں ۱۳، صیغے نقل کئے ہیں (۱۰۶)---- اور اسی طرح شفاء الاسقام میں بھی بہت سے صیغے نقل کیئے گئے ہیں۔

امام نووی علیہ الرحمہ نے تمام درود ماثورہ میں وارد الفاظ کو یکجا کر کے مندرجہ ذیل جامعہ درود شریف ارشاد فرمایا ہے:

اللھم صل علیٰ محمد عبدک ورسولک النبی الامی و علیٰ آل محمد وازواجہ وذریتہ کماصلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم وبارک علی محمد ن النبی الامی وعلیٰ آل محمد واز واجہ وذریۃ کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید(۱۰۶)

یاسید الانام درود جناب تو
ورد زبان ماست مہ وسال وصبح و شام

نزدیک توچہ تحفہ فرستیم مازدور
دردست ہمیں صلوٰت است والسلام

Marfat.com

درود غیر ماثورہ:

صبا تحیت شوقم بآں جناب رساں
حدیث ذرۂ مسکین بہ آفتاب آسماں

وہ جانِ جاں، عالم ظاہر سے پردہ فرما چکا ہے ---- فرقت کے مارے بیچین و بیقرار ہیں ---- حال دل کس سے کہیں ؟ ---- کہاں جائیں؟ ---- دیکھو دیکھو لاڈلی بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) تربت پاک پر حاضر ہیں، ایک مشت خاک اٹھا کر آنکھوں سے لگائی اور رونے لگیں (۱۰۹) ---- اور دیکھو حضرت ایوب انصاری رضی اللہ مرقد انور سے لپٹ کر بیخود ہو گئے ۔

وہ ہمارے قریب ہوتے ہیں
جب ہمارا پتا نہیں ہوتا

مروان نے پوچھا ''تمہیں خبر ہے کیا کر رہے ہو؟'' ---- فرمایا ''ہاں خبر ہے، میں سنگ و خشت کے پاس نہیں آیا میں تو رسول اللہ ﷺ کے حضور حاضر ہوا ہوں''۔

عاشق نہ شدی و محنت الفت نہ کشیدی
کس پیش تو غم نامۂ ہجراں چہ کشاید؟

Marfat.com

جوراحت جاں تھا، سامنے نہیں ہے---- دل لوٹ رہا ہے، آنکھیں ترس رہی ہیں۔

ہمیں زمیں سے کیا غرض ہے آسماں سے کیا غرض
غم جہاں سے کیا غرض ، حضور غمگسار ہیں

دیکھو رات کی تنہائیوں میں یہ کیا آواز آرہی ہے؟---- فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ درد بھری آواز سن کر رک جاتے ہیں----غمکدے میں چراغ جل رہا ہے---- ایک بوڑھی فداکارہ روئی دھنک رہی ہے اور عالم کیف میں یہ گاتی جاتی ہے۔

علی محمد صلوٰۃ الابرار
صل علیہ الطیبون الاخیار

یہ نغمہ جان سوز سن کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل پر چوٹ سی لگی، وہیں بیٹھ گئے اور دیر تک روتے رہے۔

چین آتا نہیں ذرا دل کو
تم سے مل کر یہ کیا ہوا دل کو

جب وہ جانِ عالم سامنے تھا تو سب دیکھ دیکھ کے جیتے تھے، اب وہ سامنے نہیں تو مضطرب و بےچین ہیں---- اب اس کو یاد کر کے جیتے ہیں----

Marfat.com

اس کے بیمار کہاں جائیں؟---- اللہ اکبر! ۔

اس نے اپنا بنا کر چھوڑ دیا
کیا اسیری ہے ، کیا رہائی ہے !

وہ دیکھو عاشق زار، دلفگار شوق لقا میں کیسا سرمست و سرشار ہے---
جاں بلب ہے، رفیقۂ حیات، غم فراق سے بیچین ہو کر بیساختہ پکار اٹھی:

واحزناہ! (ہائے افسوس)

مگر وہ جاں نثار کہتا ہے، یہ نہ کہو، یوں کہو:

واطرباہ: (واہ، واہ)

اے جاں بلب آمدہ ہشیار خبردار
وہ سامنے ہیں حضرت سلطان مدینہ !

اے میری رفیقۂ حیات وصال محبوب کی گھڑی قریب آ گئی ہے، یہ غم کا مقام نہیں، یہ تو خوشی و مسرت کی گھڑی ہے---- ہاں یہ کون عاشق خستہ جاں ہے؟---- بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ---- عاشق ہو تو ایسا ہو اور عشق ہو تو ایسا ہو ۔

موت کے آئینے میں تجھے دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے

Marfat.com

غم فراق کا اندازہ عاشق کے سوا کوئی نہیں کر سکتا ---- تو وہ جو کہتا ہے، کہنے دو ---- وہ مستانہ وار درود پڑھتا ہے، پڑھنے دو ---- سلام بھیجتا ہے، بھیجنے دو ---- خدا کے لئے اس پر فتوے نہ لگاؤ اور اپنی محبت کو رسوانہ کرو!

درود در حقیقت نعت منثور ہے ---- عاشقوں نے اپنی تڑپ کو نثر پاروں میں منتقل کر کے جاوداں بنادیا ---- ہاں، صلوا علیہ وسلموا تسلیما ---- خطاب براہ راست عاشقوں سے ہے ---- تو اگر عاشقوں نے جذبات عشق محبت سے مجبور ہو کر درود وسلام کے گجرے پیش کئے تو کسی کو یہ کیوں برا لگتا ہے؟ ---- اور وہ یہ کیوں کہتا ہے کہ وہی کہو جو محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہا ہے ---- بظاہر یہ محبت کی بات معلوم ہوتی ہے ---- مگر محبت ایسی باتیں نہیں کہلواتی ---- وہ محبوب کی تعریف وتوصیف سے نہیں روکتی ---- وہ تو ذکر حبیب سے خوش ہوتی، ابھارتی اور شوق دلاتی ہے ----

مولیٰ تعالیٰ فرمارہا ہے! صلوا علیہ وسلموا تسلیما ---- ہاں اس کی تعریف وتوصیف بیان کرو، اس پر سلام بھیجو اور اس طرح بھیجو کہ بھیجنے کا حق ادا ہو جائے ---- اور ہم کہتے ہیں اللھم صل علی محمد ---- اے اللہ ہم کیا تعریف کریں بس تو ہی تعریف کر ---- جتنے بھی درود ماثورہ ہیں، سب مختصر اور منکسرانہ ہیں اور تقریباً تمام درودوں میں حضور اکرم ﷺ نے اپنی تعریف نہیں فرمائی بلکہ ازراہ عجز وانکسار بندے کو مولیٰ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا ہے ---- آپ کے منکسرانہ الفاظ کو حجت بنا کر اہل محبت کو تعریف وتوصیف سے روکنا، محبت کے سراسر رسوائی ہے ---- اور خدا کے آگے اپنا حکم چلانا ہے جو

Marfat.com

نہایت ہی بے ادبی و گستاخی ہے ---- مسلمان جس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، مجتہدین، مفسرین، محدثین، اور بہت سے علماء وصلحاء نے اپنے اپنے ذوق اور قلبی واردات کے مطابق درود مبارک تصنیف فرمائے جو سب کے سب معانی کے اعتبار سے قرآن و حدیث سے مستفاد ہیں ---- حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، حضرت زین العابدین، حضرت مصیب بن ورد، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت حسن بصری، حضرت امام شافعی، حضرت شیخ عبدالقادری جیلانی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت سید احمد رفاعی، حضرت محی الدین ابن عربی، حضرت امام غزالی، حضرت امام رازی، حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی (رضی اللہ عنہم) وغیرہ وغیرہ بیشمار صلحاء امت نے درود شریف تصنیف فرمائے ہیں۔

محرم صادقاں ہے تو ، مقصد عارفاں ہے تو
مرکز چشم اولیاء تیرے سوا کوئی نہیں

شیخ محمد حقی علیہ الرحمہ نے خزینۃ الاسرار میں مختلف النوع چار ہزار اور ایک روایت میں بارہ ہزار درود وسلام کے مختلف صیغوں کو جمع کیا ہے ---- شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے جذب القلوب میں بہت سے غیر ماثورہ درود شریف بیان فرمائے ہیں۔ (۱۱۷)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت شیخ سید

Marfat.com

ابوصالح نصر بن شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے درود پاک پر مشتمل ایک مستقل تصنیف یادگار چھوڑی ہے۔ جس کا نام ہے:

تنبیھہ الانام فی علوّ مقام نبینا و سیدنا

محمد علیہ افضل الصلوٰۃ و از کی السلام

یہ کتاب اس نام سے زیادہ مشہور ہے:

شفاء الاسقام و محو الأثام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام

فاضل مؤلف حضرت شیخ سید ابوصالح نصر علیہ الرحمہ نے مختلف کتابوں اور روایتوں سے اس کتاب کو مدون کیا ہے۔ اس کے ۱۷ ابواب ہیں اور ہر باب حضور اکرم ﷺ کی کسی نہ کسی صفت خاص کا آئینہ دار ہے---- اس کا انداز کچھ مجموعۂ صلوٰۃ الرسول سے ملتا جلتا معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کے پیش نظر یہ کتاب رہی ہو----

ایک اور بزرگ شیخ نور محمد بن محمد صالح المشہور بہ نارووالہ نے دلیل الخیرات (۱۳۱۹ھ) کے نام سے ایک کتاب مدون فرمائی جس کے چار حصے ہیں اور ہر حصہ درود پاک سے مملو---- اور مشہور و معروف مجموعہ:

دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی

ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار (۱۱۸)

اور حزب البحر (۱۱۹) کسی تعارف کے محتاج نہیں---- اہل باطن اور

Marfat.com

اہل محبت میں جو غیر ماثورہ درود پاک متعارف ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

الصلوٰۃ المشیشسیہ ، الصلوٰۃ التفریجیہ، الصلوٰۃ المنجیہ، الصلوٰۃ الفاتح، الصلوٰۃ النور الذاتی، صلوٰۃ السعادت ، صلوٰۃ غوثیہ، صلوٰۃ چشتیہ، صلوٰۃ نقشبندیہ، صلوٰۃ خضریہ، صلوٰۃ کمالیہ، صلوٰۃ حل المشکلات، صلوٰۃ قطب الاقطاب ، درود مستغاث، درود اکبر، صلوٰۃ تنجینا، درود لکھی درود تاج وغیرہ۔

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے المیلاد النبویہ فی الالفاظ الرضویہ کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے اس کے آخر میں درود و سلام پر مشتمل ایک طویل نظم ہے جس کا مطلع ہے ۔

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

اس قسم کے ۳۰ اشعار ہیں ---- آپ ہی نے زہر الصلوٰۃ کے نام سے درود پاک کی صورت میں اپنا شجرۂ طریقت مرتب فرمایا ہے۔ (۱۲۱)

الغرض جدھر دیکھو صلوٰۃ و سلام کے سوتے پھوٹ رہے ہیں---- یہ صلوٰۃ و سلام ---- یہ مقصود جان جاناں ---- کہاں کہاں سے نکل نکل کر آ رہے ہیں؟ ---- حسن و جمال کا یہ سیلاب کہاں سے امنڈ رہا ہے؟ ----

Marfat.com

عشق ومحبت کا یہ پھول، کون کھلا رہا ہے---- ۔
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا-؟

بیشک اور بلاشبہ ۔

ناز ہے شاہد فطرت کو بھی جس پر ہم دم
وہ چمن سب ہیں لگائے ہوئے دیوانوں کے

جس طرح عالم نباتات اور عالم حیوانات ہیں، اسی طرح عالم الفاظ و حروف ہے،----کوئی عالم تاثیر سے خالی نہیں ۔

عشق ہی عشق ہے جہاں دیکھو
سارے عالم میں بھر رہا ہے عشق

عالم نباتات کے اپنے خواص ہیں---- عالم الفاظ وحروف کے بھی اپنے خواص ہیں---- وہ بھی تاثیر سے خالی نہیں---- جس طرح ایک نسخے کے اجزاءِ مرکبہ الگ تاثیر رکھتے ہیں اور اجزاء مفردہ الگ تاثیر،----- اسی طرح حروف مفردہ کی الگ تاثیر ہے، الفاظ مرکبہ کی الگ تاثیر---- جتنا زیادہ ماہر وحاذق حکیم ہوگا اتنا ہی زیادہ اس کا نسخہ امراض جسمانی کے لئے مفید ومؤثر ہوگا---- اور جتنا بڑا عارف کامل ہوگا اتنا ہی زیادہ اس کے مرتبہ الفاظ وحروف امراض روحانیہ کے لئے مفید ومؤثر ہوں گے----

جب عالم نباتات میں حکماء پر پابندی نہیں لگا جا سکتی---- ہر حکیم

Marfat.com

اپنے اپنے تجربے اور مشاہدے کے مطابق نسخے ترتیب دیتا ہے پھر عالم الفاظ و حروف میں حکماء روحانی پر کیسے پابندی لگائی جا سکتی ہے، وہ بھی اپنے اپنے روحانی تجربے اور مشاہدے کے مطابق الفاظ و حروف کو مرکب فرما کر دعائیں اور درود سلام مرتب فرماتے ہین اور ان کے بنائے ہوئے اصول کے تحت ان پر عمل کرنے والے فلاح پاتے ہیں----

صلحاء امت نے ایک نہیں ہزاروں درود شریف تصنیف فرمائے ہیں، اپنے ذوق و شوق کے مطابق سرکار دو عالم ﷺ کے حضور نذرانۂ عقیدت و محبت پیش کیا ہے۔

کوئی حد نہیں شاید محبت کے فسانے کی
سناتا جا رہا ہے جس کو جتنا یاد ہوتا ہے

اور جب ہم حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کے درود و سلام کی رفعتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو بیساختہ زباں سے نکلتا ہے۔

دیکھ رندانِ خوش انفاس کہاں تک پہنچے!

ایک عاشق ہندی کا ترانۂ عشق سن کر اور روح کو بیدار کر لیں:

کعبے کے بدر الدجیٰ، تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ، تم پہ کروڑوں درود

Marfat.com

دل کرو ٹھنڈا مرا ، وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا ، تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کی حیات ، تم سے جہاں کو ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا ، تم پہ کروڑوں درود

وہ شبِ معراج کا راج وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا ؟ ، تم پہ کروڑوں درود

گرچہ ہیں بیحد قصور ، تم ہو عفو و غفور
بخشدو جرم و خطا ، تم پہ کروڑوں درود

چھینٹ تمہاری سحر ، چھوٹ تمہاری قمر
دل میں اجاء و ضیا ، تم پہ کروڑوں درود

آس ہے نہ کوئی پاس ، ایک تمہاری ہی آس
بس ہے یہی آسرا ، تم پہ کروڑوں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ ، کہد و کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا ، تم پہ کروڑوں درود

خِلق تمہاری جمیل ، خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا ، تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے ماہ تمام ، جملہ رسل کے امام
نوشۂ ملکِ خدا ، تم پہ کروڑوں درود

Marfat.com

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کڑوڑوں ثنا، تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلادو ہوا، تم پہ کروڑوں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو، میں تم پر فدا، تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ، مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو "دامن میں آ" تم پہ کروڑوں درود

آسمان کی پہنائیوں سے آواز آئی ----صلوا علیہ---- ہاں اس جان جاں ﷺ کے حضور درود کے گجرے پیش کر چکے---- اور اب سلام کے گجرے پیش کرو کہ آواز پر آواز آرہی ہے----**وسلموا تسلیما**---

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاھر ریاست پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اس سرِ تاج رفعت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی — ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا — اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود — اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے چراغ قمر جھلملائے — ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود — نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جان و جناں — اس دھن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جن کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
حجر اسود کعبۂ جان و دل — یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا بس غنی کر دیا — موجِ بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہو — غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم — اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود　　بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں　　اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور　　بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ !
''مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام!''

امام احمد رضا بریلوی

☆☆☆

Marfat.com

حواشی

(۱) محمد امیر شاہ قادری: تذکرۂ علماء و مشائخ سرحد، جلد اول، مطبوعہ لاہور، ص ۱۸۴

(۲) ایضاً، ص ۱۸۷

(۳) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۹

(۴-۶) ایضا، ص ۹-۱۰

(۷) خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی: مجموعۂ صلوٰۃ الرسول، الجزء الثلاثون، ص ۴۷

(۸) حضرت سید عبداللہ شاہ المشہور بہ ''اصحابی'' کا شجرۂ نسب پندرہویں پشت میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ بغداد سے سندھ تشریف لائے یہاں خاندان سادات میں شادی کرلی اور ٹھٹھہ میں مستقل سکونت اختیار کی، ٹھٹھہ سے کچھ دور مکلی میں آپ کا مزار مبارک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ اورنگ زیب عالم گیر علیہ الرحمہ کے عہد حکومت میں تقریباً ۱۰۶۰ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کے حالات مبارکہ پر حضرت علامہ مولانا محمد امیر شاہ گیلانی مدظلہ العالی نے ایک تذکرہ تصنیف فرمایا ہے جو ۱۹۷۱ء میں پشاور سے شائع ہوگیا ہے۔

(۹) خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، الجزء الثلاثون، ص ۳۰-۲۶

(۱۰) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ مجموعۂ صلوٰۃ الرسول،

(۱۱) عکس مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ، مرسلہ مولانا تاج محمد صدیقی القادری از پشاور۔

(۱۲-۱۳) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۵

Marfat.com

(۱۴) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۶

(۱۵) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ مجموعۂ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۷، ۱۸

(۱۶) تقریر اجلاس دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ہزارہ، منعقدہ، ۱۴؍ستمبر ۱۹۶۶ء

(۱۷) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۲، ۱۳

(۱۸) ایضاً، ص ۱۳

(۱۹) ایضاً، ص ۱۴

(۲۰) مکتوب مولانا تاج محمد صدیقی مرید حضرت سید احمد سریکوٹی محررہ، ۲۳؍اگست ۱۹۷۷ء، از پشاور

(۲۱) مکتوب مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ۲۳؍اگست ۱۹۷۷ء، از پشاور

(۲۲) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۱

(۲۳) مکتوب مولانا تاج محمد صدیقی مرید حضرت سید احمد سری کوٹی، محررہ ۱۹۷۷ء از پشاور

(۲۴) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی، مرسلہ مارچ ۱۹۲۸ء، از رنگون، بنام محمد عبدالعزیز (فوٹو اسٹیٹ مرسلہ مولانا تاج محمد صدیقی القادری از پشاور)

(۲۵) سید احمد سریکوٹی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۱

(۲۶) سید احمد سریکوٹی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۱

(۲۷) ایضاً، ص ۱۱

(۲۸) تفضّل حق، مختصر رپورٹ شوریٰ رحمانیہ، مطبوعہ رنگون، ۱۹۳۵ء، ص ۲

(۲۹) ایضاً، ص ۴-۵

(۳۰) سید احمد سریکوٹی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۳۸

(۳۱) ایضاً، ص ۲۲

(۳۲) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی، بنام محمد عبدالعزیز، محررہ ۱۹۲۵ء از رنگون

(۳۳) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی بنام محمد عبدالعزیز، محررہ ۱۹۲۸ء، از رنگون

Marfat.com

(۳۴) ایضاً،محررہ ۱۹۲۸ء

(۳۵) سپاس نامہ از تفضل حق اجلاس منعقدہ ۱۹۳۵ء بمقام رنگون مشمولہ بارہ سالہ مختصر رپورٹ انجمن شوریٰ رحمانیہ،مطبوعہ رنگون ۵/اکتوبر ۱۹۳۶ء

(۳۶) مکتوب گرامی حضرت حافظ احمد سریکوٹی محررہ جنوری ۱۹۲۵ء از رنگون

(۳۷) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سیکوٹی، محررہ دسمبر ۱۹۲۸ء، بنام محمد عبد العزیز

(۳۸) ایضاً،محررہ ۱۹۲۵ء

(۳۹) ایضاً

(۴۰)

(۴۱) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی محررہ ۲۸/مارچ ۱۹۳۱ء از: رنگون

(۴۲،۴۳) تفضل حق: تقریر اجلاس الوداعی (رنگون) مورخہ ۱۵/فروری ۱۹۳۵ء،ص ۲

(۴۴) تفضل حق: رپورٹ انجمن شوریٰ رحمانیہ ،ص ۳-۴

(۴۵) عبد الرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول،مطبوعہ لاہور ۱۹۵۳ء ص ۱۲

(۴۶) کارکنان مطبع اسلامیہ اسٹیم پریس، لاہور شیخ الٰہی بخش، محمد جلال الدین نے چار ہزار روپے میں اس کے ایک ہزار نسخے چھاپے۔ طبع اول کے بعض پاروں کی کتابت سجادہ نشیں ساھن پال شریف حضرت مولانا شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ متعدد پاروں میں بحیثیت کاتب آپ کا اسم گرامی موجود ہے۔ مسعود

(۴۷) عبد الرحمٰن چھوروی: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۹

(۴۸) سید احمد: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرول، ص ۱۸-۱۹

(۴۹) عبد الرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۴، ص ۳۵

(۵۰) سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

(۵۱) عبد الرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۱۴، ص ۲۹

Marfat.com

(۵۲) ایضاً، باب ۱۹، ص ۱۹

(۵۳) ایضاً

(۵۴) عبدالرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۳، ص ۳

(۵۵) ایضاً، باب ٦، ص ۱۰

(۵٦) ایضاً باب ۱٦، ص ۴۱

(۵۷) ایضاً، باب ۳، ص

(۵۸) عبدالرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۱۰، ص ۱۳

(۵۹) ایضاً، باب ۹، ص ۱۷

(٦۰) ایضاً، باب ۴، ص ۱۷

(٦۱) ایضاً، باب ۱۴، ص ۳ و مابعد

(٦۲) ایضاً، باب ۱۴، ص ۳ و مابعد

(٦۳) عبدالرحمٰن مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۱۴، ص ۳-۱٦

(٦۴) عبدالرحمٰن: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۱، ص ۱۳

(٦۵) القرآن الحکیم، سورۃ الاحزاب، آیت ۵٦

(٦٦) الاحزاب، آیت ٦

(٦۷) الاحزاب، آیت ۲۱

(٦۸) الاحزاب، آیت ۳۱

(٦۹) الاحزاب، آیت ۳۲

(۷۰) الاحزاب، آیت ۳۳

(۷۱) الاحزاب، آیت ۳٦

(۷۲) الاحزاب، آیت ۳۷

(۷۳) الاحزاب، آیت ۴۰

Marfat.com

(۷۴) الاحزاب، آیت ۴۳

(۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت شریفہ ان اللہ و ملٓئکتہٗ یصلون علی النبی نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ مسعود

(۷۶) الاحزاب، آیت ۵۰

(۷۷) الاحزاب، آیت

(۷۸) الاحزاب، آیت ۵۷

(۷۹) الاحزاب، آیت ۷۱

(۸۰) الاحزاب، آیت ۵۶

(۸۱) ٹی. پی. ھیوز: ڈکشنری آف اسلام، لاہور، ص ۵۶۱

(۸۲) عبدالحق محدث دہلوی: مدارج النبوۃ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۵ء، ص ۱۳۷

(۸۳) ایضاً، ص ۱۳۸

(۸۴) محمد مظہر اللہ: مواعظ مظہری، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء، ص ۱۴۴

(۸۵) سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۲۴

(۸۶) محمد بن محمد الجزری: حصن حصین، کراچی

(۸۷) عبدالحق محدث دہلوی: جذب القلوب، کلکتہ ۱۲۶۳ھ، ص ۳۶۵-۳۶۷

(۸۸) ایضاً، ص ۳۶۵/ ۳۶۷

(۸۹) ایضاً، ص ۳۶۸

(۹۰) ایضاً، ص ۳۶۹-۳۷۱

(۹۱) ایضاً، ص ۳۸۱-۳۸۳

(۹۲) ایضاً، ص ۳۷۸-۳۷۹

Marfat.com

(۹۳) ایضاً، ص ۳۶۵

(۹۴) ایضاً، ص ۳۶۶

(۹۵) ایضاً، ص ۳۶۶

(۹۶) ایضاً، ص ۳۶۷

(۹۷) مسئلہ نور اور سایہ کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل تصانیف ملاحظہ فرمائیں:

۱: امام احمد رضا بریلوی، صلاۃ الصفانی نور المصطفیٰ (۱۷-۱۳۱۳ھ)

۲: امام احمد رضا بریلوی، قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام (۱۲۹۶ھ)

۳: امام احمد رضا بریلوی، ھدی الحیران فی نفی الفئ عن شمس الاکوان (۱۲۹۹ء)

۴: امام احمد رضا بریلوی: تلالؤ الافلاک بجلال حدیث لولاک (۱۳۰۵ھ)

۵: محمد تابش، مولانا: محمدؐ نورؐ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء

(۹۸) ا- بخاری شریف و مسلم شریف بروایت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ

ب- فتوحات مکیہ، باب ۶۹، ص ۶۸۴

ج- جواھر البحار، ص ۳۶۳-۳۶۵

(۹۹) بخاری شریف و مسلم شریف بروایت ابوحمید ساعدی

(۱۰۰) ابوداؤد شریف بروایت حضرت ابوھریرہ

(۱۰۱) مسلم شریف، بحاشیہ ذھبی، جلد اول، ص ۱۵۳

(۱۰۲) کتاب الشفا، ص ۱۹۹

(۱۰۳) امام علی شاہ: مکتوبات شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء، ص ۲۱

(۱۰۴) حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر سخاوی شافعی (۸۳۱ھ تا ۹۰۲ھ)-القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع، مطبوعہ بیروت، ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۳ء

(۱۰۵) شرح سفر السعادۃ بحوالہ الامن والعلی موئفہ امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور، ص ۳

Marfat.com

(۱۰۶) شیخ عبدالحق محدث دہلوی: جذب القلوب الی دیار المحبوب، مطبوعہ کلکتہ

(۱۰۷) ابو صالح نصر: شفاء الاسقام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام، مطبوعہ لاہور

(۱۰۸) بحوالہ تفسیر قادری مؤلفہ فخر الدین احمد قادری، جلد دوم، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۸۷۹ء، ص ۲۷۲

(۱۰۹) نور الایمان بزیارت آثار حبیب الرحمٰن مؤلفہ عبدالحلیم فرنگی محلی مترجمہ افتخار احمد قادری مصباحی، مطبوعہ ساہیوال، ۱۹۷۷ء، ص ۱۱۱ (ملخصاً)

(۱۱۰) ایضاً، ص ۱۱۲

(۱۱۱) قاضی عیاض: کتاب الشفا، ص ۲۸۹

(۱۱۲) قاضی عیاض: کتاب الشفا، ص ۳۳۱

(۱۱۳، ۱۱۵) ایضاً، ص ۳۳۲-۳۳۳

(۱۱۶) فعل الخیرات (۱۳۱۸ھ)، مطبوعہ دہلی

(۱۱۷) عبدالحق محدث دہلوی: جذب القلوب، مطبوعہ کلکتہ

(۱۱۸) دلائل الخیرات شریف کے مؤلف شیخ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان علیہ الرحمہ شہر سوس (افریقہ) کے رہنے والے تھے۔ شہر فاس (مراکش) میں تعلیم حاصل کی۔ یہاں حدیث وتفسیر کا درس دیتے رہے، یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ میں بمقام سوس وفات پائی۔ ۷۷ برس بعد مراکش کے بادشاہ نے آپ کی نعش مبارک کو سوس سے مراکش کے قبرستان ریاض الفردوس میں منتقل کیا اور ایک عالی شان قبر بنوایا۔ آپ کی مایۂ ناز تالیف تمام عالم اسلام میں مقبول ومعروف ہے۔ مسعود

(۱۱۹) حزب البحر، حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی کی تالیف ہے۔ آپ ۵۹۳ھ میں مراکش میں پیدا ہوئے، عبدالسلام بن مشیش سے علوم باطنیہ کی تعلیم حاصل کی، طریقہ شاذلیہ کے بانی ہیں جس میں بہت سے علماء ومحدثین گزرے ہیں۔ پہلے تیونس میں رہے پھر مصر چلے گئے۔ ۶۵۶ھ میں وفات پائی۔ مسعود

Marfat.com

(۱۲۰) درود تاج اور دلائل الخیرات شریف پڑھنے سے بعض حضرات منع کرتے ہیں۔
چنانچہ ایک عالم نے درود تاج اور دلائل الخیرات پڑھنا شرک محض اور بدعت سئیہ بتایا اور اس کی تعلیم کو سم قاتل قرار دیا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ نے حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی خدمت میں ایک استفتاء بھیجا جس کے جواب میں مولانائے موصوف نے رسالہ الامن والعلی (۱۳۱۱ھ) تصنیف فرمایا اور اس خیال فاسد کو رد فرمایا، یہ رسالہ ۲۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ہر قسم کے درود شریف کو جائز اور موجب اجر وثواب بتاتے ہیں۔ ملاحظہ کریں المہند علی المفند (۱۳۲۹ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۔

(۱۲۱) مولوی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے بھی اپنا شجرۂ طریقت درود پاک کی صورت میں مرتب کیا ہے۔

(۱۲۲) پاک وہند بلکہ بیرونی ممالک میں بھی یہ سلام ذوق وشوق سے کھڑے ہوکر پڑھا جاتا ہے، اکابرین امت نے صلوٰۃ وسلام کھڑے ہوکر پڑھا ہے چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں: ''میں خود مولود شریف پڑھتا ہوں اور قیام کرتا ہوں اور ایک روز میرا یہ حال ہوا کہ بعد قیام سب بیٹھ گئے مگر میں بے خبر کھڑے رہ گیا بہت دیر کے بعد مجھے ہوش آیا، تب بیٹھا۔ مسعود

Marfat.com

مآخذ ومراجع

۱----القرآن الحکیم

۲----احمد رضا خاں، امام: صلوٰۃ الصفا فی نور المصطفیٰ (۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء)

۳----احمد رضا خاں، امام: نفی الفئ عمن انار بنورہ کل شئ

۴----احمد رضا خاں، امام: قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام (۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء)

۵----احمد رضا خاں، امام: ھدی الحیران فی نفی الفئ عن شمس الاکوان (۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء)

۶----احمد رضا خاں، امام: تلالأ الافلاک بجلال حدیث لولاک (۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء)

۷----احمد رضا خاں، امام: کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء)

۸----احمد رضا خاں، امام: حدائق بخشش، جلد اول و دوم (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

۹----احمد رضا خاں، امام: نہج السلامہ فی تقبیل الابہامین فی الاقامۃ

Marfat.com

(۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء)

۱۰----احمد رضا خاں، امام: المیلاد النبویہ فی الالفاظ الرضویہ، لاہور

۱۱----احمد رضا خاں، امام: اقامۃ القیامہ (۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء)، لاہور

۱۲----احمد رضا خاں، امام: الامن والعلی (۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء)، لاہور

۱۳----احمد سرہندی شیخ: مکتوبات شریف، کراچی

۱۴----ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ): ابوداؤد شریف

۱۵----ابوصالح نصر: شفاء الاسقام ومحوالآثام فی الصلوۃ علی خیر الانام، لاہور

۱۶----الآلوسی، محمود بن عبداللہ المفسر (م ۱۲۷۰ھ): تفسیر روح البیان

۱۷----الامام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ): المسند

۱۸----البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل (م ۲۵۶ھ): بخاری شریف

۱۹----البیہقی، ابوبکر احمد بن الحسین (م ۴۵۸ھ): السنن الکبریٰ

۲۰----الترمذی، الامام الحافظ محمد عیسیٰ (م ۲۷۹ھ): الجامع الصحیح

۲۱----الدارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن السمرقندی (م ۲۵۵ھ): کتاب السنن۔

۲۲----الزرقانی، ابومحمد عبداللہ، محمد بن عبدالباقی بن یوسف (م ۱۱۷۰ھ): شرح مواھب اللدنیہ

۲۳----القشیری، ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن (م ۴۶۵ھ): مسلم شریف

۲۴----النسائی، الحافظ احمد: بن علی (م ۳۰۳ھ): کتاب السنن

۲۵----انور شاہ کشمیری: فیض الباری شرح صحیح البخاری، جلد اول

Marfat.com

۲۶----امام علی شاہ سید: مکتوبات شریف، لاہور۱۹۴۰ء

۲۷----بہزادلکھنوی: درمان غم، کراچی

۲۸----تفضّل حق: مختصر رپورٹ انجمن شوریٰ رحمانیہ، رنگون (۱۹۳۶ء)

۲۹----حسین احمد: الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب، دیوبند

۳۰----خلیل احمد انبیٹھوی، المھند علی المفند (۱۳۲۹ھ) کراچی

۳۱----سید احمد سریکوٹی، حافظ: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، لاہور

۳۲---- سلیمان بن عبدالوہاب: الصواعق الالٰھیہ فی الرّد علی الوہابیہ ،استانبول (۱۹۷۵ء)

۳۳----محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، کراچی

۳۴----شمس الدین محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر سخاوی شافعی: القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع، بیروت (۱۹۶۳ء)

۳۵----شجرۂ عالیہ قادریہ حافظیہ، لاہور (۱۹۷۴ء)

۳۶----عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: مدارج النبوۃ (جلد اول ترجمہ اردو) کراچی (۱۹۷۵ء)

۳۷----عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: جذب القلوب الی دیار المحبوب، کلکتہ (۱۸۴۵ء)

۳۸----عبدالحکیم شرف قادری، مولانا: سوانح سراج الفقہا، لاہور ۱۹۷۲ء

۳۹----عبدالحلیم فرنگی محلی، مولانا: نور الایمان بزیارت آثار حبیب الرحمٰن، ساھیوال (۱۹۷۷ء)

Marfat.com

۴۰----عبدالرحمٰن چھوروی، خواجہ: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، چھورشریف

۴۱----عبدالسمیع، مولانا: انوارساطعہ، مرادآباد(۱۸۸۹ء)

۴۲----عبدالقادر جیلانی، شیخ: فعل الخیرات، دہلی (۱۹۰۰ء)

۴۳----عیاض، قاضی: کتاب الشفائی حقوق المصطفےٰ، لاہور۱۹۱۴ء

۴۴----فخرالدین احمد حنفی رزّانی: تفسیر قادری، جلد دوم لکھنؤ (۱۸۷۹ء)

۴۵----محمد اختر: معارف مثنوی، حیدرآباد، سندھ

۴۶----محمد امیر شاہ گیلانی، مولانا سید: تذکرۂ علماء ومشائخ سرحد، جلداول لاہور(۱۹۶۳ء)

۴۷----محمد امیر شاہ گیلانی، مولانا سید: تذکرۂ علماء مشائخ سرحد، جلد دوم، لاہور(۱۹۷۲ء)

۴۸----محمد امیر شاہ گیلانی، مولانا: تذکرۂ شاہ عبداللہ المشہور بہ ''اصحابی'' پشاور(۱۹۷۱ء)

۴۹----محمد تابش قصوری، مولانا: محمدؐ نورؐ ، لاہور (۱۹۷۳ء)

۵۰----محمد سعید شبلی، مولانا: احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام، لاہور (۱۹۷۶ء)

۵۱----محمد سلیمان سلمان منصور پوری: رحمۃ للعالمین، جلدسوم، لاہور

۵۲----محمد عبدالمالک، مولانا: حسن الجردہ فی شرح قصیدۃ البردہ، لاہور (۱۹۷۶ء)

۵۳----محمد مظہراللہ: مواعظ مظہری کراچی۔۱۹۷۰ء

Marfat.com

۵۴----محی الدین ابن العربی، شیخ: فتوحات مکیہ

۵۵----نور محمد صالح: دلیل الخیرات (۱۳۱۹ھ) دہلی

۵۶----ولی الدین خطیب: مشکوۃ المصابیح ، دہلی (۱۸۹۲ء)

۵۷----یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، شیخ: جواھر البحار فی فضائل النبی المختار جلد اوّل، لاہور (۱۹۷۵ء)

(فہرست اخبارات، خطبات، مکتوبات وغیرہ وغیرہ)

۱......اپیل انجمن شوریٰ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور، راولپنڈی

۲......تعارفی کتابچہ دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور

۳......خطاب صدر پاکستان محمد ایوب خاں، راولپنڈی

۴......خطبۂ صدارت الحاج خان عبد الرحمٰن (سفیر پاکستان متعینہ افغانستان)، راولپنڈی (۱۹۶۰ء)

۵......رپورٹ مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور

۶......سپاس نامہ بگرامی خدمات الحاج خان عبد الرحمٰن خاں، راولپنڈی (۱۹۶۰ء)

۷......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ ۱۹۲۸ء، از رنگون، برما

۸......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ مارچ، ۱۹۲۸ء، از رنگون

۹......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ دسمبر ۱۹۲۸ء، از رنگون

Marfat.com

۱۰...... مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ مارچ ۱۹۳۱ء، از رنگون

۱۱...... مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ ۱۹۳۵ء، از رنگون

۱۲...... مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ جنوری ۱۹۳۵ء، از رنگون

۱۳...... مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ ۱۹۲۴ء، از رنگون

۱۴...... مکتوب گرامی مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ۲۷ رمئی ۱۹۷۷ء، از پشاور

۱۵...... مکتوب گرامی مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ۲۷ رجولائی ۱۹۷۷ء، از پشاور

۱۶...... مکتوب گرامی مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ۲۳ راگست ۱۹۷۷ء، از پشاور

۱۷...... مکتوب گرامی مولانا محمد یوسف محررہ ۲۵ رجون ۱۹۷۷ء، از ہری پور، ہزارہ

۱۸...... وطن (اخبار) شمارہ ۷ رجنوری ۱۹۷۷ء، پشاور

Marfat.com

Marfat.com

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

Islamic Republic of Pakistan

ادارہ مسعودیہ، کراچی

Marfat.com